تنبیہ الغافلین

عبد اللہ

مطبع احمدی چچرہ ضلع ہوگلی

۱۲۷۹

فہرست کتاب تنبیہ الغافلین

صفحہ

تنبیه الغافلین

بسم الله الرحمن الرحیم

سبھی اچھی تعریفین اور صفتین الله تعالیٰ کو ثابت هین جو پیدا
کرنیوالا اور پالنیوالا همارا تمام خلق اور عالم کا هی * اور صلوة اور درود
نازل هو پیغمبرون پر خصوصاً محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ خاتم انبیا سرور
اصفیا هدایت کرنیوالے گمراهون کے بخشانیوالے گنہگارونکے صلی الله
علیه وآله وسلم پر اور اُنکی اولاد اور یارون اور تمامی پرهیزگارون
اور نیک کارون پر * بعد حمد اور نعت کے لکھا جاتا هی قرآن مجید
کی آیتون اور رسول الله کی حدیثون اور مشایخون کے اچھے کلامون سے
اور اِس کتاب کا نام تنبیه الغافلین هی * اور احوال اِس کتاب کا
یون هی که پہلے کسی شخص نے اِسکو جسمین بیس باب تھے فارسی سے
اردو زبان مین ترجمه کیا تھا * لیکن اکثر الفاظ اُسکے بے محاوره اور
نادرست اور آیتین اور حدیثین غلط * چنانچه اِس خاکسار خیر
خواه خلق الله عبد الله ولد سید بہادر علی مرحوم نے اِسکی عبارت
اور آیتین اور حدیثین صحیح کرکے بلکه کچھه اور بھی آیتین اور

حدیثین اور بیان اور قصے جہان جس مقام کے مناسب جانا زیادہ
کرکے سن بارہ سو چھیالیس ہجری مین چھوا یا تھا * اللہ تعالی کے
فضل و کرم سے اکثر مسلمانون کو اس سے دینی فایدہ پہنچا اور اسکے
پڑھنے اور سننے والونکو راہ راست نصیب ہوئی * چنانچہ جسقدر
کتابین چھاپہ ہوئین تھین سب بٹ گئین پھر بھی اور لوگ خواہشمند
باقی رہے * اس لئے اس نالایق نے کئی باب اور کتنے فایدے جو اس
کتاب مین ضرور جانے بڑھا کر اب پھر چھپوایا * یا اللہ تو مالک
اور خداوند ہی دین اور دنیا کا * اپنی تفضلات اور عنایات سے اس
کتاب کے پڑھنے اور سننے والونکو دین محمدی کی سیدھی اور مضبوط راہ
عنایت فرما * اور اس فقیر نا چیز کو اتنی سعی کی سبب دنیا مین طمع
اور حرص کے پھندے سے اور بری چال اور بدکارونکی صحبت سے بچا *
اور قیامت مین اسکو باقیات صالحات ٹھہرا کر وسیلہ گناہونکی بخشش
اور نجات کا کر بفضلہ و کرمہ * بحرمت سیدنا و شفیعنا و نبینا محمد و آلہ
و اصحابہ اجمعین * اب جاننا چاہئے کہ سب سے زیادہ مسلمانونکے حق
مین ایمان کی دولت ہی * جس شخص کا ایمان درست ہوا اور یقین کمال
کو پہنچا اُس شخص کا ہر ایک کام دین اور دنیا کا ٹھیک ہو گیا اور اچھا بنا *
۔۔ کہ یہہ بڑی نعمت ہی اور دونون جہانکی دولت * پس سب لوگون ۔۔
۔۔ ہیئے کہ رات دن ایسی باتون ۔۔ جس سے دین اور ایمان قوت پکڑے اور

خوب مضبوط هو جاوے لگے رهین * که آخرت مین اپنے خداوند کے
پاس سرخروئي حاصل کرین اور برتے درجونکو پهنچین * پهر جن
باتون سے الله اور رسول کي راه سے دور هو جاوین بچتے رهین * که
شیطان اور نفس آدمي کو همیشه بُري راه مین لیجاتا هی اور نیک راه
سے بند کرتا هی جس سے انسان بعد موت کے عذاب الهي مین گرفتار
هوتا هی * اُس وقت سواے حسرت اور افسوس کے کچهه کام نهین آتا *
اِس کتاب مین چوبیس باب هین اور خاتمه * پهلے باب مین ایمانکا بیان *
دوسرے باب مین نبي کي سنت پر چلنے اور بدعت کو چهوڑنے کا بیان *
تیسرے باب مین علم کا بیان * چوتهے باب مین دنیا کي دوستي کا
بیان * پانچوین باب مین قیامت کا بیان * چهتهے باب مین دوزخ کا
بیان * ساتوین باب مین بهشت کا بیان * آتهوین باب مین ماں اور
باپ اور همسائے کے حق کا بیان * نوین باب مین دکهانیوالونکا
بیان * دسوین باب مین زکواة کا بیان * اگیارهوین باب مین نشا
پینے والونکا بیان * بارهوین باب مین نماز کي فضیلت کا بیان *
تیرهوین باب مین قران پڑهنے کي فضیلت کا بیان * چودهوین باب
مین ماه رمضان المبارک کا بیان * پندرهوین باب مین حج کا بیان *
سولهوین باب مین جورو اور خاوند کے حق کا بیان * سترهوین
باب مین جهوتهه اور کذب کي بُرائي کا بیان * اتهارهوین باب مین

هیبت اور چغلی خوری کے عیب کا بیان * انیسوین باب مین لوگون کے
دکھانے کو جو نماز کرتے مین اور روزہ رکھتے ہون اُسکا بیان * بیسوین
باب مین غرور اور تکبر کا بیان * اکیسوین باب مین خلق نیک اور غصہ
کھا نیکا بیان * بائیسوین باب مین نیک لوگونکی باتونکا بیان * تیئیسوین
باب مین ابو شحمہ کا بیان * چوبیسوین باب مین ماتم کرنیوالونکا
بیان * پہلا باب ایمان کے بیان مین * ایمان شرع مین کہتے ہین قبول
کرنے اور اعتقاد لانیکو اُن چیزون کے اوپر کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اللہ تعالی کے پاس سے لائے اور بندونکو
پہنچایا اور اُنکے لانے پر اُسکو خوب یقین آیا * اور قبول کرنا خواہ
اجمالا ہو جیسا کہیئے کہ جو کچھ محمد رسول اللہ صلعم خدا کے پاس سے
لائے ہین حق ہی * خواہ تفصیلا یعنے جدا جدا ہر ایک حکم پر جو
حضرت نے فرمایا ہو جو لانے ایمان لاوے * ایمان اجمالی مومن
ہونے کو کفایت کرتا ہی * لیکن درجہ ایمان تفصیلی کا کامل ہی *
اب جاننا چاہیئے کہ ایمان حاصل ہونے کو صرف پیغمبر کو سچ جاننا
اور حق پہچاننا بس نہین کرتا جبتک تصدیق کے مرتبے کو جیسے تھیک
ماننا اور سچ جاننا دل سے کہتے ہین نہ پہنچے اور اُسپر دل قرار
نہ پکڑے اور خاطر کو تسکین نہو وے * پس حقیقت ایمانکی یہی تصدیق
قلبی ہی * اور اقرار کرنا زبان سے یہہ اسواسطے ہی کہ جب اُسنے

اقرار کیا تو شرعی احکام اُسپر جاری ہوئے * پھر بعضی باتین ایسی ہین کہ باوجود اقرار اور تصدیق کے اُن باتونکے کرنے سے کافر وہین گنا جاتا ہی * جیسا بُت کو سجدہ کرنا یا جنیئو ڈالنا * اور جو اِس قسم کی باتین ہین اِن کامونکا کرنیوالا بھی شرع کے حکم سے کافر ہی * لیکن عمل نیک ایمان کی حقیقت مین داخل نہین * بلکہ اُسکے کمال کی شرط ہی * ایمان بے عمل ناقص ہوتا ہی * چنانچہ وہ شخص مومن فاسق کہلاویگا ایمانکی حد سے باہر نہین نکلا * درصورتیکہ وہ گناہ کو چہوتا نجانے اور حلال نہ سمجھے اگرچہ صغیرہ ہو * اہل سنت وجماعت کا یہی مذہب ہی صحابہ اور اگلے علما اِسی اعتقاد پر تھے فاسق کو مومن کہتے تھے اور اسلام کے احکام اُسپر جاری کرتے تھے * اور مسلمانونکے مقبرون مین گاڑتے تھے * اور بعضے صحابہ اور تابعین وغیرہ سے نقل کی گئی ہی کہ اَلْاِیْمَانُ تَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ وَاِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ بِالْاَرْکَانِ * یہان مراد ایمان کامل سے ہی اور محدّثین اور محققین سے بھی یونہین نقل کرتے ہین اگرچہ بعضی عبارت اُنکی ظاہر مین لوگونکو اُسکے خلاف پر وہم مین ڈالتی ہی * خوارج گناہ کبیرہ بلکہ صغیرہ کے بھی کرنیوالے کو کافر کہتے ہین اور معتزلہ نہ کافر کہین نہ مومن * دونون کے بیچ مین ایک مرتبہ ثابت کرتے ہین * اور بعضی آیت اور حدیث کو جسکے ظاہر سے یہہ بات پائی جاتی ہی دلیل کرتے

هین اور دوسري آیتون اور حدیثونمین جو اهل سنت کے مذهب کو
ثابت کرتیان هین تاویل بیان کرتے هین* اور حقیقت مین آیتون اور
حدیثونکي مراد وهي هی جسکو پہلے اگلون نےجو دین کے زبادان
اور شریعت کے مطلب رمس تہے اندازاور قرینون کے واقف کار سمجهه
گئے * اگرچه ظاهر مین اسکے خلاف سوجها جاوے * اور یهه بڑا
ایک قاعده مضبوط هی دلیلون کے سمجهنے کو اور اسکي مراد بوجهنے کو*
جسکو الله تعالی اپنے فضل سے بچاوے وهي بچے * تفصیل ایمان کي یهه
هی* ایمان لاوے که الله تعالی اپني ذات سے موجود هی* اور سب
چیزین اسکے پیدا کرنے سے پیدا هوتي هین* اپني پیدایش اور قایم رهنے
مین اسکي ذاتکے محتاج هین اور وه کسي چیزکا محتاج نهین اکیلا هی ذات
مین اور صفات مین بهي اور افعال مین بهي* کسي کو کسي کام مین اسکے
ساتهه ساجها نهین* وجود اور حیات اسکا انکے وجود اور حیات کے موافق
نهین* اور علم اسکا انکے علم کے مطابق نهین اور اسکے سمع اور بصر اور
اراده اور قدرت اور کلام کو مخلوقات کے سمع اور بصر اور اراده اور
قدرت اور کلام کے ساتهه سواے همنامي کے کسي طرح کي شرکت اور
مناسبت نهین* الله تعالی کي ذات جسطور سے بےمانند هی اسی طور پر
اسکی صفتین اور کلام بےمانند هین* مثلا علم کي صفت اسکے ایسی ایک صفت
قایم هی که جسکے سبب ازل اور ابد کے کامون کو اسکي تهوڑي بهت اچهي

بری تمام حقیقت کو جسطرح جسوقت مین جسقدر موجود هوگا
ایک آن مین دریافت کر لیا هی که زید فلانے وقت مین زنده اور
فلانے وقت مین مرده هی * ایسا هي کلام اُسکا ایک بسیط یعنے نرالا اور
پهیلاو رکهنے والا هی که تمام کتابین جو نازل هوئین هین اُسکی تفصیل
هین * اور خلق اور تکوین ایک صفت هی خاص الله تعالی کی که جمیع
ممکنات کو کیا جوهر کیا عرض کیا بندونکے اختیاري کام سب کو اُسنے پیدا
کیا هی * اسباب اور وسیلونکو اپنے فعل کا پرده بنایا هی * بلکه اپنے
کامونکے ثابت هونے کي دلیل تهرائی هی * جیسا که عقلمند لوگ
جمادات یعنے اُن بن دهه چیزونکي حرکت سے حرکت دینے والے کو سمجهه
لیتے هین * اور جانتے هین که یهه حرکت اِس چیز کے لایق نهین هی اِسکا
کوئي حرکت دینے والا سوا اسکے هی * خصوصاً وسے هوشیار جنکي
آنکهین شرع کے سُرمے سے روشن هوئي هین بوجهتے هین * که ممکن
یعنے هونے والا اپنے بنانے مین یا دوسرے کے خواه وه جوهر هو خواه
عرض یعنے ذات هو یا صفت مقدور نهین رکهتا * هان اِتنا فرق
جمادات یعنے ان بن دهه چیزون کي حرکات اور افعال ... مین ثابت
هی اور ایمان لانا اُسپر واجب * که حق تعالي نے بندونکو ایسي صورت
قدرت اور ارادے کي دي هی اور عادت الله اُسپر جاري هی که جب
کوئي بنده کسي کام کا قصد کرتا هي الله تعالی اُس کام کو پیدا کر دیتا هی *

اِسي ارادے اور قدرت کے سبب بندے کو کاسب کہتے هین یعنے حاصل کرنیوالا * اور بھلائي برائي ثواب عذاب اُسپر ٹھہراتے هین * جمادات اور حیوان یعنے جاندار کي حرکت مین فرق نسمجھنا کفر هي خلاف شرع اور خلاف عقل * اور سواے اللہ تعالی کے دوسرے کو کسي چیز کا پیدا کرنیوالا جاننا بھي کفر هی * اِس لئیے پیغمبر صلي اللہ علیه وسلم نے قدریه کو اِس اُمت کا مجوس فرمایا هی * اور اللہ تعالي کسی چیز مین نہین پیٹھتا اور کوئي چیز اُس مین نہین پیٹھتي اور وہ سب چیزون پر محیط هی یعنے گھیر رہا هی اپني ذاتي گھیرے سے * اور نزدیکي اور ملاپ سب چیزون سے رکھتا هی * نه وہ گھیرا اور نزدیکي اور ملاپ جو هماري عقل مین آوے که وہ اُسکي جناب پاک کے لایق نہین * اور جو کچھه کشف اور شہود سے یعنے کھل جانا اور دکھائی دینا چھپي چیز کا محنت کي قوت سے معلوم کرین وہ اُس سے پاک هی * ایمان غیب پر لایا چاهئے اور جو کچھه کشف اور شہود سے سمجھا جاوے وہ اُسکي تصویر اور نقل هی * اُسپر خیال نرکھا چاهئے بلکه اُسکو نیست جانا چاهئے یون نہین بزرگون نے فرمایا هی * ایمان لاتے هین هم که اللہ تعالی سب چیزونکو گھیر رہا هی اور سب سے نزدیک هی * اور معني گھیر رہنے اور نزدیک هونے اور ساتهه هونے کے نہین سمجھتے هین که کیونکر هی * اور ایسا هي هی مطلب لفظ اِستوا کا یعنے برابر هونا اُسکا عرش پر اور سمانا اُسکا

مسلمان گنہگار اگر دوزخ مین ڈالے جاوین آخر نہو رہینگے یا بہت
دنونمین البتہ دوزخ سے مخلصی پاکر بہشت مین داخل ہونگے * اور
ہمیشہ وہین رہینگے * اور مسلمان بڑے گناہون سے کافر نہین ہوتا
اور ایمان سے نکل نہین جاتا * اور دوزخ کے ہر قسم کے عذاب جنکی
خبر پیغمبر صاحب نے دی ہی اور قرآن مین موجود ہی جیسے
سانپ اور بچہو اور زنجیرین اور طوق اور بیڑی اور دہکتی آگ
اور گرم پانی اور کنٹیلا درخت اور سینہڈ کا درخت اور کافر کے
تن کی پیپ اور دہوون سچ ہی * اور اسی طرح بہشت کی نعمتین
کہانے پینے کی اور حور اور قصور اور لباس و پوشاک وغیرہ سچ ہی *
اور سب سے بڑی نعمت اللہ تعالی کا دیدار ہی کہ مومنو کو بہشت
مین بے پردہ اور بے جہت اور بے مثال میسر آویگا * اور ایمان کہتے
ہین سچ جاننے کو دل سے اور مان لینے کو اور زبان سے اقرار کرنے کو *
اور زبان کا اقرار کرنا کبہی ضرورت کے وقت حساب مین نہین آتا *
اور جاننا چاہیے کہ پیغمبر خدا کے اصحاب سب نیک اور عادل تہے اگر ان
سے کبہی کوئی قصور ہوا تو پہر وہ توبہ کرکے پاک ہو * قرآن کی اکثر
آیتین اور بہت سی حدیثین انکی تعریف مین گواہی دیتی ہین *
اور یہہ بہی قرآن سے ثابت ہی کہ وے آپسمین محبت اور مروت
رکہتے اور کافرونکے حق مین سخت تہے * سو جو کوئی انکو آپسمین مبالغہ

مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِي عَنْ اَمَارَاتِهَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَي الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِي يَا عُمَرُ اَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهُ جِبْرِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَعَ اخْتِلَافٍ وَفِيْهِ اِذَا رَاَيْتَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الصُّمَّ الْبُكْمَ مُلُوْكَ الْاَرْضِ فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ الْاٰيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

عمر خطاب کے بیٹے راضي هوا الله اُنسے روایت کرتے هین که اُسوقت هم تهے رسول خدا صلی الله علیه وآله وسلم کے نزدیک که ایکدن جب آیا همارے پاس ایک شخص جسکے نهایت سفید کپرے تهے ازبسکه سیاه بال نهین معلوم هوتا تها اُسپر نشان سفر کا اور نهین پهچانتا تها اُسکو هم مین سے کوئی یهان تک که بیتها روبرو نبي صلی الله علیه وآله وسلم کے پهر لگا دئے اپنے زانو ونکو حضرت کے زانو ون سے اور رکهے اپنے هاتهه اپنے زانو ون پر اور کها ای محمد خبر دو مجهکو اسلام سے یعنے اسلام کي حقیقت فرمائیے حضرت نے فرمایا که اسلام یهه هی که گواهي دے تو اسپر که نهین هی کوئي معبود مگر الله اور یهه که محمد بهیجا هوا الله کا هی اور پرهاکر تو نماز اور دیتا رهه زکوة اور روزے رکها کر رمضان کے اور حج کر الله کے گهر کا اگر

مقل ور موتجکو روي کا یعنے زاد ور احله اور امن هو راه کا * کہا اُس شخص نے کہ سچ کہا تو نے * پس تعجب کیا هم نے اُس سے کہ پوچھتا هی حضرت کو پهر سچ بتلاتا هی اُسکو * کہا اُس شخص نے بتلا تو مجکو ایمان کی حقیقت * فرمایا حضرت نے یہہ کہ ایمان لاوے تو الله پر اور اُسکے فرشتون پر اور اُسکی کتابون پر اور اُسکے رسولون پر اور پچھلے دن پر * اور ایمان لاوے تو تقدیر پر اُسکي بهلائی اور برائي کے ساتهه * کہا اُس مرد نے سچ کہا تو نے * کہا بتا تو مجکو احسان کي حقیقت * فرمایا یہہ کہ بندگي کرے تو الله تعالی کي اِسطرح پر کہ گویا دیکهتا هی تو اُسکو پهر اگر ایسا نہین هی کہ دیکهتا هی تو اُسکو پس ایسا جان کہ تحقیق وه دیکهتا هی تجکو * کہا اُسنے کہ خبر دے تو مجکو قیامت کب هوگي * فرمایا کہ نہین هی زیادة واقف کار جس سے پوچهي گئي اُسکي خبر پوچهنے والے کي نسبت * کہا بتلا تو مجکو اُسکي علامتین * فرمایا قیامت کي نشانیان یے هین کہ جنے لونڈي اپني مالکہ کو اور یہہ کہ دیکهے تو ننگے پاون والون اور ننگے بدن والون مفلسون بکري چرانیوالون کو بڑي بڑي عمارتین بناتے * کہا روایت کرنیوالے نے پهر چلا گیا وه شخص اور ٹهہرا رها مین دیر تک * پهر فرمایا حضرت نے مجکو آیا جانتا هی تو اي عمر کون تها یہہ پوچهنے والا * کہا مین نے الله اور رسول

خوب جانتے ہین * فرمایا تحقیق وہ جبریل تھا آیا تمھارے پاس
کہ سکھلاوے تمکو تمھارا دین روایت کی اِس حدیث کو مسلم نے *
اور روایت کی اِسی حدیث کو ابوہریرہ نے کچھہ اختلاف کے
ساتھہ اُنکی روایت مین یون ہی * اور جب دیکھے تو ننگے پاؤن
والون ننگے بدن والون بھرونکو گونگونکو زمین کے مالک * علم قیامت
کا داخل ہی پانچ چیزون مین کہ اُنکو کوئی نہین جانتا مگر اللہ *
پھر پڑھی حضرت نے یہہ آیت بیشک اللہ کہ اسکے پاس ہی قیامت
کا علم اور مینہہ کے برسنے کا آیت کے آخر تک * روایت کی اِس حدیث
کو بخاری اور مسلم نے * وَعَنْ ابی ھریرۃ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ و آلہ وسلم اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ شُعْبَۃً فَاَفْضَلُھَا قَوْلُ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَدْنَاھَا اِمَاطَۃُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ وَالْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِنَ
الْاِیْمَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ * روایت ہی ابوھریرہ رض سے کہا اُنھون نے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایمان کی ستر
اور کئی شاخین ہین * سو بہتر ان مین اوّل اُن مین کلمۂ طیب لا الہ
الا اللہ کا کہنا * اور ادنا ... ستر اُنکا دور کرنی تکلیف کی چیزین
راہ سے جیسے کانٹے ... پھر نجاست کی چیزون کو راہ سے دفع کرنا *
اور شرم کرنا بری اور نا کاری باتون سے یہہ ایک بڑا شعبہ ہی
ایمان کا * ف * جاننا چاہیئے کہ ایمان کی شاخین اخلاص اور اعمالُ

اور واجبات اور سنن اور مستحبّات اور آداب کي رو سے
بیشمار ہین کہ اُسکي حد کو سواے شارع کے کوئي نہین جانتا * شاید
اصول حکمون کے اور قاعدے ایسے ہین کہ اِس عدد تک پہنچے ہون *
اور بعضے یون کہتے ہین کہ اِن عددون کے بیان سے تعین کچھہ مراد نہین
بلکہ کثرت مراد ہی * اِسلیے کہ ستّر کا عدد محاورے کي رو سے
کثرت پر دلالت کرتا ہی * غرض ایمان کي شاخین باوجود اِسکے کہ
حد اُسکي شمار سے باہر ہی گھیر رکھا ہی اُنھون نے ایک اصل کو
وہ کیا ہی کہ کامل کرنا نفس کو اچھے نیک کامون سے جو اِس جہان
اور اُس جہان کے کام آوین * اور یہہ حاصل ہوتا ہی اللہ و
رسول کے احکام کے علم سے اور اُنکو ہمیشہ بجالانے سے * اور
اعتقاد کي صحّت سے * جیسا قران شریف مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہی
* اِنَّ الَّذِینَ قَالُوا رَبُّنَا اللہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا * یعنے جن لوگون نے کہا
کہ پروردگار ہمارا اللہ ہی پھر اِسپر قایم رہے * اور حدیث مین
آیا ہی * قُلْ اٰمَنْتُ بِاللہِ ثُمَّ اسْتَقِمْ * یعنے کہہ ایمان لایا مین اللہ پر
پھر اُس پر قایم رہ * اور بعضے علماؤن نے اِن شاخون کو بیان کیا
ہی اِسطرح پر * کہ ایمان لانا اللہ پر اور اُسکي صفتون پر اور یہہ
اعتقاد کرنا کہ جو سواے اللہ اور اُسکي صفتون کے ہی سو حادث
یعنے نئي چیز ہي قدیم نہین * اور ایمان لانا خدا کے فرشتون پر اور

اُسکي کتابون اَور پیغمبرون پراور اُسکي تقدیر پر نیک هو وه یا بد * اور قیامت کے دن پر اسمین داخل هي عذاب * نا بد کارونکو اور آرام سے رهنا نیک کارونکا * اور قیامت کے دن حساب هوگا * اور لوگون کے عمل ترازو مین تولے جا نگے * اور اعمال نامے نیکونکو دهنے هاتهه مین اور بدون کو بائین هاتهه مین دیا جا یگا * اور پلصراط سے سب کو گذرنا هوگا * اور الله تعالی کا دیدار مومنونکو نصیب هوگا * اور بهشتي بهشت مین اور دوزخي دوزخ مین لے جا ئینگے * اور همیشه وهان رهینگے کبهي باهر نه آوینگے * بهشتیونکو نعمت اور راحت همیشه ملیگي اور دوزخیونکي سزا هر طرح کے عذاب سے همیشه هوا کریگي * اور یهه بهي شعبه ایمان کا هي الله تعالی سے محبت رکهني اور اُسکے دوستون سے * اور بغض رکهنا اُسکے دشمنونسے * اور محبت رکهني پیغمبر صلی الله علیه وآله وسلم سے یعني اُنکي تعظیم کرنی اور اُن پر درود بهیجنا * اور اُن کے یارون سے دوستي رکهني * اور اُنکي آل واولاد کے ساتهه محبت کرني * اور اُنکي سنّتونکي پیروي کرني یعني اُنکے طریق پر چلنا اور اُسکو رواج دینا * یهه سب رسول کي محبت مین داخل هي * غرض الله ورسول کي محبت ایسي رکهے که ایک مقام مین سارا جهان ایک طرف هو اور الله و رسول کي متابعت ایکطرف تو الله ورسول کا جو محب هي بے پروا کسي کی

16

رعایت نکرتے سمین اللہ ورسول کي رضامندي ہے اُسکو عمل
مین لاوے وہ سچا محب ہی * اور جسنے یہہ نکیا اورجسقدر
اُنکے احکام سے اُسنے ... ایمان مین خلل پڑا
اور دوستي کے دعوے مین جھوتہا ٹھہرا * اورشعبہ ایما ن کا
یہہ ہی کہ جو عمل کرے اللہ کي رضا مندي کے واسطے کرے دوسرے
کیطرف نگاہ نرکہے یاد کہاوے کو نکرے * خواہ وہ عمل ہاتہہ کا ہو
یا بدن کا یا زبان کا یا دل کا یا اعتقاد کا * اورشعبہ ایمان کا ہی گناہ
کے کامو نمین ہدامے ڈرنا * اورنیک کامو نمین اُس سے امید رکھنی *
اورشعبہ ایمان کا ہی توبہ کرنا گناہون سے جب گناہ ہو جاوے
تبھي توبہ کرے * اورشکر کرنا نعمت پر * مثلا اللہ اولاد دے تو عقیقہ
کرے نکاح کرے تو طعام ولیمہ کہلاوے ختم قرا ن ہو تو خوشي
کرے * اور مال ہو تو زکوۃ دے صدقہ فطر دے قربانی کرے *
اور شعبہ ایمان کا ہی عہد کو وفا کرنا یعنے جو قول کرے اُسکو
پورا کرے * اور مصیبت پر صبر کرنا * اور گناہون سے دور
بھاگنا * اور تقدیر پر راضي رہنا * اللہ پر توکل کرنا * چھوتون پر
مہربانی کرنی * بڑونکی حرمت کرنی تعظیم بجالانی * بُري باتون سے
بچنا * جیسے طمع اور بخل اور کبر اور حسد اور عُجب اور کینہ اور
غضب وغیرہ * اور شعبہ ایمان کا ہی کلمۂ توحید پڑھنا اور قران کا

تلاوت کرنا * اور علم دین سکھانا * اور دعا مانگنی اور استغفار کرنی * بیہودہ کاموں سے بچنا * جسم کو پاک رکھنا ظاہر اور باطن کی ناپاکی سے * اور نماز پڑھنی فرض ہو یا نفل * شب برات ڈھونڈنی اور صدقہ دینا فرض ہو یا نفل * اور آزاد کرنا غلام لونڈی کا * اور سخاوت کرنی مہمانداری کرنی * روزے رکھنے فرض ہوں یا نفل * اعتکاف کرنا * شب قدر کو ڈھونڈھنا * حج کرنا * عمرہ لانا * طواف بیت اللہ کرنا * ہجرت کرنی کافروں کے ملک سے * اور اس ملک سے کہ جہاں ظلم اور فسق وفجور و بدعت رواج پاوے * اور بچانا اپنے دین کو بد باتوں سے * اور اللہ کی نذروں کو ادا کرنی * گناہوں کا کفارہ دینا * نکاح کر کے حرام کاری سے بچنا * حق ادا کرنا اہل و عیال کا مقدور کے موافق * اور ماں باپ کی تابعداری کرنی مگر اسمیں خلاف شرع نہو * اور نیکی کرنی انکے ساتھ مال اور خدمت اور اچھی باتوں سے * اور تربیت کرنی اولاد کو اسلام کے طریق پر * اور سلوک کرنا ناتے داروں سے * اور فرمانبرداری کرنی مسلمان سردار کی اگر خلاف شرع حکم نکرے * اور لونڈی غلام سے نرمی کرنی * اور بیبیوں میں برابری رکھنی * اور جماعت کی متابعت کرنی * اور مسلمانوں میں صلح کر دینا * باغیوں کو اور جو اسلام سے پھر جاوے مار ڈالنا * اور مدد کرنی نیکو نکی اور نیک کاموں میں دین کی * اور حکم کرنا اچھے کاموں کا * اور باز رکھنا برے کاموں سے *

اور سزا دینا بدکارونکو * اور جہاد کرنا کافرون اور بدعتیون سے
ہتھیار سے اور زبان سے * ادا کرنی امانت * اور پانچوان حصّہ دینا
غنیمت کا * اور ادا کرنا قرض اور حق ہمسائے کا * اور معاملہ کرنا لوگون سے
خوبیونکے ساتھہ * اور جمع کرنا اور کسب کرنا مال وجہ حلال سے *
اور خرچ کرنا مال اچھی جگہہ جیسے یتیمون مسکینون مستحقونکو
دینا * مسجد خانقاہ مدرسہ پل مہمان سرا وغیرہ کی عمارت مین لگانا *
مال کو بیجا خرچ نکرنا * پکارکر السلام علیکم کہنا * جواب سلام کا
اور چھینکنے والیکا جو الحمد للہ کہے دینا * اور بچنا کھیل اور تماشے سے
اور لوگونکے ایذا دینے سے * اور ہٹا دینا راہ سے اُس چیز کا جس سے
لوگ اذیت پاوین * اور دعوت قبول کرنی بشرطیکہ وہان کوئی
بات خلاف شرع نہو * جنازے کی نماز پڑھنی اور اُسکے ساتھہ جانا *
اور بیمار پرسی کرنی * اور رمضان مہینے مین تیس دن روزے رکھنے *
وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَا یُؤْمِنُ
اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ
مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ * روایت کی انس بن مالک نے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ایماندار نہین ہوتا کوئی تم مین کا
یعنے مومن کامل نہین ہوتا جبتک وہ زیادہ دوست تر رکھے مجکو
اپنے باپ اور اپنے بیٹے سے اور سب لوگون سے * ف * محبت پیغمبر

خدا انکي يهي هي کہ دين کے امور مين اور انکي منت کي پيروي مين
انکي رضامندي لحاظ رکهے * اور اپني ذات اور اهل وعيال اور ما
باپ اور دولت اور حشمت پر کہ دنيا مين هي * جو چيزين يهي هين
انکي متابعت کو غالب جانے اور ترجيح دے * مثلا جان ومال سب
کهو دے پر انکا حق قايم رکهے هاتهہ سے نہ دے * وَعَنِ الْعَبَّاسِ
بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّي اللهُ عليه و آله و سلم
ذَاقَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا
رواه مسلم * کہا عباس عبد المطلب کے بيتے حضرت کے چچا نے * فرمايا
حضرت نے چکها مزا ايمانکا اسنے جو خوش هوا الله سے پروردگار هونے پر اور
خوش هوا اسلام سے اپنا دين هونے پر اور محمد سے پيغمبر هونے پر * ف *
يے تينون چيزين آدمي کے دلکي بيماري کو دفع کرتي هين * اور گناه
کي ناپاکي سے پاک کرکے بہشت کے رهنے کے لايق بناتي هين * بغير
ان تينون چيزونکے آدمي سخت مصيبت مين گرفتار رهوکر شيطانکا
دوست بن کر دوزخ کے قابل هوتا هي * وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض قال
قال رسول الله صلي الله عليه و آله و سلم وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا يَسْمَعُ
بِي اَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ يَهُوْدِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ ثُمَّ يَمُوْتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِي
اُرْسِلْتُ بِهٖ اِلَّا كَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ * روايت کي ابي هريرة
رض نے کہ فرمايا رسول الله صلي الله عليه و آله و سلم نے قسم اس

هدا آكي جس كے قبضۂ قدرت مين زندگي محمد كي هي نه سُنا ميرے
احوال كو كسي ايک شخص نے اِس امت مے يهودي هووه يا نصراني هو
پهر مر گيا وه ايمان نلاكر اُس دين كيطرف كه مين بهيجا گيا هون
جد هر * هوگا وه دوزخيون مے * ف * حضرت آخر زمانے كے نبي مين
بهيجے گئے مين تمام جن وانس كيطرف * اب جو كوئي اِن لوگون مے
موسوي هو خواه عيسوي وغيره اُن پر ايمان نلاكر مريگا بيشک دوزخ
مين پڑيگا * وَعَنْ اَبِي مُوسٰى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله
عليه وآله وسلم ثَلٰثَةٌ لَهُمْ اَجْرَانِ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ
وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ اِذَا اَدّٰى حَقَّ اللهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ وَرَجُلٌ
كَانَتْ عِنْدَهُ اَمَةٌ يَطَاءُهَا فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَاْدِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا
ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ اَجْرَانِ متفق عليه * كها ابوموسى اشعري رض نے
كه فرمايا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم نے تين شخص هين جنكے لئے
دُهرا ثواب هے * ايک وه شخص اهل كتاب مے كه ايمان لايا اپنے نبي
موسى يا عيسى عليهما السلام پر اور ايمان لايا محمد عليه السلام پر *
دوسرا وه بنده جو دوسرے كي ملک مين هے جب ادا كيا اُسنے حق
الله تعالى كا اور حق اپنے مالک كا * تيسرا وه شخص كه تهي اُسكے پاس
ايک لونڈي صحبت كرتا تها اُسكے ساتهه پهر آداب سكهلائے اُسكو
اچهے آداب اور تعليم كي اُسكو نيک تعليم بعد اُسكے اُسكو آزاد كركے

اپنے نکاح مین لایا * ہوا اُس مرد کے لئے دُہرا ثواب ہی * ف * ظاہر مین
ایسا معلوم ہوتا ہی کہ دو عمل کے سبب دُہرا ثواب ملا * لیکن
حقیقت یون ہی کہ ایک عمل کے بدلے دُہرا ثواب ملیگا * مثلاً
اِن تینو نمین سے جو کوئی ایک روزہ رکھیگا دو روزے کا ثواب پاویگا
روایت کی بخاری اور مسلم نے * عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم وَحَوْلَہٗ عِصَابَةٌ مِنْ اَصْحَابِہٖ
بَایِعُوْنِي عَلٰی اَنْ لَا تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ شَیْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا
اَوْلَادَکُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُہْتَانٍ تَفْتَرُوْنَہٗ بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ وَاَرْجُلِکُمْ وَلَا تَعْصُوْا
فِی مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفٰی مِنْکُمْ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا
فَعُوْقِبَ بِہٖ فِی الدُّنْیَا فَہُوَ کَفَّارَةٌ لَّہٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا ثُمَّ سَتَرَہٗ
فَہُوَ اِلَی اللّٰہِ اِنْ شَآءَ عَفٰی عَنْہُ وَاِنْ شَآءَ عَاقَبَہٗ فَبَایَعْنَاہُ عَلٰی ذٰلِکَ متفق
علیہ * کہا عبادہ رض صامت کے بیٹے نے کہ فرمایا رسول صلعم نے
اور گرد اُنکے جماعت تھی اصحاب کی بیعت یعنی عہد کرو میرے
ساتھہ اِسپر کہ شریک نکرو اللہ کے ساتھہ کسی کو یعنے بت پرستی
نکرو اور اُسکی صفت خاص مین کسی کو نملاو اور عبادت دکھاوے
کو نکرو اور چوری نکرو اور زنا نکرو اور قتل نکرو اپنی اولاد کو
جیسا جاہل کرتے تھے مفلسی کے ڈر سے اور نکرو کسی پر بہتان کہ
بنایا ہو اُسکو اپنے ہاتھہ و پاون سے یعنے اپنی ذات سے * یا اپنے دل سے

بد گمانی کرکے جھوٹھہ بناوے اور وہ آدمی اُن باتون سے پاک ہو* یا بیحیائی سے مُنہہ پر عیب لگاوے* اور نا فرمانی نکرو مشہور کامون مین یعنے جسکا حکم شرع مین مشہور رہی* سو جو کوئی وفا کریگا تم مین سے اِس بیعت کو اُسکا اجر اللہ پر ہی یعنے اللہ ثواب دیگا* اور جو کوئی پہنچا اِنمین سے کسی چیز کو یعنے عمل کیا ہو اسے شرک کے پس سزا پاویگا وہ دنیا مین اور وہ کفارا ہی اُسکے واسطے یعنے معاف ہوتے ہین گناہ پاک ہوتا ہی وہ* اور جسنے کئے وے کام پھر چھپایا اُنکو اُسپر اللہ نے پس اُسکا حکم اللہ پر ہی چاہے بخشے چاہے سزا دے* پھر بیعت کی ہم نے اُنسے اِن باتون پر* روایت کی بخاری اور مسلم نے* وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیه وآله وسلم فِي اَضْحَي اَوْ فِطْرٍ اِلَي الْمُصَلّي فَمَرَّ عَلَي النِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّي اُرِيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ بِمَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ مَا رَاَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِيْنٍ اَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدٰيكُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِيْنِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ اَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْءَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلٰي قَالَ فَذٰلِكِ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا قَالَ اَلَيْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلٰي قَالَ فَذٰلِكِ مِنْ نُقْصَانِ دِيْنِهَا متفق علیه* کہا ابو سعید خدری رض نے کہ باہر گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

و آله وسلم عید قربان کے دن یا عید فطر کو عیدگاہ کیطرف پھر آئے عورتونکی جماعت کے پاس * فرمایا آپ نے کہ ای گروہ عورتونکی خیرات کرو یعنے کچھہ دو اللہ کی راہ مین * کیونکہ مین آگاہ کیا گیا ہون کہ تم مین سے اکثر دوزخی ہونگی * پوچھا عورتون نے اِسکا کیا سبب یا رسول اللہ * فرمایا کہ تم بہت کوسا کرتی ہوا ور گالی دیا کرتی ہوا ور نا شکری کرتی ہو اپنے خاوندونکی * یعنے سو طرح کی بھلائی اور سلوک تم سے کرتا ہی اگر ایک بات مین کچھہ فرق آگیا اُن سب سلوکونکو تم خاک مین ملاتی ہو * نہین دیکھا مین نے کسی کم عقل اور ناقص دین کو کہ کھو دے ہوشیار مرد کی عقل کو تم سے زیادہ * پوچھا عورتون نے کیونکر ہماری عقل مین کمی اور دین مین نقص ہی یا رسول اللہ * فرمایا کیا نہین ہی عورتونکی گواہی مرد کی آدھی گواہی کے برابر * کہا انھون نے البتہ * فرمایا پس یہہ بات اُنکی عقل کی کمی کے سبب ہی * فرمایا حضرت نے کیا یون نہین ہی کہ جب حیض ہوتا ہی عورت نماز و روزے سے باز رہتی ہی * کہا البتہ * فرمایا سو یہی ہی اُن کے دین کا نقصان * ف * کوسنا اور پھٹکار کرنا بہت بُرا ہی اُسکے سبب سے آدمی گنہگار ہوتا ہی کسیکو نچاہئے کہ کسیکو پھٹکار کرے * یعنے اللہ کی رحمت سے دور جانے * کیونکہ کسی کا خاتمہ معلوم نہین کہ کیا ہوگا * اِسی واسطے حکم ہی کہ جبتک آدمی کے خاتمے کا

20

حال معلوم نہوا سپر لعنت نکرے* اگر کریگا اور وہ اُس قابل نہین تو وہ لعنت اُسی پر اُلٹ پڑیگی* اگر کوئی کہے کہ عورتون کی عقل اور دین کا نقصان خدا کیطرف سے ہی اُن کے کسب سے نہین پھر اُنکا کیا قصور* جواب اللہ نے اِسی قصور کے سبب اُن کے درجے کو مرد کے درجے سے کم کیا اور یہی منظور تھا* اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ عورتون کو عبادت کی کمی کا ثواب بھی نہ ملیگا جیسا مردون کو بیماری اور سفر کے عذر سے ملتا ہی* کیونکہ مرد کی نیت مین ہی کہ عبادت ہمیشہ کیا کرے* روایت کی بخاری اور مسلم نے

وعن معاذ بن جبل قال قلت یا رسول اللہ اخبرني بعمل یدخلني الجنة ویباعدني من النار قال لقد سالت عن عظیم وانه لیسیر علی من یسره اللہ تعالی علیه تعبد اللہ ولا تشرك به شیئا وتقیم الصلوة وتوتي الزکوة وتصوم رمضان وتحج البیت ثم قال الا ادلك علی ابواب الخیر الصوم جنة والصدقة تطفي الخطیئة کما تطفي الماء النار وصلوة الرجل في جوف اللیل ثم تلا تتجافی جنوبهم عن المضاجع یدعون ربهم خوفا وطمعا حتي بلغ یعملون ثم قال الا ادلك براس الامر وعموده وذروة سنامه قلت بلی یا رسول اللہ قال راس الامر الاسلام وعموده الصلوة وذروة سنامه الجهاد ثم قال الا اخبرك بملاك ذلك کله قلت بلی یا نبي اللہ فاخذ بلسانه وقال کف علیك

هٰذَا فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَ اِنَّا مُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهٖ قَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا مُعَاذُ وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اَوْ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ * کہا معاذ بن جبل رض نے * عرض کیا مین نے یا رسول اللہ بتلاو مجکو ایسا کام کہ داخل کرے وہ مجھے بہشت مین اور باز رکھے مجکو دوزخ سے * فرمایا حضرت نے کہ یہہ بڑا سوال کیا تو نے * بے شک یہہ کام آسان ہی اُسپر جسپر اللہ آسان کرے * پھر بتلایا کہ عبادت کر اللہ کی اور شریک مت کر اُسکے ساتھہ کسی چیز کو اور پڑہہ نماز اور دے زکوۃ اور روزے رکھہ رمضان کے اور حج کر کعبہ کا * پھر فرمایا کیا نہ بتلاون تجکو نیکی کے دروازے * روزہ رکھنا ڈہال ہی یعنے بُرے کامون کو روکتا ہی نفس کے کمزور ہونے سے * اور خیرات کرنی ٹھنڈا کرتی ہی گناہ کی گرمی کو جیسا بجھاتا ہی پانی آگ کو * اور نماز پڑہنا آدمی کا آدہی رات کو ایسا ہی ہی * پھر پڑہی آپ نے یہہ آیت تتجافی جنوبہم عن المضاجع کو یعملون تک * جسکے معنے یہہ ہین کہ اللہ تعالیٰ رات کے اُٹھنے والون کی تعریف کرتا ہی کہ جو لوگ حق تعالیٰ کی رضامندی کے واسطے اپنی راحت کو چھوڑتے ہین اور آرام کے وقت بستروں سے اُٹھتے ہین اُن کے لئے نیک مقرر ہی ایسا کہ نہ کسی آنکھہ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا * پھر فرمایا حضرت نے

کیا نه بتلاؤن مین تجکو دین کے کام کا سرا اور دین کے گھر کا ستون اور اُنچائي اُسکے کوهان کي * کها معاذ نے بلے فرمائیے یارسول الله * فرمایا که سر دین کے کام کا اسلام هی اور تھنبها دین کے گھر کا نماز هی اور اُنچائي اُسکے کوهان کی جهاد هی * یعنے کافرون اور سرکشون کو مارنے سے دین کا مرتبه بلند هوتا هی * پھر فرمایا کیا نه بتاون مین تجکو وه چیز جس سے اِن سب باتون کي درستي هو * کها مین نے هان فرمائیے یا رسول الله * پس پکڑ لي آپ نے زبان اپنی اشارا کیا اُسکیطرف اور کها که اِسکو سنبهال رکھه * مین نے پوچھا تعجب کرکے یارسول الله هم پکڑے جاوینگے اُن باتون کے سبب جو زبان سے نکالتے هین * فرمایا روئے تجهه پر تیري ماں اي معاذ کیا نهین گراوینگي آدمیونکو اوندھے منهه دوزخ مین یا ناک کے بل اُنکي زبانونکي کھاس کو تے یعنے بیهوده باتین * احمد اور ترمذي اور ابن ماجه نے روایت کی * وَعَنْ جَابِرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه و آله و سلم ثِنْتَانِ مُوْجِبَتَانِ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللهِ مَا الموجبتان قال مَنْ مَاتَ یُشْرِکُ بِاللهِ شَیْئًا دَخَلَ النَّارَ وَمَنْ مَاتَ لَا یُشْرِکُ بِاللهِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ رواهُ مسلمٌ * روایت کي جابر رض نے که فرمایا رسول الله صلي الله علیه و آله وسلم نے دو چیزین هین که دو چیزونکو واجب کرتي هین * پوچھا ایک شخص نے وے دونون چیزین کیا هین

فرمایا آپ نے کہ جو کوئی مریگا شریک کر کے اللہ کے ساتھہ کسی کو داخل هوگا جہنم مین * اور جو کوئی موا اُس حال مین کہ اُسنے شریک نکیا اللہ کے ساتھہ کسی کو داخل هوگا وہ بہشت مین اب یا آخر کو * روایت کی مسلم نے * وَعَن اَبِي اُمَامَةَ رض اَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّي اللهُ عليه و آلہ وسلم مَا الاِيمَانُ قَالَ اِذَا سَرَّتكَ حَسَنَتُكَ وَسَاَتكَ سَيِّئَتُكَ فَاَنتَ مُؤمِنٌ قَالَ يَارَسُولَ اللهِ فَمَا الاِثمُ قَالَ اِذَا حَاكَ فِي نَفسِكَ شَيءٌ فَدَعهُ رَوَاهُ اَحمَدُ * روایت کی ابوامامہ رض نے کہ کسی شخص نے پوچھا رسول اللہ صلي اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ایمان کے ٹھیک هونے کي کیا علامت هی * فرمایا اگر خوش کرے تجھکو تیرا نیک عمل اور غمگین کرے تجھکو تیرا برا عمل تو تو مومن هی * سوال کیا اُس شخص نے کہ برا کام کسکو کہتے هین * فرمایا آپ نے جب کوئي چیز تیرے دل مین خلش دالے یعنے تجکو تردد هوجاے اور تیرے دلکو اُسکام سے مسرت نہو تو چھوڑدے اُسکو * یعنے یہي نشانی هی اِسکي کہ اُسمین برائي هی * ف * دوسرے مقام مین حضرت نے فرمایا هی کہ جس کام مین تو متردد هو تو اپنے دل سے فتوا طلب کر * اُسکا مطلب یہہ هی کہ مومن متقي کا دل ایمان کے نور سے مثل آئینہ کے هوتا هی جب کسي بات مین حکم قران اور حدیث اور اجماع امت کا پا یا نجاوے اور قول علما کا مختلف هو تو مومن اپنے

هل ہے صلاح کرسے جو وہ حکم کرے سے عمل مین لاوے مگر یہہ حال ہر مسلمان کا نہین هی * وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عليه و آله و سلم فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ مَعَكَ عَلٰى هٰذَا الْاَمْرِ قَالَ حُرٌّ وَعَبْدٌ قُلْتُ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ طِيبُ الْكَلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ قُلْتُ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ قَالَ قُلْتُ اَيُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ قَالَ قُلْتُ اَيُّ الْاِيْمَانِ اَفْضَلُ قَالَ خُلُقٌ حَسَنٌ قَالَ قُلْتُ اَيُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ قَالَ قُلْتُ اَيُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ قَالَ قُلْتُ فَاَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ عُقِرَ جَوَادُهٗ وَاُهْرِيْقَ دَمُهٗ قَالَ قُلْتُ اَيُّ السَّاعَاتِ اَفْضَلُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ رَوَاهُ اَحْمَدُ * روایت کي عمر ابن عبسه رض نے آیا مین رسول الله صلي الله عليه و آله وسلم کے پاس یعنے جب وے مکه مین تھے * پھر پوچھا مین نے یا رسول الله کون هی تمھارے سا تھه اِسلام مین * یعنے تم سے موافق دین اسلام مین * فرمایا حضرت نے ایک مرد آزاد اور ایک بندہ * یعنے اسلام مین میرا ساتھي هی ابوبکر اور بلال * اور بعضے کہتے هین که حر سے مراد جمیع مرد آزاد اور عبد سے مراد جمیع بندہ * یعنے اِس دین کے کام مین دونون قسم کے لوگ میرے شریک هونگے * پوچھا مین نے اِسلام کیا چیز هی * فرمایا خوبي اور نرمي کلام مین اور کھانا کھلانا

آدمیون کو یعنے تواضع اور سخاوت که دونون وصف کامل هین اِسلام سے کے * ایک اپني ذات سے علاقه رکھتا هی ایک دوسرونکي * کہین اور صفتون کو بھی اِسلام کے حق مین آپ نے بیان کیا هی * اِسکا سبب یہه هی که جسوقت مین جس شخص کے جو صفت مناسب جاناوه کہه دیا که اُسپر اُسکو زیاده لحاظ رهے * اور اُسمین کمال حاصل کرے * جیسا طبیب هر شخص کے سخت مرض کے موافق پہلے علاج بتلاتا هی * پوچھا مین نے کیا چیز هی ایمان فرمایا صبر اور سماحت یعنے گناه کے کامون پر صبر کرنا اور فرمان برداري کے کامو نمین جوان مردي کرني * کہا پوچھا مین نے که کون سا کام اِسلام مین افضل هی که مسلمان کو چاهیئے * فرمایا ایسا کام کرنا که اُسکے هاتهه اور زبان سے مسلمانون کو اذیت نه پنہچے * کہا پوچھا مین نے کونسا کام ایمان کا بہتر هی * فرمایا خُلق نیک یعنے اُس صفت پر عمل کرنا نفس کے توڑنے اور خلق کے نفع پنہچانے کو بہت سخت هی * کہا پوچھا مین نے کونسی نماز افضل هی یعنے نماز کے رکنو نمین کونسا رکن * فرمایا دراز ي قیام کي یعنے دیر تک کھڑے هو کر قران پڑهنا * کہا پوچھا مین نے کون سي هجرت افضل هی * فرمایا یہه که چھوڑ دیے اُس چیز کو بُرا جانا جسکو تیرے پروردگار نے * کہا پوچھا مین نے پس کونسا جهاد بہتر هی ۔ ایا وه شخص که کونچ

کاتے جاوین اُسکے گھوڑے کے اور خون بہایا جاوے اُسکا * یعنی گھوڑا اور آپ وے دونون جہاد مین کام آوین که دنیا کے فایدون سے بے نصیب جاوے * کہا پوچھا مین نے کون وقت افضل هی * فرمایا پچھلی رات کا بیچ روایت کی احمد نے * وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رض اَنَّهُ سَاَلَ النَّبِيَّ صلي الله عليه و آله وسلم عَنْ اَفْضَلِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ وَتُعْمِلَ لِسَانَكَ فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ قَالَ وَمَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرِهَ لَهُمْ مَا تَكْرِهُ لِنَفْسِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ * روایت کی معاذ ابن جبل رض نے که اُسنے پوچھا رسول صلي الله عليه و آله وسلم کو ایمان کی اچھی چیز ہے * فرمایا یہه هی که جسکو دوست رکھے تو الله کے واسطے دوست رکھے * اور جسکو دشمن رکھے الله کے واسطے دشمن رکھے * اور لگا رکھے اپنی زبان کو الله کی یاد مین * پوچھا معاذ نے وہ کیا هی یا رسول الله * فرمایا دوست رکھے تو آدمیون کے واسطے وهي جو دوست رکھے اپنے واسطے * اور نا پسند رکھے تو اُنکے لئے جو نا پسند رکھے اپنے لئے * یعنی سب کا خیر خواہ رہے کسی کی بدخواهی نکرے روایت کی احمد نے

فصل شرک اور کبیرہ گناهون کي

تھوڑي حقیقت شرک اور کبیرہ گناهونکی یہان ایمانکے باب کے پیچھے بہتر سب ہوا که لکھا چاهیے تو مسلمان اِن باتونکو برا جانکر چھوڑدین

اور اپنے ایمان پر قایم رہینگے نہین تو خلل آجاویگا اور اُنکا ایمان جاتا رہیگا * کبیرہ اُسکو کہتے ہین کہ شرع مین جسکے واسطے حد مقرر ہوئی ہی یا اُسپر وعید واقع ہوا ہی قران شریف یا حدیث صحیح کی روسے * یا ممانعت ہوئی ہی دلیل قطعی سے * یا حدیث مین کرنیوالے کو اُسکے کافر کہا ہی * یا اُسکا فساد اور اُسکی بُرائی پہنچ جاوے اُن گناہو نکے برابر جنکا شرع مین صاف حکم ہی * جو اُسکے سوا سے ہی صغیرہ ہی اور صغیرہ اُسکو کہتے ہین کہ جسکو شرع مین منع کیا ہی * یا جو چیز شرع مین مقرر رہی اُسکے برخلاف ہو کہ اُسکے کرنے سے دین مین جو طریقہ مقرر رہی اُٹھہ جاوے * اور کبیرہ کے درجو نمین تفاوت ہی بعضا بعضے سے سخت تر ہی * سترہ گناہ جو حدیث مین آئے ہین وے یہ ہین * چار گناہ دل سے تعلق رکھتے ہین * ایک شرک اللہ کا اُسکی کئی صورتین ہین پہلی صورت اللہ کی ذات کے واجب ہونے مین دوسری عبادت مین تیسری مدد چاہنے مین چوتھی علم مین پانچوین قدرت مین چھٹھی حکم چلانے مین ساتوین پیدایش مین آٹھوین پکارنے مین نوین قول مین دسوین نام رکھنے مین گیارھوین ذبح مین بارھوین نذر مین تیرھوین لوگون کے کامون کے سپرد کرنے مین * دوسرا کبیرہ گناہ برابر هت کرنے کی نیت کرنی * تیسرا نا امید ہونا اللہ کی رحمت سے * چوتھا

بے پروا ہونا اللہ کے مکر سے * اور چار گناہ زبان سے علاقہ رکھتے ہیں
پہلا جھوٹھی گواہی دینی دوسرا زنا کی گالی دینی نیک مرد یا نیک
عورت کو تیسرا جھوٹھی قسم کھانی چوتھا جادو کرنا * تین گناہ
پیٹ سے علاقہ رکھتے ہیں پہلا شراب پینا دوسرا یتیم کا مال کھانا
تیسرا سود لینا * دو گناہ آگے پیچھے کے سوراخ سے علاقہ رکھتے ہیں
پہلا زنا دوسرا لواطہ اور دو گناہ ہاتھ سے علاقہ رکھتے ہیں * پہلا
ناحق کسی کو مار ڈالنا دوسرا چوری کرنی اور ایک پانوں سے
علاقہ رکھتا ہے بھاگنا کافروں سے لڑائی میں اور ایک گناہ تمام
بدن سے علاقہ رکھتا ہے نافرمانی کرنی ماباپ کی اور دکھ
دینا انکو * سوا ان کے اور بھی گناہ کبیرہ ثابت ہیں سچا جاننا
کاہن یعنے نجومیوں کو * گالی دینی رسول کو اور بد کہنا قران کو
اور برا کہنا فرشتوں کو اور انکار کرنا ان سے اور ٹھٹھا کرنا ان سے
اور منکر ہونا دین کی ضروری باتوں سے اور ترک کرنا نماز کو اور
زکواۃ کو اور روزہ اور حج کو اور پہلے پڑھ لینا نماز کو وقت سے
اور پیچھے وقت سے پڑھنا بلا عذر شرعی اور لڑائی کرنی مسلمانوں سے
ناحق اور جھوٹھ باندھنا پیغمبر پر اور بد کہنا اصحاب پیغمبر کو
اور اہل بیت پیغمبر کو اور گواہی چھپانی بلا عذر اور رشوت
لینی اور جھگڑا ڈالنا جوروا اور خاوند میں اور چغلی کھانی

مردار کے پاس اور مال لینا کسی کا ایک دینار کے اندازپر یا اُسے
زیادہ اور رمضان کا روزہ توڑنا بلاعذر اور پنایت کے رشتہ کو
توڑنا چوری کرنی تول میں باز رہنا امر معروف اور نہیں منکر سے
قدرت رکھتے بھلادینا قران پڑھنے اور یاد کر نیکے بعد جلا مارنا
جاندار کا آگ سے نافرمانی کرنی عورت کو خاوند کے حق میں
چھتانی عالموں کی سور کا گوشت کھانا نشہ کی چیز کھانی یا پینی نکاح
کرنا محارم سے یعنے جو مرد اور عورت شرع کے حکم سے حرام ہیں
جوا کھیلنا ھجرت نکرنی کفار کے ملک سے دوستی اور خیرخواہی
کرنی کافروں کی مدد کہنا باپ ماں کو چھوڑ بیٹھنا جہاد کا باوجود
اُسکے کہ کافروں کا غلبہ ہوا اور اپنے تئیں قدرت ہو لوٹ کے مال میں
سے چوری کرنی * عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رض قَالَ قَالَ رَجُلٌ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَيُّ الذَّنْبِ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ
قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ
اَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيقَهَا وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ
مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ
اَلْاٰيَةَ متفق علیه * روایت کی عبد اللہ بن مسعود رض نے * کہا
ایک شخص نے یا رسول اللہ کون سا گناہ سب سے بڑا ہی اللہ کے
نزدیک * فرمایا یہہ کہ ٹھہراوے تو اللہ کے واسطے سکا مانند حالانکہ

اُسی نے پیدا کیا ہی تجکو * پوچھا اُسنے پھر کون گناہ * فرمایا
یہہ کہ مار ڈالے تو اپنے لڑکے کو اِس ڈر سے کہ کھاتا ہی وہ
تیرے ساتھہ * پوچھا پھر کون گناہ * فرمایا یہہ کہ بدکاری کرے
تو اپنے ہمسایہ کی عورت سے * پس بھیجی اللہ تعالی نے یہہ آیت
اِن حکمو نکے سچ کرنیکو * جو لوگ نہین پکارتے ہین اللہ کے ساتھہ
دوسرے معبودون کو * اور نہین قتل کرتے ہین اُسکو جسکے قتل کو
اللہ نے منع کیا مگر حق پر * اور نہ بدکاری کرتے ہین آیت کے
آخر تک * ف * اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ کلام الہی مین مطلق
قتل اور زنا کے بیان کا مطلب ہی اور یے قیدین جو لگائین ہین
سو اُن چیزون کی زیادہ بُرائی اور سختی ظاہر کرنی منظور تھی یا
سایل کے احوال کو لحاظ کر کے یون فرمایا کہ اُسکو فایدہ بخشے
بخاری اور مسلم نے روایت کی * وعن ابی ھریرۃ رض قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قَالُوا
یَا رَسُوْلَ اللہِ وَمَا ھُنَّ قَالَ الشِّرْکُ بِاللہِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِی
حَرَّمَ اللہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَکْلُ الرِّبَا وَاَکْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ وَالتَّوَلِّی یَوْمَ الزَّحْفِ
وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ متفق علیہ * روایت ہی
ابو ھریرہ رض سے فرمایا رسول اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دور رہو
سات خصلتین ہلاک کرنیوالیون سے * پوچھا صحابہ نے یا رسول

اللہ کیا چیزین ھین وے * فرمایا شرک کرنا اللہ سے * اور جادو
کرنا اور قتل کرنا کسی آدمي کا کہ جسکو اللہ نے حرام کیا ھی مگر
حق پر اور کھانا سود کا اور چکھنا یتیم کے مال کا اور پیٹھہ
دینا لڑائی کے دن کافرون سے * اور تہمت لگانی زناکي نیک
ذات مسلمان عورتون کو جو واقف نہین ایسے کام سے
* ف * جادو سکھلانا بھی جادو کرنے کے برابر ھی * بعضے
کہتے ھین کہ سیکھنا جایز ھی دفع شرکی نیت سے اور خیالی نے شرح
عقاید کے حاشیہ مین لکھا ھی کہ سحر کرنا کفر ھی باتفاق * صحابونکي
ایک جماعت نے جادوگر کو قتل کا حکم کیا ھی * اور بعضے کہتے ھین
کہ اگر سحر باعث ھوے کفر کا تو مار ڈالا چاھئے کرنیوالے کو اگر توبہ
نکرے * اور فال دیکھہ کر غیب کي بات کہنی اور نجوم کے علم سے کچھہ
بنانا * اور پوچھنا فال کھولنے والے اور نجومي اور رمال اور شعبدہ
باز سے اور یے علم سکھلانے اور اِن علمونسے کمائي کھاني سب حرام
ھی * مسلمان کو ھرگز نکیا چاھئے اگرچہ کوئي چیز بے تاثیر نہین
اور سب اُسیکي تقدیر سے ھی پر مومن کولازم ھی کہ ھر چیز مین
تاثیر پیدا کرنیوالا اللہ تعالی کو جانے اور ھر کام کا علاقہ اُسي سے
رکھے دوسري طرف نہ بھٹکے * وعن عبد اللہ بن عمر قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہ
رض صلعم لَا یَزْنِي الزَّانِي حِیْنَ یزْنِيْ وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَسْرِقُ السَّارِقُ

حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ حِينَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَغُلُّ أَحَدُكُمْ حِينَ يَغُلُّ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَإِيَّاكُمْ إِيَّاكُمْ متفق عليه وفي رواية بن عباس وَلَا يَقْتُلُ حِينَ يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ عِكْرِمَةُ قُلْتُ لابن عباس كَيْفَ يُنْزَعُ الْإِيمَانُ مِنْهُ قَالَ هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ أَخْرَجَهَا فَإِنْ تَابَ عَادَ إِلَيْهِ هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ لَا يَكُونُ هَذَا مُؤْمِنًا تَامًّا وَلَا يَكُونُ لَهُ نُورُ الْإِيمَانِ هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ ابو هريرہ سے روایت هی که فرمایا رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم نے زنا نهین کرتا هی کوئي زنا کرنیوالا جب وہ زنا کرتا هی اور وہ مومن هی * اور چوري نهین کرتا هی کوئي چور جب چوري کرتا هی اور وہ مومن هی * اور شراب نهین پیتا هی کوئي شرابي جب وہ شراب پیتا هی اور وہ مومن هی * اور لوٹتا نهین کوئي لوٹ که اُٹھا وین لوگ اپني نگاهونکو اُسکي طرف جب وہ لوٹتا هی اور وہ مومن هی * اور چوري نهین کرتا هی لوٹ کے مال سے تم مین کا کوئي جب وہ چوري کرتا هی اور وہ مومن هی * سو دور رکھو دور رکھو اپنے تئین اِن گناهون سے * بخاري اور مسلم نے نقل کیا * اور ابن عباس کي روایت مین یهه عبارت بهي آئي هی * اور نهین مار ڈالتا هی کوئي جب مار ڈالتا هی اور وہ مومن هی * پوچھا

عکرمہ نے ابن عباس کو کیونکر علاحدہ کیا جاتا ہی اِس شخص کا
ایمان * کہا اِسطرح اور ڈال دین ایک ہاتھہ کی اُنگلیونکو دوسرے
ہاتھہ کی اُنگلیو نمین پھر نکالا اُنکو * پس اگر توبہ کیا پھر پلٹتا اُسکی
طرف اِسطرح * پھر ڈالین اُنگلیونکو ایک ہاتھہ کی دوسرے ہاتھہ
کی اُنگلیو نمین * اور کہا ابو عبد اللہ نے یہہ بخاری کی کنیت ہی
نہین رہتا ہی وہ شخص مومن کامل اور نہین باقی رہتا ہی
اُسکے واسطے ایمان کا نور * اور یہی مذہب ہی سنت وجماعت کا *
وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ يَهُوْدِيٌّ لِصَاحِبِهِ اذْهَبْ
بِنَا اِلَى هٰذَا النَّبِيِّ فَقَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ لَا تَقُلْ نَبِيٌّ اِنَّهٗ لَوْ سَمِعَكَ لَكَانَ لَهٗ
اَرْبَعُ اَعْيُنٍ فَاَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَاَلَاهُ عَنْ تِسْعِ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه و آله و سلم اَلَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا
تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا
تَمْشُوْا بِبَرِيْءٍ اِلٰى ذِيْ سُلْطَانٍ لِيَقْتُلَهٗ وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوا
وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصَنَةً وَلَا تَوَلُّوا الْفِرَارَ يَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً
الْيَهُوْدُ اَنْ لَا تَعْتَدُوْا فِي السَّبْتِ قَالَ فَقَبَّلَا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ وَقَالَا
نَشْهَدُ اَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمْ اَنْ تَتَّبِعُوْنِيْ قَالَا اِنَّ دَاوٗدَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ دَعَا رَبَّهٗ اَنْ لَا يَزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ نَبِيٌّ وَاِنَّا نَخَافُ اِنْ تَبِعْنَاكَ
اَنْ يَقْتُلَنَا الْيَهُوْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ *

روایت ھی صفوان عسال کے بیتے سے کہ کہا ایک یہودی نے اپنے یار سے لیچل مجھکو اس نبي کے پاس* جواب دیا اُسکو اُسکے یار نے مت کہہ اُسکو نبي اِسواسطے کہ اگر وہ سنیے تیرے اِس کلمے کو بیشک ھوجاوین اُسکي چار آنکھین یعنے خوش ھوجاوے یا امیدوار ھو کہ ھم اُس سے ھدایت پاوینگے* پھر آئےوے دونون رسول اللہ کے پاس اور پوچھا اُنھون نے نو علامتون سے جو مشہور ظاھر تھین* سو بتلایا رسول اللہ صلي اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ شریک مت کرو اللہ کے ساتھہ کسي چیز کو اور چوري مت کرو اور زنا مت کرو اور قتل نکرو کسي کو کہ اللہ نے جسکو منع کیا ھی مگر حق پر اور مت پہنچاو نیک کار کو حاکم پاس اِس لیئے کہ وہ مار ڈالے اُسکو اور مت کرو جادو اور مت کھاو سود اور مت دو گالي زنا کي نیک عورت کو اور پیتھہ مت دو بھاگنے کو لڑائي کے دن اور لازم ھی تم پر جو یہود ھو کہ بیجا کام مت کرو سنیچر کے دن* کہا صفوان نے کہ چوم لیا اُن دونون نے ھاتھون اور پاون کو حضرت کے اور کہا کہ ھم گواھي دیتے ھین کہ بیشک تو نبي ھی* فرمایا حضرت نے پھر کون سي چیز ھی کہ وہ باز رکھتي ھی تمکو میري متابعت سے* کہا اُن دونون نے کہ دعا کي داود علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے اِس بات کي کہ ھمیشہ ھوا کرے اُسکي اولاد سے نبي اور

هم ڈرتے هین که اگر هم مان لین تمها را حکم تو مارڈالینگے هم کو یهود * روایت کی اِس حدیث کو ترمذي اور ابوداود اور نسائي نے * ف * یهه کهنا یهودیون کا که حضرت داود نے ایسي دعا کی هی محض افترا اور جهوٹهه هی * یهه کیونکر عقل مین آوے که حضرت داود نے توریت اور زبور مین یهه پڑها هو که محمد علیه السلام خاتم النبیین هونگے اور اُنکا دین سب دینو نکو باطل کریگا پهر ایسي دعا کرین * اور بعضے کهتے هین که یهود قایل تهے که حضرت عرب کے نبی هین اِسي پر حضرت کو نبي الامیین کهتے تهے * سو اپني اِس بات پر بهي مُلزم تههرتے هین کیونکه پیغمبر کیطرف جهوٹهه کي نسبت دینی هرگز مناسب نہین اِسطرح که حضرت نے دعوي کیا هی که مین تمام لوگون پر بهیجا گیا هون تو اُنکو لازم هی که اُسکو سچ جانین اور اُسپر ایمان لاوین *

وَعَنْ مُعَاذ قَالَ اَوْصَانِي رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ قَالَ لَا تُشْرِكْ بِاللهِ شَيْئًا وَاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَيْكَ وَاِنْ اَمَرَاكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلٰوةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا فَاِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللهِ وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَاِنَّهُ رَاْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ وَاِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَاِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللهِ وَاِيَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَاِنْ هَلَكَ النَّاسُ

وَاِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَاَنْتَ فِيْهِمْ فَاثْبُتْ وَاَنْفِقْ عَلٰی عِيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ اَدَبًا وَاَخِفْهُمْ فِي اللّٰهِ رَوَاهُ احمد *

روایت هی معاذ رض سے کہا کہ نصیحت کي مجکو رسول خدا صلی اللہ علیه و آله وسلم نے دس باتونکي* فرمایا شریک نکیجو اللہ کے ساتھه کسي چیز کو اگرچه قتل کیا جاوے اور جلا یا جاوے تو* اور نا فرماني نکرا پنے ماباپ کي دُکھه نه دے اُنکو اگرچه وے کہین کہ جدا هو جا تو اپنے قبیله سے اور اپنے مال سے* اور ترک نکو فرض نماز کو جان بوجهه کر کیونکه جو کوئي ترک کرتا هی نماز فرض کو دیده ودانسته پس تحقیق الگ هوا اُس سے عهد اللہ کا* اور هرگز نه پي شراب کیونکه شراب پینا سر هی سب گناهون کا* اور دور رکهه اپنے تئین گناه سے پس بیشک گناه کرنے سے اُترتا هی غضب اللہ کا* اور بچا رکهه آپ کو بهاگنے سے کافرونکي لڑائي سے اگرچه مارے جاوین لوگ* اور جب پہنچ جاوے آدمیونکو موت اور تو اُسمین هو تو ٹهہرا ره وهان* اور زیاده دے اپنے اهل وعیال کو حق واجبي پر* اور نه اُٹها لے اپني لاٹهي اُن پر سے ادب کے لیئے* اور ڈرا اُنکو اللہ کے حکمون سے* کہا احمد نے* وعن حذیفة قَالَ اِنَّمَا النِّفَاقُ كَانَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیه و آله وسلم فَاَمَّا الْيَوْمَ فَاِنَّمَا هُوَ الْكُفْرُ وَالْاِيْمَانُ رواه البخاري* روایت هی حذیفه رض سے جو

صاحب سرّ هین پیغمبر خدا کے اور وے جانتے تھے منافقونکو * کہا اُنھون نے که نفاق پیغمبر خدا کے وقت مین تھا * اب یعنے همارے وقت مین نہین هی مگر کفر سا تھه ایمان کے * ف * حضرت کے وقت مین لوگ تین قسم کے تھے مومن کافر منافق اور منافقون کا حکم اُس زمانے مین یهه تھا که اُنکو مسلمان کہتے تھے کچهه روک توک نتھا اور یهی اُسوقت مصلحت جانتے تھے * اب وه حکم نرها اگر کسی پر ثابت هو که وه ظاهر مین مسلمان هی اور چھپا کر کفر کے کام کرتا هی تو اُسکو قتل کرنا چاهیئے * کفر کے حکم اُسپر جاری هونگے نقل کیا بخاری نے * اور اسیطرح کبیره هی تصویر کا بنانا اور علم دین سیکھه کر اُسپر عمل نکرنا مسجد کو حرام کرنا بے طهارت نماز پڑھنی کتنا پاکرنا فاسقون اور بدعتیون کی بے خوف فتنه تعظیم اور توقیر خوشامد کرنی بغیر علم فتوا دینا بدون مهارت طبابت کرنی عورت کو مرد کی صورت اور مرد کو عورت کی صورت بنا عورت کو عورت سے مساحقه کرنا یعنے چپٹی لڑنی کسی کے غم مین گریبان پھاڑنا چھاتی کوتنی * قبرون کی تعظیم کے لئے روشنی کرنی کافرونکے رسومات بجالانے نسب سے خارج هونا یا داخل هونا سنت نبی کو سبک یا سهل جانکر دارّهی منڈانی بیوه عورت کو نکاح ثانی سے باز رکھنا برادری اور قومیت کے ننگ اور عار سے

* فصل تقدیر کے بیان مین *

اب تقدیر پر ایمان لانے کا مطلب تھوڑا یہان بیان ہوتا ہی * مسلمانونکو لازم ہی کہ ایمان لاوین اِسپر کہ جو کچھہ جہا نمین ہوتا ہی نیکی یا بدی لوگونکے عمل سے خواہ اور کچھہ سب اللہ کی تقدیر سے ہی * اورحق تعالی نے تمام موجودات کو ازل مین تقدیر کیا اور سب اُسکے مخلوق ہین * باوجود اِسکے بندون کو اُنکے کام مین ایک اختیار ہی جسپر ثواب اور عذاب ملتا ہی * اور اِس مسئلے کا بیان مفصل علم کلام کی کتابون مین لکھا ہی یہان جسقدر رکہا چاہئے یہہ ہی کہ بلا شبہہ آدمی کی ذات مین ایک صفت رکھی ہی جسکو اختیار کہتے ہین کہ جان بوجھہ کر اپنے شوق کی خواہش کو یا کراہیت طبیعت کو ایک کام کے کرنے یا نکر نے پر ایک جانب کو غالب کرتا ہی * بر خلاف اُسکے جیسے تھر تھری کا مرض ہو کہ اُسمین اپنا کچھہ اختیار نہین * پس اِس تقریر سے جبریّہ کا مذہب جو کہتے ہین کہ آدمی کی حرکاتین مثل پتھر کی حرکات کے ہین باطل ہوا * اور یہہ تو پہلے معلوم ہو چکا ہی کہ سب چیزین ازل مین مقدّر ہو چکی ہین اور اللہ تعالی کی خواہش اور ارادے سے پیدا ہوتی ہین * پس اِس تقریر سے قدریّہ کا مذہب بھی جو کہتے ہین کہ آدمی اپنے افعال کا آپ پیدا کرنیوالا ہی اور وہ اپنے کام مین

مستقل ہی جاتا رہا * پس حقیقت حال جبر اور قدر کے درمیان ہی
چنانچہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہی
لَا جَبْرَ وَلَا قَدَرَ وَلٰکِن اَمْرٌ بَیْنَ اَمْرَیْنِ * حقیقت مین اللہ تعالیٰ نے چیزون
کے پیدا کرنے مین اسباب اور شرایط موافق جاری ہونے عادت کے
پیدا کئے ہین * جیسا آگ جلانے کو اور گرم کرنے کو * اور پانی
تر کرنے کو اور دفع کرنے کو * اور کھانا آسودہ ہونے کو * اور تلوار
کاٹنے کو * یہ سب اُسی کی پیدایش سے ہی لیکن اِن اسبابون کے
وسیلہ سے * اور اگر چاہے بے وسیلہ اور بے سبب بھی پیدا کرے * اور اگر
چاہے باوجود سبب کے بھی پیدا نکرے * آدمی مین قصد اور اختیار
اُسکا سبب پڑا ہی کہ حق تعالیٰ اُس سبب سے افعالون کو اُسکے
پیدا کرتا ہی * اور پیدا کرنیوالا سب کا وہی ہی اسباب او مسببات
اور شرایط او مشروطات کا پیدا ہونا یہہ سب اُسکے قضا اور قدر کے
احاطے مین ہی کچھہ اُس سے باہر نہین * امر و نہی اُسکی ربوبیت اور
بندون کی عبودیت کی رو سے ہی * ثواب اور عذاب یہہ تصرف
ہی اپنی ملکیت مین * یَفْعَلُ اللہُ مَا یَشَاءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ * وَلَا یُسْاَلُ
عَمَّا یَفْعَلُ وَھُمْ یُسْاَلُوْنَ * اور کہتے ہین کہ یہہ ایک بھید ہی کہ انبیا
اور اولیا کو اِسپر مطلع نہین کیا * اور یہہ بھید سوا سے دار جنت کے
کہین ظاہر نہوگا وہان کُھل جایگا کہ وہ مقام ظاہر ہونیکا ہی * اور

ظاہر ہی کہ سرور انبیا اور خلاصۂ اولیا یعنے ہمارے پیغمبر محمد مصطفی صلوٰۃ اللہ علیہ اِس حکم سے الگ ہونگے کیونکہ تمام علم پہلونکا اور پچھلونکا اُنکو دیا گیا ہی کہ بالکل چیزون کی حقیقت اُنپر روشن ہوئی واللہ اعلم * عن ابن مسعود قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وھو الصادق المصدوق ان خلق احدکم یجمع فی بطن امہ اربعین یوما نطفۃ ثم تکون علقۃ مثل ذالک ثم تکون مضغۃ مثل ذالک ثم یبعث اللہ الیہ ملکا باربع کلمات فیکتب عملہ واجلہ ورزقہ وشقی اوسعید ثم ینفخ فیہ الروح فو الذی لا الہ غیرہ ان احدکم لیعمل بعمل اھل الجنۃ حتی ما یکون بینہ وبینہا الا ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اھل النار حتی ما یکون بینہ وبینہا الا ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اھل الجنۃ فیدخلہا متفق علیہ * روایت ہی ابن مسعود رض سے حدیث فرمائی رسول خدا صلعم نے * وے ہین سچے اور سچے لئے آئے * کہ خلقت ہر ایک کی تم مین جمع کی گئی ہی اُسکی ماکے پیٹ مین چالیس دن بصورت نطفہ کے * پھر ہوتا ہی علقہ اِتنی مدت تک پھر ہوتا ہی مضغہ اِتنی مدت تک پھر بھیجتا ہی اللہ تعالیٰ اُسکیطرف فرشتہ چار باتون کے ساتھہ * پس لکھتا ہی وہ فرشتہ عمل کو بندے کے کہ کیا کیا کام کریگا اور اُسکے عمر کو کہ کتنی

ملائک جٹیگا اور اُسکي روزي کو کہ کیا کیا چیزین کہانے پٹیگا *
اور وہ بد بخت هی یا نیک بخت * تس پیچھے پھونکتا هی اُسمین
روح * پس قسم هی اُس خدا کی جسکے برابر کوئي نہین * تحقیق تم مین سے
ایک عمل کرتا هی بہشتیون کے عمل یہان تک کہ رہ جاتا هی درمیان
اُسکے اور بہشت کے ایک بالشت کا فرق * پس سبقت لیجاتي هی اُسپر
کتاب یعنے اُسکي سرنوشت * سو عمل کرنے لگتا هی دوزخیون کے
عمل پھر داخل هوجاتا هی دوزخ مین * اور تحقیق تم مین کوئي
عمل کرتا هی دوزخیونکے عمل یہان تک کہ رہ جاتا هی اُسکے اور دوزخ
کے درمیان ایک بالشت کا فرق * پھر پکڑ لیتي هی اُسکو کتاب یعنے
اُسکي قسمت کا لکھا * پھر عمل کرنے لگتا هی بہشتیون کے عمل پس
داخل هوجاتا هی بہشت مین * ف * اِس حدیث سے یہہ بات
معلوم هوئي کہ اگرچہ اللہ تعالی قادر هی کہ کسي چیز کو ایکدم
مین پیدا کرے مگر درجہ بدرجہ کے بڑھانے مین بڑي حکمت
هی کہ وہ ایکدفعہ کے پیدا کرنے مین نہین هوتي * اور بندون کو
بھي گویا تعلیم هوگئي کہ کوئي کام جلدي کا خوب نہین بآهستگی
اگر هو تو اپنی مُراد کو پہنچے * خواہ مرتبے دنیا کے هون خواہ دین
کے * اور معلوم هوا کہ نجات خاتمے پر موقوف هی اور عذاب بھي *
اگرچہ رحم اور کرم سے اللہ تعالی کے نیک کارون کا برا هوجانا

بہت کم ہی اور بدکارون کا نیک ہو جانا بہت زیادہ * بعضے اس حدیث سے اپنے عمل مین سستي کرتے ہین یہہ سمجہہ کر کہ اگر ہم سعید ہین تو خاتمہ ہمارا بخیر ہوگا * اور اگر شقي ہین تو یہہ سعي اور عبادت کچہہ کام نہ آویگي * چنانچہ بعضے اصحابون نے بہي یہہ سمجہا تہا * حضرت نے اُنکو فرمایا کہ عمل کئے جاو ہر شخص کو اُسکے کام کی توفیق دیگئي ہی * اور رقضا و قدر کي بات سُنکر عمل کا انکار کرنا نچاہئے * علاوہ تمکو ظاہر مین شریعت کے احکام بہلے اور بُرے معلوم ہو چُکے * پس اب اُن پر لحاظ کر کے عمل کرو کیونکہ اگر ایسا نہو تو امر و نہی کا فرمانا اور پیغمبرونکا بہیجنا بیفایدہ تہہرے * یہہ بہید بہت مشکل ہی کسي کي عقل وہان نہین پہنچ سکتي * بندہ کو فرمان برداري چاہئے * باقي الله تعالی مالک ہی جو چاہے کرے * اپنی ملک مین جسطرح چاہے تصرف کرے * جسے چاہے جہان لیجاوے * اور کہتے ہین کہ اِس مین ترغیب ہمیشگي کي ہی عبادت پر اور بچے رہنا گناہون سے اِس دہشت کے سبب کہ شاید یہي دم دم آخر ہو اور خاتمہ بخیر ہو جاوے * اور یہہ بات اچہي ہی بر خلاف اُنکے جو تقدیر کا حال سُنکر عمل سے دست بردار ہوتے یا اُسمین سستي کرتے ہین * اور فرمایا رسول صلعم نے سچ ہی یہہ کہ بندہ عمل کرتا ہی اب دوزخیون کے اور حالانکہ وہ ہو جب حکم ازل کے

بہشتیون میے ہی * اور عمل کرتا ہی اب بہشتیون کے اور حالانکہ
وہ حقیقت مین دوزخیون سے ہی * نہین ہی اعتبار عملون کا مگر
خاتمے پر * یعنے جس عمل پر خاتمہ ہو اُسي کا اعتبار ہی * نقل کیا بخاري
اور مسلم نے * روایت ہی بي بي عایشہ رض سے کہا اُنھون نے
کہ بلاے گیٔے پیغمبر خدا صلي الله علیہ و آلہ وسلم انصار کي لڑکی کے
جنازے مین کہ نماز پڑھین * پس کہا مین نے یا رسول الله خوشا بحال
اِس لڑکي کے یہہ چڑیا ہی بہشت کي چڑیون سے * اُسنے کچھہ
بُرائي نہین کي اور نہین پہنچي اُسکو * پھر فرمایا حضرت نے واقعي
ہی جو تو کہتی ہی یا سوا سے اِسکے * یعنے ٹھیک حکم اِسپر نہین ہوسکتا
کیونکہ وجہ اُسکی یہہ ہی اي عایشہ * سچ ہی کہ پیدا کیا الله تعالي نے
ایک گروہ کو واسطے بہشت کے کہ پیدا کیا اُنکو اُس کے لیٔے جس حال
مین کہ وے اپنے باپون کي پیٹھہ مین تھے * اور پیدا کیا دوزخ کے
لیٔے ایک گروہ کو کہ پیدا کیا اُنکو اُس کے واسطے جس حال مین کہ وے
اپنے باپون کي پیٹھہ مین تھے * نقل کیا مسلم نے * اِس حدیث کے
ظاہر سے یہہ معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ کا جانا بُرائي اور
نیکي پر موقوف نہین الله تعالي کي تقدیر سے علاقہ رکھتا ہی *
اگرچہ کسي نے بدي نہین کي لیکن اگر وہ دوزخي ہی ازلی تو دوزخ
مین جاویگا * اور کسي نے نیکي نہین کي اگر وہ بہشتي ہی ازلي تو

بہشت مین جاویگا * غرض کسي کے حق مین ٹھیک حکم نہین ہو سکتا *
مگر اهل دین کے اجماع سے یون معلوم ہوا ہی کہ مسلمانون کے
لڑکے بہشت مین جاوینگے * اور کافرون کے لڑکون کے واسطے
تین قول ہی * پہلا یہہ کہ دوزخ مین ڈالے جاینگے کیونکہ ماباپ کے
مثال عضو مین * دوسرا یہہ کہ توقف ہی * تیسرا یہہ کہ بہشت مین رہینگے
بہشتیون کے خدمتگار ہوکر * وعن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مَا مِنْکُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ کُتِبَ مَقْعَدُہٗ
مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللہِ اَفَلَا نَتَّکِلُ عَلٰی کِتَابِنَا
وَنَدَعُ الْعَمَلَ قَالَ اعْمَلُوْا فَکُلٌّ مُیَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَہٗ اَمَّا مَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ
السَّعَادَۃِ فَسَیُیَسَّرُ لِعَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَۃِ وَاَمَّا مَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَۃِ
فَسَیُیَسَّرُ لِعَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاوَۃِ ثُمَّ قَرَأَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ
بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی وَکَذَّبَ بِالْحُسْنٰی
فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْعُسْرٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ * روایت ہی علی مرتضی علیہ السلام
سے کہا اُنھون نے کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے * نہین
ہی کوئي تم مین کا ایسا کہ نہین لکھا گیا گھر اُسکا دوزخ مین اور
گھر اُسکا جنت مین * یعنے ہر ایک کے واسطے جگہہ بہشت یا دوزخ مین
لکھي گئي ہی * عرض کیا صحابہ نے بس کیا ہم اعتماد نکرین اپني
کتاب پر اور ترک نکرین اپنے عمل * یعنے جب عمل کے پہلے جگہہ

مقرر هو چکي تو عمل کا کیا ما بدہ * فرمایا حضرت نے عمل کر تے رهو هر کسي کو توفیق دي گئي هی اُس چیز کي جسکے واسطے وہ چیز پیدا کي گئی هی * مگر جو نیک بختون سے هی پس توفیق دي هی اُسکو نیک بختونکے عمل کي * اورجو بد بختون سے هی توفیق پائی هی اُسنے بد بختون کے کام کي * پهر پڑھا آپ نے اِس آیہ کو * سو جسنے دیا یعنے جو حق اُسپر مال کا یا عبادت کا تھا اُسکو ادا کیا اور سچ جانا بھلي بات کو یعنے کلمۂ توحید کو یا دین اسلام کو یا کلام اللہ کو * سہج سہج پہنچاوینگے هم اُسکو آسانی مین * یعنے ایسے عمل اُس سے کرواوینگے جسمین اُسکو بہشت ملے * اور جسنے ندیا یعنے مال یا عبادت بجا نلایا اور جھوتھہ جانا بھلي بات کو * سہج سہج پہنچاوینگے هم اُسکو سختي مین * یعنے اچھے کامون سے مُنھہ موڑا اور دنیا کي لذتون پر بھول کر کلمۂ توحید یا اسلام یا قران سے منکر هوا توفیق دینگے هم اُسکو بُرے عملونکي جس سے وہ دوزخ مین پڑے * ف * اِس حدیث سے یہہ معلوم هوا کہ پہلے مقرر هونا اِن کامون کا اللہ تعالي کي تقدیر مین عمل کے ترک کرنے کا باعث نہین هی * کیونکہ اُس پروردگار نے اپنی خاوندي کی روسے کرنے اور نکرنے کا حکم جاري کیا * بندون کو بندے هونے کے سبب اُسکا قبول کرنا لازم هوا * اور عمل کو نشاني مقرر کي هی بد بختئ اور نیک بختي کي *

اور یہہ بھي اُسکی تقدیر مین داخل ہی * پھر جسکی تقدیر مین لکھا ہی کہ وہ عمل کریگا کرتا ہی اور جسکی تقدیر مین لکھا ہی کہ نکریگا نہین کرتا * باقی ثواب اور عذاب یہہ اُس مالک کا تصرف ہی اپنے ملک مین * پس یہان یہہ بات کسی کي کہ عمل کیون کرین ٹھیک نہین * عن ابي خزامة عن ابيه قال قلت يا رسول الله ارأيت رقي نسترقيها ودواء نتداوى به وتقاة نتقيها هل ترد من قدر الله شيئا قال هي من قدر الله رواه احمد والترمذي وابن ماجة * ابي خزامہ رض اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہا اُنھون نے کہ پوچھا مین نے یا رسول اللہ بتلاؤ ہمکو منترونکا احوال جو پڑھواتے ہین ہم اُسکو اور دوا کا جو کرتے ہین ہم اُسکو اور بچاؤ کا کہ بچتے ہین ہم اُس سے * کیا رد کرتي ہین یے چیزین اللہ تعالی کی تقدیر سے کچھہ * فرمایا آپ نے یے چیزین اللہ تعالی کی تقدیر سے ہین * روایت کي اُسکو احمد اور ترمذي اور ابن ماجہ نے * ف * اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئي چیز اللہ تعالی کي تقدیر سے الگ نہین اگر تقدیر مین ہی اور اللہ نے چاہا ہی کہ بیماري اچھي ہوگي اور بچاؤ ہوگا تو اُس کا اسباب بھي درست ہو جاگا * یے سب چیزین شرطین اور اسباب ہین * یے سب تقدیر مین لکھي ہین * اور رقي کہتے ہین پھونک دینے کو اور تعویز کو جیسے بازو یا گلے مین باندھتے

مین * حکم اُسکا یہہ ہی کہ اگر وہ پھونک قران کي آیت یاد عاے
ماثورہ سے ہی تو درست ہی نہین تو حرام * دعاے ماثورہ کہتے
ہین اُسکو جو بزرگون سے نسبت رکھتي ہی مگر اُس مین کوئي لفظ
خلاف شرع نہو * یعنے استعانت بہوت پري دیو وغیرہ سے نہو * عن
ابي هريرة قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ الله صلي الله عليه و آله وسلم وَنَحْنُ
نَتَنَازَعُ فِي الْقَدَرِ فَغَضِبَ حَتّي احْمَرَّ وَجْهُهُ حَتّي كَاَنَّمَا فُقِئَ فِي وَجْنَتَيْهِ حَبُّ
الرُّمَّانِ فَقَالَ اَبِهٰذَا اُمِرْتُمْ اَمْ بِهٰذَا اُرْسِلْتُ اِلَيْكُمْ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ
حِيْنَ تَنَازَعُوْا فِي هٰذَا الْاَمْرِ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ اَنْ لَا تَتَنَازَعُوْا فِيْهِ
رواه الترمذي * وروى ابن ماجة نحوه عن عمرو بن شعيب * کہا ابو هریرة
رض نے کہ آئے پیغمبر خدا صلعم ہمارے پاس اور ہم مباحثہ
کرتے تہے قضا اور قدر کے مسلون مین * سو غصہ کیا حضرت نے
یہانتک کہ سرخ ہوگیا چہرۂ مبارک جیسا کسي نے انار کے دانونکو
آپ کے رخسارون پر توڑا ہو * پھر فرمایا کیا اِسکا تم کو حکم ہوا
ہی یا اِس کام کو مین بہیجا گیا ہون تمہاري طرف * ہلاک ہوئے
وے لوگ کہ تم سے پہلے تہے اِن باتون کي بحث کے سبب * قسم
دیتا ہون مین تمکو قسم دیتا ہون مین تمکو اسبات مین کہ نہ بحثو
اِس مقدمے مین * روایت کي ترمذي نے اور ابن ماجہ نے عمرو
بن شیعب سے بھي * ف * اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ مومن کو

چاهئے کہ تقدیر پر ایمان لاوے اور جانے کہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے خالی نہیں سب کچھہ وہان لکھا ہوا ہی * اور اُسمین گفتگو اور بحث نکرے * کیونکہ یہہ اسرار الہی ہی آخر کو ایمان مین خلل آجایگا غضب الہی مین پڑجایگا * یا اللہ اپنے فضل اور کرم اور آخر زمانے کے نبی برحق کی عزت کے طفیل سے ھمکو اور سب مومن اور مومنہ کو اسلام کی اِن اعتقادی باتون پر خوب قایم رکھہ اور گمراہونکی گمراہی اور مخالفونکی مخالفت سے بچا آمین ثم آمین

* دوسرا باب سنت کے بیان مین *

مرد مسلمان کو چاہئے کہ ایمان اللہ اور رسول پر لاکر یہہ ڈھونڈھے کہ اِس دین مین کون کون کام کرنا چاہئے جس سے اللہ اور رسول کی رضامندی حاصل ہوگی * اور یے باتین قرآن شریف سے اور پیغمبر خدا کی حدیثون سے بخوبی معلوم ہوتی ہین * خود اُن دونون کو پڑھے سمجھے یا کسی سے اُنکے معنے پوچھے اور یاد رکھے اور اُن پر اعتقاد لاوے اور عمل کرے * اور ہر کام مین پیروی اپنے نبی کی مقدم رکھے اور بد باتون سے اور بری رسمون سے جو پیچھے لوگون نے نفس کی خواہش اور شیطان کے ورغلانے سے نکالی ہین اگرچہ باپ دادا یا دوست آشنا یا پیر مرشد اُسے کرتے ہون دور رہے اور بھاگے * کیونکہ قیامت کے دن رسول ہی کی پیروی کی پرسش ہوگی

اور رسول کي گواهي اُس کے حق مین اِسي بات پرلی جائگی نه ذات
کام آویگي نه خاندان یے دنیا کے مین سب نام ونشان * عَن جابرٍ
رض قَالَ قالَ رَسُوْلُ الله صلي الله عليه وآله وسلم اَمَّا بعدُ فَاِنَّ
خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ الله وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ محمدٍ وَشَرَّ الاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا
وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ رواه مسلم * م * کہا جابر رض نے فرمایا
رسول خدا صلعم نے یعني خطبے مین حمد اور صلوة کے بعد * سب
باتون مین بہتر الله کي کتاب هی یعني قرآن شریف اور سب طریقو نمین
بہتر طریق محمد کا هی * اور سب کامو نمین برا کام نئي بات دین مین
نکالنا اور سب نئي بات گمراهی هی * ف * جاننا چاهیئے که جو چیز
پیغمبر خدا صلعم کے بعد پیدا هوئي بدعت هی * اِس مین جو کچهه
اُنکي سنتو نکے قاعدون کے موافق هی اور کلام الله وحدیث رسول
الله کےساتهه قیاس کے رو سے ملتي هی اُسکو بدعت حسنه کہتے مین *
اور جو اُن دونون صورتو نسے باهر هی بدعت هی اُسیکو ضلالت
کہتے هین * اِسمین خلفاے راشدین یعني حضرت ابو بکر صدیق
وحضرت عمر فاروق و حضرت عثمان ذي النورین و حضرت علي
مرتضی رضی الله تعالی عنهم کے وقت مین جو کام دین مین برها
اگرچه وه پیغمبر خدا کے وقت مین نتها لیکن حضرت کے فرمانے سے وه
بدعت حسنه نہین سنت مین داخل هی * که لازم پکرو تم اي لوگو

میري سنت کو اور میرے خلفا کي* عَنِ ابْنِ عباسٍ رض قَالَ قَالَ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اَبغضُ النَّاسِ الی اللہ ثَلٰثَۃٌ مُلحِدٌ فی الحَرَمِ وَمُبتغٍ فِی الاِسلَامِ سُنّۃَ الجَاھِلِیَّۃِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امرِءٍ مُسلِمٍ بِغَیرِ حَقٍّ لِیھرِیقَ دَمَہٗ رواہ بخاري* م* ترجمہ فرمایا رسول خدا صلعم نے مسلمانو نکے گروہ سے تین شخص بد ترین آدمیون سے میں اللہ کے نزدیک* پہلا وہ جسنے منہہ پھیرا حق سے باطل کیطرف یعنے گناہ کے کام کئے حرم کي زمین مین* جیسا قتل کرنا اور لڑائی کرني اور شکار کرنا وغیرہ* حضرت ابن عباس نے فرمایا ہی کہ جسطرح عبادت کے کام کا ثواب یہان دونا ہوتا ہی اِسیطرح گناہ کے کامونکا عذاب دوبا کیونکہ ادب کے مقام مین بے ادبي کرني بہت بري ہوتي ہی* دوسرا وہ جسنے اِسلام مین کفر کے رسمون کو جاري رکھا جیسا بین کرکے رونا منہہ پیٹنا گریبان پھاڑنا مردے کے لئے اور فال بدلینا جانوروںسے اور بہت باتین اِس قسم کي جو پیغمبر خدا اور اُنکے اصحاب کے وقت مین نہین ہوئین کرني* تیسرا وہ جو کسی مسلمان کا ناحق خون کرنے چاہے صرف مار ڈالنا اُسکا مطلب ہو دوسري کچھہ غرض نہو* اگرچہ مطلق خون کرنا بد ہی لیکن یہہ بد تر ہی* اب جاننا چاہئے کہ خون کرنے کے قصد کرنیوالیکا یہہ حال ہی پھر جو خون کرتا ہی اُسکا کیا حال ہوگا* عن ابی ہریرۃ

رض قال قال رسول الله صلعم كُلُّ اُمَّتِي يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبَىٰ قِيْلَ وَمَنْ اَبَىٰ قَالَ مَنْ اَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ اَبَىٰ رواه البخاري * م * کہا ابوہریرہ رض نے کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب اُمت میری بہشت میں داخل ہوگی مگر جسنے سرکشی کی * پوچھا لوگون نے وہ کون ہی جسنے سرکشی کی * فرمایا آپ نے جسنے فرمان برداری کی میری اور پیروی کی کتاب اور سنت کی داخل ہوگا جنت مین * اور جسنے نافرمانی کی میری اور بدعتون کو اختیار کیا اور تابع ہوا نفس کا اور جو رولن کون آشناد وستونکی خاطر سنت کو چھوڑا اور بدعت پر چلا * پس یہ شبہ وہی سرکش ہوا ہرگز وہ جنت مین داخل نہوگا * عن جابر قَالَ جَاءَتْ مَلَائِكَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صلي الله عليه و آله وسلم وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالُوْا اِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلًا فَاضْرِبُوْا لَهُ مَثَلًا قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوْا مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَىٰ دَارًا وَجَعَلَ فِيْهَا مَادُبَةً وَبَعَثَ دَاعِيًا فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَاَكَلَ مِنَ الْمَادُبَةِ وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنَ الْمَادُبَةِ فَقَالُوْا اَوِّلُوْهَا لَهُ يَفْقَهْهَا قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوْا الدَّارُ الْجَنَّةُ وَالدَّاعِي مُحَمَّدٌ فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ اَطَاعَ اللهَ وَمَنْ عَصَىٰ مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَى اللهَ وَمُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ

رواه البخاري * م * کہا جابر رض اللہ نے کہ آئے فرشتے پیغمبر صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور آپ سوتے تھے * کہا فرشتون نے آپسمین
تحقیق تمہارے صاحب کے لئے ایک کہاوت ہی * صاحب کہا
اسواسطے کہ پیغمبر علیہ السلام کو صحبت رہتی تھی اور رہی
اب تک فرشتون کے ساتھہ * پس بیان کرو اس کے واسطے کہاوت
تاکہ جانے اور اپنی اُمت کو خبر کرے * بعضون نے کہا کہ آنکھین
اُسکی سوتی مین اور دل جاگتا ہی * یہہ حال حضرت کا ہمیشہ
تھا کہ سوتے وقت دل اُنکا ہوشیار رہتا تھا * پھر کہا فرشتون نے
اس کہاوت کو کہ کہاوت اُنکی یعنے حال عجیب انکا ایک مرد کی مانند
ہی کہ جسنے ایک گھر بنایا اور مقرر کیا اُس مین کہانا کہلانا اور
بھیجا بلانیوالا لوگون کے کہانے کو * پھر جسنے مانی بلانے والے
کی بات وہ داخل ہوا گھر مین اور کہایا کہانا * اور جسنے نمانی
اُسکی بات نہ داخل ہوا گھر مین اور نکہایا کہانا * پھر کہا فرشتون نے
آپسمین کہ بیان کرو اُسے اُسکے لئے تاکہ اُسے وہ سمجہے * پھر کہا بعضون نے
کہ وہ سوتا ہی اور کہا بعضون نے آنکھین اُسکی سوتی ہین اور دل
ہوشیار * پھر شرح کی اُنہون نے اُسکی * مراد اُس گھر سے جو بنایا گیا
بہشت ہی اور بلانیوالا کہانے کے واسطے محمد صلعم * اور اُس کہانیکی
شرح نہ کی جو بہشت کی نعمتین ہین کیونکہ اُنکا ہونا بہشت مین

مشهور رهی * اور جسنے وہ گھر بنایا اُسکا بھی ذکر نکیا کیونکہ پہلے کہہ چکے تھے کہ ایک مرد نے گھر بنایا اب حق تعالی پر مرد کے لفظ کو جاری کرنا بے ادبی سمجھے * پس جسنے اطاعت کی محمد صلعم کی جو بھیجے اللہ کے ھین اُسنے اطاعت کی اللہ تعالی کی * اور جسنے حکم نمانا محمد صلعم کا پس تحقیق اُسنے حکم نمانا اللہ تعالی کا * اور محمد صلعم جُدا کرنیوالے ھین آدمیونکو یعنے مومن کو کافر سے اور فرمان بردار کو نافرمان سے * چنانچہ حضرت کے نامون سے ایک نام توریت انجیل میں فارق لیطا ھی یعنے فرق کرنیوالے حق اور باطل میں * ابن جوزا نے کتاب ابو الوفا فی الاخبار المصطفی میں ابن قتیبہ سے روایت کی ھی کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے حواریون سے کہا کہ مین جاتا ھون اور میرے پیچھے فارقلیط آتا ھی کہ روح حق ھی * وہ باتین نہین کرتا اپنی طرف سے اور کچھہ نہین کہتا مگر جو کچھہ کہا جاوے اُس سے * اور وہ گواھی دیگا میری سچائی پر اور خبر دیگا اُسکی جو کچھہ موجود کیا ھی اللہ تعالی نے تمھارے واسطے * اور دوسری جگہہ کہا یوحنّا نے جو حواریون مین سے تھے کہ مسیح علیہ السلام نے فرمایا کہ فارقلیطا نہ آویگا جب تک مین نجاونگا اور جب وہ آویگا خبر دیگا لوگون کو اُنکے گناہون کی اور کچھہ نکہیگا اپنی طرف سے اور سزا دیگا تمکو حق پر * اور بتاویگا تمکو

آنیے والي اورغیب کي باتین * اور ہر چیز کے بھید سے واقف ہوگا * اور بیان کریگا ہر چیز کو سچ سچ اور وہ گواہي دیگا میرے لئے جسطرح مین اُسکے لئے گواہي دیتا ہون * اور مین بتلاتا ہون تمکو کہ وہ تو نبي ہے اور وہ تفصیل اور شرح کے ساتھہ کھول کر ہر چیز کو بیان کریگا * عن عایشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم ستةٌ لعنتهم و لعنهم الله و کل نبي یُجاب الزاید في کتاب الله و المکذب بقدر الله و المتسلط بالجبروت لیعز من اذله الله و یذل من اعزه الله و المستحل لحرم الله و المستحل من عترتي ما حرم الله رواه البیهقي و رزین * م * روایت کي بي بي عایشه رض الله عنہا نے کہ فرمایا رسول علیه السلام نے کہ چھہ شخص ہین جن پر لعنت کي مین نے اور لعنت کی الله تعالی نے اور لعنت کي ہر ایک نبي نے جسکي دعا قبول ہوئي * پہلا اُنکا وہ ہی جسنے زیادہ کیا الله کي کتاب مین * یعنے اُسمین برہا یا کچھہ اپنے نفس کي خواہش کے موافق یا معنے لفظونکے اور ہي کچھہ کہے جسمین حق ناحق ہوجاوے * جیسا اگلے زمانے مین یہود اور نصاری نے کیا اور اِس امت مین لالچی جھوتہے دنیادار عالمون نے * جس کے سبب تمام امت مین فساد پڑا * دوسرا جھتھلانیوالا تقدیر کا کہ اُسکو نہین مانتا جیسے قدریہ * تیسرا وہ جسنے اپني بزرگي اور تعظیم چاہي لوگون پر اپنے زور اور

دولت سے اِسطرح که بڑائی دیتا هی اُسکو جسکو ناچیز کیا الله تعالی
نے اور ذلیل و بیعزت کرتا هی اُسکو جسکو عزت دیا الله نے * یعنے
امرا اور دولت مند اکثر فاسقون اور کافرون اور جاهلون سے
صحبت رکھتے هین اور اُنکو عزت دیتے هین اور عالمون اور ناصحون
اور صالحون سے دور بھاگتے هین اور ذلیل جانتے هین * حقیقت مین
ایسے لوگ الله و رسول سے مخالفت رکھتے هین * چوتھا وه جو حلال
رکھتا هی زمین حرم مین اُن چیزون کو جنھین الله نے حرام کین
جیسے شکار کھیلنا درخت کاتنا وغیره * اور یهه بھی معنے بعضون نے
لکھا هی که الله تعالی کے حرامون کو جو حلال جانتا هی * پانچوان
وه جسنے حلال کیا میري اولاد اور میري قوم اور میرے رشته دارون
کے حق مین اُس چیز کو جسے الله تعالی نے حرام کیا هی * جیسے ایذا
دیني اور اُنکي تعظیم نکرنی اور اُنکے حق سے اُنکو باز رکھنا اگرچه
کسي مومن کے حق مین یے باتین مناسب نهین مگر اُن لوگون کے
حق مین جایز رکھنا بسبب قرابت رسول الله کے زیاده برا هی *
اور بعضون نے اِسکے معنے یون لکھے هین که جو کوئي میري اولاد مین
هو اور قرابت دار رکھلا کر برے کام کرے عوام کي نسبت اُسکي
دوچند سزا هوگي * جسطرح الله تعالی نے قران شریف مین پیغمبر
خدا کي ازواج مطهره کے حق مین تنبیها فرمایا هی * پس کوئي

بزرگ زاده هوکر چاهئے که بڑے کام نکرے یا اُنکي رشته داري پر
هرگز مغرور نهوجاوے * جهتها وه جسنے میری چال چهوڑي اور
بُري چال اختیار کي * ف * اگر کوئي رسول الله کی چال کو سُبک
اور هلکا جانکر ترک کریگا کافر هوگا * اور جو چوک اور سستی سے نکریگا تو
گنهگار هوگا * مثلاً اِس زمانے مین دارّهی کا منڈانا اور پاجامه
نیچا کو ٹخنون سے نیچے لٹکانا اور بیوه عورت کا نکاح نکردینا یا
اُس کام پر متوجه نهونا اور بخوبي سعي نکرنی بلکه جوکوئی کرے
بیاه کردے اُسکو برا جاننا اور اُس پر هنسنا * اِنهین کامون پر اور
باتونکو جو لوگون مین رایج هوئین هین قیاس کیا چاهئے *
اِسیطرح جوکوئی بدعت کو اچها سمجهے اگر وه اِسطرح پر اچها
سمجهتا هی اور اُسکے کرنے پر همت رکهتا هی که بغیر اُسکے جس
هرعي نیک کام مین وه هی اُس کام کو عمل مین نهین لاتا اور درست
نهین جانتا * مثلاً ناچ کروانا یا سهره باندهنا یا منهدي لگانا مرد کو
شادي نکاح وغیره مین * یا ثواب پهنچانے مین مُردون کو جب تک
هندونکی طرح نئے باسنون مین نه پکاوے یا پهول پاني پان کها نیکے
ساتهه نرکهے اور خصوصاً شب برات کو روشني نکرے اور اُسپر کوئی
کهڑا هوکر کچهه نه پڑهے تب تک اپنے اعتقاد مین جانے که اُس
کهانے کا ثواب مُردونکو نهین پهنچتا یا نکاح وغیره درست نهین هوتا

البتہ ایسے شخص پر اندیشہ کفر کا ہی * اور اگر ایسا نہین سمجھتا تو گنہگار بے شبہہ ہوگا * ای بھائیو جب رسول اللہ کی سنت چھوڑنے سے یہہ حال ہوتا ہی تو واسے اُنکے حال پر جو مسلمان کہلا کر نماز اور روزے اور حج اور زکواۃ کو چھوڑے بیٹھے ہین کبھی ملکا جانکر کبھی غفلت اور سستی کا بہانا ٹھہرا کر عمل مین نہین لاتے اور دنیا کے کامون مین اور نفس کی خواہشون مین رات دن دوڑ دھوپ کرتے ہین اور اِس عمر عزیز کو گنواتے ہین * قبر مین اور حشر کے میدان مین اُنکا کیا حال ہوگا * عن ابن مسعود رض قَالَ قَالَ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مَا مِن نبیٍّ بَعَثَہُ اللہُ فِی اُمَّتِہ قَبْلِی اِلَّا کَانَ لَہ فِی اُمَّتِہ حَوَارِیُّونَ وَاَصْحَابٌ یَاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِہ وَیَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِہ ثُمَّ اِنَّھَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِھِمْ خُلُوْفٌ یَقُوْلُوْنَ مَالَا یَفْعَلُوْنَ وَیَفْعَلُوْنَ مَالَا یُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاھَدَھُمْ بِیَدِہ فَھُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاھَدَھُمْ بِلِسَانِہ فَھُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاھَدَھُمْ بِقَلْبِہ فَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَیْسَ وَرَاءَ ذٰلِکَ مِنَ الْاِیْمَانِ حَبَّۃُ خَرْدَلٍ رواہ مسلم * م * نقل کیا عبد اللہ ابن مسعود نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہر پیغمبر کے ساتھ مجھہ سے پہلے جیسے بھیجا اللہ تعالی نے اُسکی اُمّت مین تھے حواری اور اصحاب یعنے دوست مددگار کہ اختیار کرتے تھے اُسکے طریق کو اور چلتے تھے اُسکے حکم پر * پھر پیچھے اُنکے پیدا ہوتے ہین ناخلف

کہتے ہیں لوگونکو جو آپ نہین کرتے اور کرتے ہین وہ جسکا اُنہیں حکم نہیں * یعنے بعد اصحابون کے جو دین کے مددگار اور یار و فادار تھے بد کار جھوٹے دغاباز لوگ پیدا ہوتے ہین * پس جو مارے اُنہین اپنے ہاتھون سے وہ مومن ہی * اور جو باور کہے اُنہین سخت باتین کہہ کر وہ بھی مومن ہی * اور جو بد جانے اور نفرت کرے اُنسے دل سے وہ بھی مومن ہی کم درجے کا * اِسکے نیچے اور کوئی مرتبہ ایمان کا سرسون کے دانے برابر بھی نہین * عن انس رض قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَا بُنَیَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَ تُمْسِيَ وَلَیْسَ فِي قَلْبِکَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ یَا بُنَيَّ وَذَالِكَ مِنْ سُنَّتِي وَمَنْ اَحَبَّ سُنَّتِي فَقَدْ اَحَبَّنِي وَمَنْ اَحَبَّنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرمذي کہا انس نے فرمایا رسول اللہ صلعم نے اي میرے لڑکے اگر تو صبح اور شام کر سکتا ہی اِس حال مین کہ کسی کیطرف سے تیرے دلمین کینہ نہو تو ایسا کر * پھر فرمایا کہ اي میرے لڑکے ایسا کرنا میري سنت ہی اور میري خوشي کا کام ہی * اور جسنے دوست رکھا میري سنت کو تحقیق اُسنے دوست رکھا مجکو اور جسنے دوست رکھا مجکو وہ رہیگا میرے ساتھہ جنت مین * خلاصہ رسول کي پیروي سے آدمي کو اللہ تعالي بہشت مین یعنے اپني رضامندي کے گھر مین داخل کریگا اور جو اُس کے طریق پر نہین چلتے وے ہرگز اُس گھر کے جانیکے

لایق نہین * چنانچہ اللہ تعالی نے خود قرآن شریف مین تیسرے سپارہ کے سترہوین رکوع مین فرمایا ہی کہ مَنْ یَبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیناً فَلَن یُقبَلَ مِنْہُ ترجمہ جو کوئی اختیار کرے سوا اسلام کے اور دین وہ ہرگز اوس سے قبول نہوگا * غرض یہ دین یعنے جو کوئی اس آخر زمانے کے پیغمبر اور اس قرآن پر ایمان نہ لاویگا اگر ہزارون طرح کی نیکی کے کام کریگا کچھہ ثواب نہ پاویگا قیامت کے دن محروم و پشیمان ہوگا * مگر اوس کی نیکی کا بدلا اللہ تعالی اس جہان مین اوسکو دیگا * اولاد بڑھاویگا دولت دیگا دنیا کی خواہشونکو بر لاویگا * کیونکہ کسی کی محنت وہ برباد نہین کرتا کسیکو یہان دیتا ہی کسیکو وہان * کسیکو تہوڑا یہان اور بہت وہان * سو ہم مسلمان اسی کے امیدوار رہین کہ وہ وعدون کا سچّا ہم سے بہی سلوک کریگا *

عن العرباض رض قال صَلّي بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ذاتَ یومٍ ثُمّ اقبلَ علینا بوجہہٖ نوعظنا بلیغۃً ذرفتْ منہُ العیونُ وَوَجِلَتْ منہا القلوبُ فقالَ رجلٌ کانّ ہذہٖ موعظۃُ مودِّعٍ فاوصِنا فقالَ اوصیکم بتقوی اللہِ والسمعِ والطّاعۃِ وانْ کانَ عبدًا حبشیًا فانّہُ مَن یعِشْ منکم بعدي فسیری اختلافًا کثیرًا فعلیکم بسنتي وسنۃِ الخلفاءِ الراشدینَ المہدیینَ تمسّکوا بہا وعضّوا علیہا بالنّواجذِ وایّاکم ومحدثاتِ الامورِ فانّ کلَّ محدثۃٍ بدعۃٌ وکلَّ بدعۃٍ ضلالۃٌ رواہ احمد وابوداود والترمذي

و ابن ماجة * م * عرباض رض کہتے ہین کہ نماز پڑھی ایکدن رسول الله صلعم نے ہمارے ساتھہ پھر منہہ کرکے ہماري طرف نصیحت کی پکّي اثر بھري کہ بہہ نکلے اُنسے آنسو اور کانپ گئے اُنسے کلیجے * پوچھا ایک شخص نے یا رسول الله یہہ نصیحت جدا کرنیوالی معلوم ہوتي ہی سو وصیت کرو ہمکو * پس فرمایا آپ نے کہ وصیت کرتا ہون مین تمکو کہ ڈرتے رہو الله سے اور سنتے رہو اُسکے حکم * اور بجالایا کرو اگرچہ حکم کرے تمکو شرعي باتون کا غلام حبشي * کیونکہ یہہ ہونیوالا ہی کہ جو جیتا رہیگا میرے بعد وہ دیکھیگا بہت اختلاف * پس چاہئے کہ اُسوقت لازم کرو اپنے اوپر میري سنت کو اور میرے خلفاے راشدین کي جو ہدایت پاچکے ہین * چنگل مارو اُسپر اور دانتونسے پکڑو اُسکو اور الگ رہو نئے کامون سے کیونکہ سب نئے کام بدعت ہین * اور جو بدعت ہی وہ گمراهي ہی * ف * اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیروي خلفاے راشدین کی عین پیروی رسول الله کي ہی * اور جن کامون نے رواج پایا اُنکے ایام مین وہ حضرت هي کي سنت ہی اگرچہ اُنکے نام سے مشہور ہوئي * اور یہہ بھي معلوم ہوا کہ حضرت کو پہلے سے معلوم ہو چکا تھا کہ میرے خلیفون کي سنت پر لوگون کو شبہہ پڑیگا گفتگو کرینگے اور بہک جاوینگے * اِس لئے اول ہي سناد یا اور خبردار کردیا کہ ایسا مت کیجو اُنکي پیروي سے

منہہ موڑتیو* اب جو کوئي خلاف اُسکے کریگا یعنیے اُنکي سنتون کو
ترک کریگا یا اور اور کام اپنیخواہش سے زیادہ برّھا ویکا وہ نبي کی
پیروي اور حکم برداري سے محروم رہیگا *عن عبد اللہ بن مسعود
قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خَطًّا ثُمَّ قَالَ هٰذَا سَبِیْلُ
اللہِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ یَمِیْنِہٖ وَ شِمَالِہٖ وَقَالَ هٰذِہٖ سُبُلٌ عَلٰی کُلِّ سَبِیْلٍ
مِنْهَا شَیْطَانٌ یَدْعُوْا اِلَیْہِ وَقَرَأَ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْہُ وَلَا تَتَّبِعُوْا
السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمْ رواہ احمد والنسائي والدارمي *ابن مسعود رض
کہتے ہین کہ کہینچي رسول اللہ صلعم نے ایک سید ہي لکیر ہمارے
لیئے اور فرمایا کہ یہي اللہ کی راہ ہی * پہر کہینچین کئي لکیرین
دہنے بائین اُسکے اور فرمایا یے راہین ہین کہ ہر راہ پر اُسکے شیطان
بیٹہا ہی بلاتا ہی تمکو اپني طرف *اور پرّہي یہ آیت کہ اللہ تعالی نے
فرمایا ہی یہہ میري راہ سید ہي مضبوط ہی اُسپر چلو اور نچلو
دوسري راہون پر کہ دور پرّ جاؤ تم منزل مقصود سے* تفسیر مدارک
مین اِس آیہ کی تفسیر مین لکہا ہی کہ حضرت نے پہلے ایک سید ہی
لکیر کہینچي پہر اِدہر اُدہر اُسکے چہہ چہہ لکیرین اور کہینچین پہر
فرمایا کہ وہی سید ہي راہ حق تعالی کي ہی اور یے راہین شیطان
کي اِن راہون سے بچتے رہو* کہا صاحب مدارک نے کہ اُن بارہونکي
ہر ایک راہو نمین سے پہر چہہ راہین نکلین یے سب بہتّر ہوئین

اور مواقف مین لکھا هی که بڑے گروه اسلام کے آتهه مین * معتزله شیعه خوارج مرجیه نجاریه جبریه مشبه ناجیه * پهر معتزله مین بیس فرقے هوے اور شیعه مین بائیس اور خوارج مین بیس و مرجیه مین پانچ اور نجاریه مین تین اور جبریه اور مشبه مین تفریق نهین کیا یے بهتر هوے * اور ایک فرقه ناجیه وه فرقه سنت وجماعت کا هی * چنانچه رسول خدا نے خبر دي هی که میري اُمت مین تهتر فرقے هونگے بهتّر دوزخ مین گرینگے اور ایک جنت مین رهیگا * اب هر فرقے کے لوگونکو دعوا هی که وه فرقه جو جنتي هی هم هین اور ریهي مذهب حق هی * لیکن یهه دعوا بغیر دلیل ثابت نهین هوتا دلیل چاهئے سوا اهل سنت وجماعت کے ناجي هونے پر اور اس مذهب کے حق هونے پر یے دلیلین هین * اول یهه دین نقل کي رو سے ثابت هوا هی صرف عقل اسمین کفایت نهین کرتي * اور پیدرپی کي خبرون سے یون معلوم هوا اور پیغمبر خدا کي حدیثون سے یقین کو پهنچا که اگلے نیک لوگ اصحاب رسول الله کے اور بعد اُنکے جو اچهے هوے اسي اعتقاد پر تهے * پهر جو جو اختلاف دین مین پیدا هوا سو اُن پهلون کے پیچهے هوا که لوگون نے اپنی خواهشین اسمین ملائین اور دنیا کي طمع سے ایک کے برخلاف دوسرا چلا * جسکے سبب سے آپس مین محبت کم هوئي دشمني بڑهي * پهلے اگلونکے مخالف هوئے

ٹھرا کہنے لگے * محدّث ہین جنہون نے بڑی بڑی محنتون سے رسول خدا کی حدیثون کو تحقیق کر کے جمع کیا جنہیں صحاح ستّہ مشہور ہی اور اِسلام کے حکمون کی جڑ وہی ہی * اور چارون مذہب کے امام جنکا طریق تمام ملکو نمین روم شام بلخ بخارا ہندوستان عربستان مین پھیلا ہوا ہی اِسیطریق پر تھے * اور اشاعرہ اور ماتریدیہ جو آئمۂ اصول ہین اُنہون نے بھی اگلے بزرگون کے طریق کو ثابت کیا * بلکہ عقلی دلیلون سے رسول اللہ اور اُنکے اصحابو نکی سنتونکو اور اگلے اچھون کی جماعت کی اعتقادی باتونکو قایم اور مستحکم کیا * اِسی واسطے اُنکا نام اہل سنت رسول اور جماعت مشہور ہوا * کہ یے لوگ رسول اللہ کی اور اُنکے اصحابون کی سنتون پر ٹھیک ٹھیک چلتے ہین * اور بعد اُنکے جو امام پیشوا ہوے سبکو اچّھا جانتے ہین اور اُنکو مانتے ہین اُنکی راہ اختیار کرتے ہین * دوسری یہہ کہ جتنے اولیا اہل اللہ صاحب شریعت اور طریقت گذرے جنمین نفسانیت نتھی ہمیشہ اپنے خاوند کی تابعداری مین رہتے کبھی سے کچھہ کام نکرتے لاکھون ہزارون آدمی اُنسے فیض یاب ہوے اللہ کے میل سے راستے کو پہنچے مقرّب درگاہ الہی ہوے * اُن سب کا یہی طریق اور مذہب تھا * چنانچہ اُنکی کتابون سے ظاہر ہی * تیسری یہہ مکّہ اور مدینہ جو اللہ اور رسول کا گھر کہلاتا ہی اور اہل بیت نبوی اور اصحاب مصطفوی

وہین رہے ہیں اُنکا مذہب اور اُسوقت سے آج تک جو جو وہان رہتے آئے وے سب یہی مذہب رکھتے ہین* اللہ تعالیٰ اُنکے مذہب کا نگہبان اور مددگار ہی کہ بگڑنے نہین دیتا* چوتھی جتنے حافظ کلام اللہ کے کہ وہ نور ازلی ہی اللہ تعالیٰ کا ہوتے ہین اِسی مذہب مین ہوتے ہین کیونکہ یہہ چیز پاک اور مقدّس ہی وہ ناپاک خباثت اور بغض بھرے دلمین کیونکر سما سکتا ہی* خصوصاً جنکا دل رسول کے اصحاب باوقار اور یار وفادار اور ازواج مطہّرات اور بنات مقدّسات اور ذرّیّات مبارکات کے بغض سے بھرا ہو* پس اگر کوئی تعصب کو چھوڑ کر قران شریف اور پیغمبر خدا کی حدیثون اور پیشوا وُنکی کتابون کو جو تمام جہان مین مشہور ہورہی ہین جمع کرکے دیکھے اور اللہ ورسول کے گھر کے طریق کو خیال کر دیوے اور اِنصاف کرے تو خوب کُھل جاوے کہ سوا اِس مذہب حقہ کے جتنے مذہب ہین اِسکے برخلاف ہین* سوای بھائیو اگر چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ اور رسول خدا صلعم کے پاس سُرخرو ہو اور مسلمان ہونیکا فایدہ اُٹھاؤ تو اپنا اعتقاد اہل سنت وجماعت کے طریق کے موافق درست کرو* اور جن جن باتونکا پہلے ایمان کے باب مین ذکر آیا ہی اُن باتون پر ایمان لاؤ اور بُری چالون اور بد خصلتون کو چھوڑو اور بدعتون سے

ڈیوزور ہوے حسد و بغض سے بچو * کیونکہ جب تک اعتقاد ٹھیک نہوگا کوئی نیکی اور عبادت کے کام تمہارے ہرگز مقبول نہونگے

عن علیّ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله وسلم لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ بَعَثَنِي بِالْحَقِّ وَیُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَیُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ رواه الترمذي وابن ماجة * م * روایت ہی علي مرتضی علیه السلام سے

کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے مومن نہیں ہوتا ہی کوئی بندہ جبتک ایمان نلاوے چار چیزون پراول اُسکا یہہ کہ ایمان لاوے اللہ کی وحدانیت پر یعنے کسی کو اُسکا شریک نجانے اور ایمان لاوے کہ مین رسول ہون اللہ کا بھیجا تمام خلقت کی طرف راستی سے دوسرا یہہ کہ ایمان لاوے کہ موت حق ہی یعنے سب چیز کیا چھوٹی کیا بڑی سب فنا ہوگی یا یہہ معنے کہ اعتقاد کرے کہ موت اللہ تعالی کے حکم سے ہی نہ طبیعت کے بگڑنے اور اُسمین فساد پڑجانے سے تیسرا یہہ کہ مرنے کے بعد پھر جینا حق ہی چوتھا یہہ کہ تقدیر اللہ تعالی کی حق ہی یعنے ابتدا سے انتہا تک ہرقسم کا جو جو کام ہونیوالا ہی تمام موجودات مین اللہ تعالی نے مقرر کر رکھا ہی ۔

* ف * اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ صرف اللہ تعالی پر ایمان لانے سے کوئی مومن مسلمان نہین ہوتا جبتک رسول پر ایمان

نلا وسے * اور یہہ بھی سمجھا گیا کہ یہہ کہنا نادان لوگونکا کہ آدمی
بھی مثل درخت اور گھاس کے پیدا ہو کر مت جاتا ہی محض غلط
ہی * بدون مرضی خاوند کے کوئی چیز نیست ونا بود نہین ہوتی * کیونکہ
سب اُس کے حکم سے بنے ہین پھر اُسی کے حکم سے نکر بنگے * بی بی عایشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ پڑھا رسول اللہ صلعم نے
اِس آیت کو هُوَ الَّذِي اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ اٰيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ
اُمُّ الْكِتَابِ وَاُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِي قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا
تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَاْوِيْلِهٖ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ وَالرَّاسِخُوْنَ
فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ
قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلي اللہ عليه و آله وسلم فَاِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ
يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّاهُمُ اللّٰهُ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِي قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ
فَاحْذَرُوْهُمْ متفق عليه * م * بی بی عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
کہتی ہین * پڑھا رسول خدا صلعم نے اِس آیت کو جسکے معنے یہہ * اللہ
وہ ہی جسنے اُتاری تجھہ پر کتاب اُسمین بعضی آیتین پکی ہین سو
جڑ ہین کتاب کی اور دوسری ہین کئی طرف ملتی سو جنکے دل پھرے
ہوئے ہین وسے اُنکی ڈھب والیون سے لگتے ہین تلاش کرنے گمراہی
اور تلاش کرتے ہین اُنکی کل بٹھانی اور اُنکی کل کوئی نہین جانتا
سواے اللہ کے * اور جو مضبوط علم والے ہین وسے کہتے ہین ہم اُس پر

یقین لائے سب کچھہ ہمارے رب کیطرف سے ہی اور سمجھتا ہے وہی سمجھتے مین جنکو عقل ہی * پھر کہا بي بي عایشہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جب دیکھو تم ایسون کو جو پیروي کرتے ہین اُس چیز کي جو کتاب مے ملتي ہی * یعنے ہی وہ قرآن مے مگر معنے اُسکے ایک طرح کے نہیں جنکا ذکر کیا ہی اللہ تعالی نے اپني کتاب مین فاما الذین فی قلوبہم زیغ * پس الگ ہوجیاو اُنسے اور پرہیز کرو اُنکي صحبت سے * ف * اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ نے جسطرح اور باتین آزمایش کي مقرر کي ہین اِسیطرح قرآن شریف مین بھي بعضے کلام ایسے کہے ہین کہ جنکے معنے بتہانے مین عقل کي اور دلکي راستي اور کجي ظاہر ہووے * ایمان دار عاقل اور اور آیتونکے ساتھہ جو ایمان اور اعتقاد کي جڑ ہین ملا کر ویسے ہی معنے اُنکے لیتے ہین * اور جو گمراہ ہین وے اپني گمراہي کي دلیل ٹھہراتے ہین * چنانچہ تفسیر مین لکھا ہی کہ اِس آیت مین اللہ تعالی کو منظور ہی کہ نصارا کو ہوشیار کرے کہ وے حضرت مریم کو خدا کي عورت کہتے اور حضرت عیسي علیہ السلام کو خدا کا بیٹا * اور وسیہ بہکے تھے اِس پر کہ اللہ کی مہربانی کے الفاظ اُنکے حق مین سُنتے تھے جسمین اُنکي دانست مین اُنکے ہونے کي خدا سے زیادہ مرتبہ پایا جاتا ہی * اور اب بھي کتاب والے عوام مسلمانون کو بہکانے

۸۸

کیے واسطے ایسی باتین اپنے مذہب کی قرآن سے چُن چُن کر اُسکے معنے
خلاف حق کے بیان کرتے ہین * جسمین کم عقل بہکین اور اسلام کی
راہ سے دور جا پڑین * مگر جنہین اللہ تعالیٰ نے عقل اور ایمان کی
آنکھہ دی ہی وہ ہرگز نہ بہکیگا اور کسی کا بہکانا کام نآویگا اور
اِس دھوکہے کے جال مین نہ پہنسیگا * مسلمانان بہا ئیو یہہ وقت بہت سخت
آیا ہی ایمان دارون پر تکلیف اور مصیبت ہے ایمانونکو آرام
اور فراغت * نفس کی خواہشون کا دروازہ کھلا شیطان مردود نے
قابو پایا * بہائیون مین محبت نرمی یارون کی دوستی گئی * دوست
دشمن ہوے دشمن ہنسنے لگے * اللہ کا ڈر دل سے گیا حاکم شرع کا خوف
نرہا * اِس وقت مین مسلمان رہنا اور اعتقاد اپنا ٹھیک رکھنا اور
نیک طریق پر چلنا بہت مشکل ہی * اِسی کی خبر ہمارے پیغمبر
مخبر صادق نے پہلے ہی سے دی ہی * عن ابی ہریرۃ رض قَالَ قَالَ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ
کَذَّابُوْنَ یَاتُوْنَکُم مِنَ الْاَحَادِیْثِ بِمَالَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاءُکُمْ فَاِیَّاکُمْ
وَاِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ رواہ مسلم * م * ترجمہ فرمایا رسول
خدا صلعم نے کہ آخر زمانے مین جہوتہے مکّار لوگ پیدا ہونگے *
سُناوینگے تمکو ایسی باتین جو تمہارے باپ دادا نے نہین سُنین *
سو دور رہو اُن سے اور دور رکھو اُنکو تا گمراہ نکرین تمکو اور

بلا مین نه پھنسا وین * ف * یہه خبر عام ھی ایسے لوگ مسلمان کے
پردے مین ھون خواہ دوسرے * سوا ھوقت مین دونو نکی کثرت
ھی * اللہ ھي فضل کرے اور پناہ دے تو دیندار کا دین قایم رھے *
اب یہان اگر تھوڑي بہت دینداري ھی تو غریبون مین ھی که
اُنھون نے دین کی باتین سُنکر اگلے رسوم کفر کے ترک کیئے شرع کی
راہ پر آئے * دولت و حشمت پر دنیا کی طمع کم رکھتے ھین اللہ
ورسول وقیامت کے عذاب سے ڈرتے ھین * اب وہ سچّی حدیث
پیغمبر خدا کي اپنے ٹھکانے لگی جوفرمایا تھا آپ نے * بَدَأَ الْاِسْلَامُ
غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ کَمَا بَدَأَ فَطُوْبیٰ لِلْغُرَبَاءِ رواہ مسلم * م * یعنے پہلے
دین اسلام تنہا غریب و بیکس تھا پھربھي ایسا ھی ھوگا جیسا آگے
تھا * پس خوبي اورخوشی غریبون کے نصیب مین ھی * ف * سو
جنھون نے ایسے وقت مین دنیا کي دولت حشمت پرخیال نکیا اچّھے
کھانے اچّھے پہننے پر دل ندوڑایا مفلسي لاچاري مین رھے اورقران
حدیث کے احکام پر چلے * وھي اللہ کے خاصے بندے ٹھہرے رسول اللہ
کے محبوب ھوے * اوراس حدیث کے مصداق بنے * قَالَ رسولُ اللہِ
صلی اللہ علیه و آله وسلم مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِي فَلَهٗ اَجْرُمِاَیَةِ
شَهِیْدٍ رواہ البیهقي * م * یعنے جو کوئي مضبوط پکڑے اورعمل
بکرے میري سنت پر جسوقت مین که فساد اورخرابي پڑے میري

اُمت مین * یعنے تمام خلق مین اختلاف پڑ جاوےگے هر کوئی ایک
ملہب اختیار کریگے کفر اور بدعت کي باتین ظاهر هونے لگین
جهوتے مکّار اپنے اپنے دوکانین لگاوین * کوئی مسلمانیکے پردےمیں
مین جاهلونکو بهکاکر عزت اور دولت حاصل کریگے کوئي اِس سچے
دین مین عیب لگاکر ناد انونکو گمراہ بناوےگے * ایسا شخص سنت
پرچلنیوالا ثواب پاویگا سو شہیدون کا جنہون نے الله تعالی کي
خوشی چاہکر اِس دین مین اپنے مال اور جان کو تصدق کیا * مرتے
دم اِس سبیل سے راستےکو نچھوڑا * عَنِ الْمِقْدَامِ بن مَعْدِ یکَرِبَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله علیه وآله وسلم اَلَا اِنّي اُوْتِيْتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَهٗ
مَعَهٗ اَلَا یُوْشِکُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلٰی اَرِیْکَتِهٖ یَقُوْلُ عَلَیْکُمْ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ فَمَا
وَجَدْتُمْ فِیْهِ مِنْ حَلَالٍ فَاَحِلُّوْهُ وَمَا وَجَدْتُمْ فِیْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ وَاِنَّمَا
حَرَّمَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم کَمَا حَرَّمَ اللهُ * رواه ابن
ماجة * م * کہا مقدام رض نے فرمایا رسول صلعم نے لوگو جانو دیا
گیا هی مجہے قران اور اُسکي مانند اُسکے ساتهہ کہ حدیثین هین *
یعنے جسطرح قران الله کي طرف سے وحي هوتا هی اِسیطرح حدیث
بهي وحي هوتي هی * وہ جلي هی یہہ خفی متلو و غیر متلو * خبردار
رهو قریب هی کہ ایک شخص آسودہ پیت بهرا اپنے تخت پر بیتها
هوا کہتا هی * اختیار کرو اپنے واسطے اِس قران کو * پس جو چیز پاؤ تم

اُسمین حلال اُسکو حلال جانو اور جو کچھہ اُسمین پاؤ تم حرام اُسکو حرام جانو* تحقیق جو چیز که اُسکو حرام کیا رسول الله صلعم نے ویسي هی هی جیسا حرام کیا اُسکو الله نے * ف * اِس حدیث سے معلوم هوا که جس بات کو منع کیا رسول نے یا جس چیز کو حرام کیا رسول نے مومن کو چاهئے که الله تعالی کے منع اور حرام کے برابر اُسکو جانے اور اپنے تئین اُس سے بچاوے * ایسے حکم رسول کے گویا حکم الله کے هین * عَنْ اَبِي هريرة كَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَؤُنَ التَّوْرَاةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُوْنَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رسولُ الله صلي الله عليه وآله وسلم لَا تُصَدِّقُوْا اَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰى مُوْسٰى وَعِيْسٰى رواه البخاري

* م * ابو هریره نقل کرتے هین که یهود پڑهتے تهے تورات کو زبان عبرانی مین که اُنکی وهي زبان تهي اور بیان کرتے تهے اُسکو عربي مین مسلمانون کے واسطے * پس فرمایا رسول خدا صلعم نے نه سچا جانو تم کتاب والون کو اور نه جهتهلاؤ اُنکو * یهي کهو که هم ایمان لاتے هین الله پر اور جو اُتارا گیا هم پر اور جو اُتارا گیا موسی اور عیسی پر * یعنے هر بات اُنکي سچ نجانو شاید اُسمین کچهه ملا یا هو اور کم وبیش کیا هو * اور سب باتین اُنکی جهوتهه نجانو کیونکه شاید وه بات حق هو که اصل مین توریت حق اور سچ هی * اور اسي پر

انجیل کو قیاس کیا چاہئے اِسواسطے کہ اُنھون نے اُن دونون کتابون مین بعضے مقام مین اُلٹ پُلٹ کیا ہی اور جا بجا بنایا ہی * اب جو وے کہتے ہین اُسمین جھوٹھہ اور سچ ملاجُلا ہی * مخلصی اِسی مین ہی کہ اُنکی باتون پر نجاؔ و مجملاً ایمان اور پرکی باتون پر لاؤ * اب توریت اور انجیل مین یہود اور نصارا نے حذف اور تحریف اور تغئیر اور تبدیل کے بعد جو باقی چھوڑا ہی اور اُس سے ہمارے پیغمبر صلعم کی نبوت ثابت ہوتی ہی یہان اُن آیاتونکا ذکر کیا جاتا ہی کہ جو گمراہ ہین وے راہ پر آوین اور جو مسلمان ہین وے ایمان کی روسے زیادہ قوت پاوین * توریت مین استثنا کے تینتیسوین باب کے درمیان ہی کہ تجلی کی اللہ تعالی نے کوہ سینا پر اور روشن ہوا ساعیر سے اور ظاہر ہوا فاران سے * سینا ایک پہاڑ کا نام ہی کہ اُسکو طور سینا اور طور سینین کہتے ہین تجلی کی اللہ تعالی نے اُس پر اور کلام کیا حضرت موسی علیہ السلام سے اور بھیجا اُن پر توریت * اور ساعیر ایک پہاڑ ہی کہ وحی بھیجی اُسمین حضرت عیسی علیہ السلام پر اور ظاہر ہوئی اُسمین اُنکی نبوت اور نازل ہوئی اُسمین اُنپر انجیل * اور فاران عبرانی لفظ ہی اور بنی ہاشم کے پہاڑونکا نام ہی مکے مین کہ اُنمین سے ایک مین حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم عبادت کرتے تھے اور اُس مین اُنکو وحی آئی * وے تین پہاڑ

هین * ایک بو قبیس که مکه اُسکے نیچے آباد هی اورمقابل اُسکے قعقعان هی بطن وادي تلک * اور پورب طرف اُسکے متصل قعقعان کے شعب بني هاشم هی جسمین حضرت پیدا هوے * ابن قتیبه نے جو اِ من اُمت کے علما سے هی اُسنے اگلي کتابین پڑهین اورترجمه کیا اعلام النبوة مین لکها هی * که اِ سمقام مین کچهه شبهه نهین اورخوب ظاهر هی اُسپر جو کوئي غور اور تامل کرے * کیونکه جیسا ثابت هوا هی تجلي کرنا خدا تعالی کا سینا سے سو وه یهي هی که اُتارا توریت کو حضرت موسی پر * اورثابت هوا روشن هونا ساعیر سے وه اُتارنا انجیل کا حضرت عیسی پر اوروے علیه السلام رهتے تهے ساعیر مین ارض خلیل کے درمیان ایک گانون مین جسکو ناصره کهتے هین اِسي سبب اُنکے تابعون کا نام رکها گیا نصارا * اِ سیطرح پرظاهر هونا الله تعالی کا فاران سے یعني نازل کرنا قرآن کا محمد صلواة الله علیه وآله وسلم پرثابت هوا * اور وه پهاڑ مکے کا هی * اگر کوئي کهے که فاران مکے کے سوا اورکوئي جگهه هی تو یهه اُسکا افترا هی * هم کهتے هین کیا توریت مین نهین آیا هی که ابراهیم علیه السلام نے بسایا هاجره اور اسمعیل علیه السلام کو فاران مین چنانچه پیدایش کے اکیسوین باب مین هی * پهر هم کهتے هین که تم بتلاؤ هم کو که وه دوسري کون جگهه هی جهان سے الله تعالی ظاهر هوا اور

نام اُسکا فاران هی * اور بعد حضرت مسیح کے الله تعالی نے کس پیغمبر پر کتاب نازل کی * اور بتلاؤ هم کو ایسا دین که ظاهر هوا اور روشن هوا اور پهیلا جسطرح سے دین اسلام ظاهر هوا اور پهیلا * کوئی دین اسطرح مشرق سے مغرب تک پهنچا هی جسطرح یهه دین پهنچا * اور توریت مین استثنا کے اٹهارهوین باب کی پندرهوین آیت مین لکها هی * فرمایا حضرت موسی نے یهواه تیرا خدا تیرے لئے تیرے هی درمیان سے تیرے بهائیون مین سے میری مانند ایک پیغمبر قایم کریگا تم اُسکی طرف کان دهریو * پهر سترهوین اور اٹهارهوین آیت مین اُسی باب کی * اور یهواه نے مجهے کها که اُنهون نے جو کچهه کها اچها کها مین اُنکے لئے اُنکے بهائیونمین سے تجهه سا ایک نبی قایم کرونگا اور اپنا کلام اُسکے منهه مین ڈالونگا اور جو کچهه مین اُسے فرماؤنگا وه اُن سے کهیگا * اور جو کوئی اُسکی اطاعت نکرے سزا دونگا مین اُسکو * اِس کلام مین پوری دلیل هی همارے پیغمبر محمد مصطفی صلعم کی نبوت پر * کیونکه موسی ع م اور قوم اُنکی که بنی اسرائیل هین بیٹے اسحق ع م کے هین اور بهائی اُنکے بیٹے اسمعیل ع م کے * اور یهه نبی جسکا وعده الله تعالی نے فرمایا اسحق کے بیٹون بنی اسرائیل سے هو تو وه اُنهین مین سے هوا نه اُن کے بهائیون سے * اور اگر وے یهه کهین که بنی اسرائیل بهائی هین

بني اسرائيل کے پس بہا ئي کہنا اُنکو د رحمت ہی * تو اُس تقل یر میں
ہم کہتے ہین کہ تو تم نے جُھٹلا یا توریت کو کیونکہ توریت مین
مذکور ہی کہ قا یم نہوا بني اسرائیل مین کوئی پیغمبر موسیٰ کي
مانند * اور دوسري جگہہ توریت مین آیا ہی کہ کھڑا نہوگا بني
اسرائیل مین ہرگز مثل موسی کے * پس یہہ دعوا بعضے یہود کا
بہي باطل ہوا جو کہتے ہین کہ اُس نبي موعود سے مُراد یوشع
بن نون ع م تہے کیونکہ یوشع حضرت موسیٰ کے کفو اور اُنکي
مانند نتہے بلکہ اُنکے خادم تہے اُنکي زندگي مین * اور بعد اُنکي موت
کے اُنکي دعوت کے مددگار ہوے * پس متعین ہوا کہ مُراد اُس نبي
موعود سے محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم ہین کہ کفو اور مثل موسیٰ کے
تہے * یعنے دعوت کے نصب کرنے مین اور حدّون کے با ندہنے مین
اور معجزون کے ظاہر کرنے مین اور شرایع اور احکام کے جاري
کرنے مین اور اگلي شرع کے نسخ کرنے مین اور گمراہونکو سزا دینے
مین کوئي ایسا نہوا * سوا ے اِن باتونکے اتنے معجزے اور دلیلین
اُنکے نبي اخرالزمان ہونے پر ہین کہ کسي طرح کا شبہہ اور شک
اِسمین نہین جو کوئي اُنکي خوخصلت اور عادت شریف اور اخلاق
نیک اور معجزات تو یہ سے واقف ہوگا ہرگز اُسکے دلمین کچھہ بہي
شبہہ نرہیگا * اور اگر کہئے کہ حضرت عیسیٰ ہین تو بہي نہین ہوسکتا

کیونکہ نصارا اُنکو خدا کا بیٹا یا خدا کہتے ہیں * اور حضرت موسیٰ اور جو اُنکی مانند ہوگا وہ بندہ اور عبد ہوگا * اور جو کہا کہ منکر اُس نبی کے احکام کا سزا پاویگا * سو حضرت عیسیٰ کے احکام کے منکر کو سزا نہیں ہوئی بلکہ ہمارے پیغمبر نے حضرت موسیٰ کیطرح منکروں اور اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو سزا دی * سوا اسکے اگر اپنی دعوت کے مقدمے میں جھوٹے ہوتے تو ہرگز یہود اور نصارا سے یہہ نہ کہتے کہ تم توریت اور انجیل لاؤ اور دیکھو کہ کیونکر ہماری خبر اور صفت اُسمیں نہیں لکھی ہے * مگر اُنہوں نے ہرگز اسبات پر ہمت نہ پائی اور مقابلہ نکیا * علاوہ بموجب مضمون بیسویں اور اکیسویں آیت اُسی اٹھارھویں باب کے بیشک قتل کیئے جاتے اور اُنکی پیش گوئی کبھی سچی نہوتی اور اُنکا دین ہرگز قایم اور دایم نرہتا * اور وہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنا کلام اُسکے منہہ میں ڈالونگا اُس سے ظاہر ہوا کہ مقصود اِس بیان سے ذات پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی * کیونکہ معنے اُسکے یہہ ہیں کہ وحی کروُنگا اُسکیطرف اپنے کلام سے * اُس سے وہ باتیں کریگا جسطرح سُنیگا اور صحف اور الواح اُسکی طرف نہیں اُتارونگا * اِس لیئے کہ وہ اُمی ہی یعنے ان پڑھا کتاب نہیں پڑھہ سکتا * یوحنا کی انجیل میں چودھویں باب کی سولھویں آیت میں ہی کہ حضرت عیسیٰ ع م نے یوں فرمایا کہ میں اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمہیں

دوسرا وکیل دیگا کہ ابد تک تمہارے ساتھہ رہے * پھر چھبیسوین
آیت مین اُسی باب کی ہی * لیکن وہ وکیل روح قدس جسے باپ میرے
نام سے بھیجیگا وہ تمہین سب چیزین سکھاویگا اور سب چیزین
جو کچھہ کہ مین نے تمہین کہا ہی تمہین یاد دلائیگا * پھر اُسی
باب کی تیسوین آیت مین ہی * بعد اُسکے مین تم سے بہت کلام
نکرونگا اِس لیئے کہ اِس جہان کا سردار آتا ہی اور اُسکی مجھہ مین
کوئی چیز نہین * اور سولھوین باب کی ساتوین آیت سے چودھوین
آیت تک یون ہی کہ حضرت مسیح فرماتے ہین * لیکن مین تمہین
حق کہتا ہون کہ تمہارے لیئے میرا جانا ہی سودمند ہی کیونکہ
اگر مین نجاؤن وکیل تم پاس نہ آویگا پر اگر مین جاؤن مین اُسے
تم پاس بھیجدونگا اور وہ جب آوے تو جہان کو گناہ سے اور راستی
سے اور حکم سے ملزم کریگا * گناہ سے اِس لیئے کہ وے مجھہ پر ایمان
نلائے * راستی سے اِس لیئے کہ مین اپنے باپ پاس جاتا ہون اور
تم مجھے پھر نہ دیکھوگے * حکم سے اِس لیئے کہ اِس جہان کے
سردار پر حکم کیا گیا ہی * ہنوز بہت سی باتین مین کہ مین
تمہین کہون پر اب تم اُنکی برداشت نہین کرسکتے * لیکن جب
وہ روح صدق آوے وہ تمہین ساری سچائی کی راہ بتاویگا
اِس لیئے کہ وہ اپنی نہ کہیگا لیکن جو وہ سنیگا سو کہیگا * اور تمہین

آیندہ کي خبرین دیگا * وہ میري ستایش کریگا اِس لئیے کہ وہ میري
چیزون سے پائیگا اور تمھین دکھائیگا * اور پندرھوین باب کی
چھبیسوین آیت مین ہی * پر جب کہ وہ وکیل جیسے مین تمھارے
لئیے باپ کي طرف سے بھیجونگا یعنے روح صدق جو باپ سے نکلتا ہی
آوے تو وہ میرے لئیے گواہي دیگا اور تم بھي گواہی دوگے
کیونکہ تم ابتدا سے میرے ساتھہ ہو * اي بھائیو اچھي راہ کے
ڈھونڈھنے والو ذرا غور کرکے انصاف سے اوپرکی عبارتون پر جنمین
حضرت موسی اور حضرت مسیح ع م نے آخري زمانے کے پیغمبر کے آنے کي
خوشخبري دي ہی نظر کرو خوب سوچو حسد بغض کو دل سے نکال
کر اپني عاقبت کي راہ کو درست کرو سنوارو * ایسا نہو کہ حشر کے
میدان مین اُس احکم الحاکمین کے اور اُنکے رسولون کے روبرو
تمھارے مکر اور حسد کي باتین کھل جاوین پھر وہان رسوائي
اور پشیماني اُٹھاؤ * بھلا دیکھو تو اِسسے اور کیا زیادہ کوئي کہیگا گواہي
دیگا * جہان فرمایا ہی حضرت مسیح نے کہ مین اپنے باپ سے درخواست
کرونگا اور وہ تمھین دوسرا وکیل دیگا جو ابد تک تمھارے ساتھہ
رہے * اِس عبارت سے صاف معلوم ہوا کہ پہلے وکیل حضرت مسیح
ع م تھے دوسرا وکیل وہ جو اب آویگا پس دونون کی شان برابر
ہوا چاہئیے کیونکہ دوسرا نہین ہوتا ہے پر پہلے کے * پس جو لوگ اِس وکیل

رہتے حضرت جبریل ع م مُراد رکھتے ہیں وے محض غلطی پر ہیں *
اِس لئے کہ حضرت جبریل تو ہمیشہ حضرت مسیح کے ساتھہ رہتے
تہے * اور اِس عبارت سے معلوم ہوا کہ وہ وکیل آگے کبھی نہیں آیا
اب آویگا اور ہمیشہ ساتھہ رہیگا * یعنے اُسکا دین اور اُسکا حکم ہمیشہ
جاری رہیگا دوسرے دین کے احکام منسوخ ہونگے * سو ایسی صفتیں
سوا ہمارے پیغمبر کے کس میں ہیں اور وہ کون ایسا وکیل
آیا کہ جسمیں یہ اوصاف پائے جاتے ہیں * اور فرمایا کہ جہان کا
سردار آتا ہی کہ اُسکی مجھہ میں کوئی چیز نہیں * اِس عبارت سے
بھی صاف ثابت ہوا کہ وہ ایسا ایک شخص آنیوالا ہی کہ جہان
کی سرداری اور حکومت کریگا اور اُسمیں ایسے وصف میں جو
حضرت مسیح میں نہیں * سو ایسا شخص سواے ہمارے پیغمبر کے
کون ہی کیونکہ حضرت جبریل یا اور کوئی جیسے روح صدق کہئے
جہان کا سردار اور حکومت کرنیوالا نہیں ہوسکتا * یہہ تو پیغمبر ہی کی
شان ہی * اور بعد حضرت مسیح کے کوئی سواے ہمارے پیغمبر کے
پیغمبر نہیں ہوا * اور فرمایا کہ اگر میں نجاؤں وہ وکیل تم پاس
نآویگا اور وہ جب آویگا تو جہانکو گناہ سے اور راستی سے اور حکم
سے ملزم کریگا * اِس عبارت سے معلوم ہوا کہ وہ شخص ایسا ہی
کہ لوگونکو گناہ کے کاموں پر ملزم کریگا یعنے جن لوگوں نے

اللہ کي مرضي پر کام نکئیے یا بُت پرستي کي یا حضرت عیسی کونبي نجانا اُنھین سزا دیگا * اور راستی سے مُلزم کریگا * یعنے ایسي سچي باتین کھیگا اور سچے معجزے دکھلا ویگا کہ منکر لوگ بے شبھہ پشیمان اور ملزم ھونگے اُسمین ایک بات یہہ بھي ھے * کہ مخالف کہینگے کہ حضرت مسیح جھوتھے تھے اور قتل ھوئے اور وہ اُنکو جھوتھا بنا ویگا * حضرت مسیح کي پیغمبري پر اور اُنکي سچائي اور اُنکي زندگي پر گواھي دیگا * اور ملزم کریگا منکرون کو حکم پر کیونکہ وہ مردا رھي حکومت رکھتا ھي اگر کوئي اُسکي نافرماني کریگا سزا کو پھنچیگا * سوا یسی تعریفین کسکي ھین سواے ھمارے پیغمبر کے * علماے بني اسرائیل کو جھوتھي باتون پر اور جو حق باتین چھپاتے تھے اُن پر کیسا قایل کیا اور جب نمانا تو کیسي سزا دی کہ مشہور اور معروف ھے * سواے اِسکے زبور کے ایک سو اُنچاسوین باب مین ھے کہ یہواہ یعنے اللہ تعالی کي ستایش کرو یہواہ کے لئے نئے گیت گاؤ اور اُسکي ستایش پاک لوگونکي دنگلونمین پڑھو اسرائیل اُسکے بنا بت جسنے اُسے خلق کیا شادمان ھووے بني صیہون اپنے پادشاہ کے لئے خوشي کرین وے اُسکا نام لے لے کے ناچین وے بین اور بربط بجاتے ھوئے اُسکي منقبتین پڑھین کیونکہ یہواہ اپنے لوگون سے راضي ھے وہ حلیمون کو اپني نجات سے عزت بخشتا ھے پاک لوگ

صیہون اپنے پادشاہ کے

بزرگواري پر فخر کرین اور اپنے بسترون پر پڑے هوے ترنم کرین اُنکا منهه خدا کي ستایشون سے بهرا رہے دو دهاري تلوار اُنکے هاتهون مین هو تاکه غیر گروهون سے انتقام لیوین اور لوگونکو سزا دیوین اور اُنکے بادشاهون کو زنجیرون سے اور اُنکے امیرونکو لوهے کي بیڑیان ڈالکر جکڑ ین تاکه جو اُنکی تقدیر مین لکها هوا تها اُنهین پهنچے که اُسکے پاک لوگون کي یهه کچهه عزت هی * اور حضرت اشعیا نبي کي زباني فرمایا الله تعالی نے صحف مین اُنکے سا تهوین باب مین حرم مکهٔ معظمه کی تسلي کے واسطے جب اُسنے اپنے پروردگار سے شکوه کیا کافرون کے ظلم اور بتون کے رکهنے سے وهان * اُٹهه اور روشن هو که تیري روشني آئي اور یهواه کے جلال نے تجهه پر طلوع کیا اور دیکهه تاریکي زمین پر چها جا یگي اور لوگون پر شدت کي تاریکي هوگي پر یهواه تجهه پر طالع هوگا اور اُسکا جلال تجهپر جلوه گر هوگا اور عوام تیري روشني مین اور بادشاه تیرے طلوع کي تجلي مین چلینگے آنکهه اُٹها کر چارون طرف نگاه کر اور دیکهه که سب کے سب باهم فراهم هوتے هین وے تیري طرف آتے هین تیرے بیٹے دور سے آوینگے اور تیري بیٹیان تیري گود مین پالي جاینگي تب تو دیکهیگي اور رحمت کے جاري هوگي اور تیرا دل ڈریگا اور کشاده هوگا کیونکه تیرے

پاس دریا کی فراوانی پہریگی اور دعوامون کی فوجین تجھہ پاس

آوینگی اونتون کی قطارین اور مدیانی اور ایفائی سانڈنیان

تیرے گرد بیشمار رہوینگی * وے سب شیبا سے آوینگے اور سونا

اور خشبوئیان لاوینگے اور یہواہ کی تعریفون کی بشارتین ہوینگی

قیدار کے سارے گلے تیرے حضور آکے جمع ہونگے اور نباوت کے

سارے مینڈہے تیری خدمت کرینگے اور وے رضامندی کے

ساتھہ میرے مذبح پر چڑہینگے اور مین اپنی شوکت کے گھر کو

متودگی بخشونگا * اور اسیطرح اُنچاسوین اور چوونوین باب مین

کھولکر لکھا ہی دیکھنے سے ظاہر ہوگا * اور انجیل مین اشارات بھی بہت

ہین یوحنا کے بارہوین باب کی سینتالیسوین آیت مین ہی *

کہ اگر کوئی شخص میری باتین سُنے اور اعتقاد نکرے مین اُسکا

فیصلہ نہین کرتا کیونکہ مین اِس لئے نہین آیا کہ جہان کو مجرم

کرون مگر اِس لئے کہ جہان کو رہائی بخشون سو اِسکے لئے جو میری

تحقیر کرتا ہی اور میری باتون کو قبول نہین کرتا ایک ہی جو

اُسے مُجرم کریگا کلمہ جو مین نے کہا ہی وہی اُسے پچھلے دن مُجرم

کریگا * سو اِن لفظون پرخوب غور کرو کہ حضرت عیسیٰ کی کیا مراد

ہی اور وہ کلمہ یعنے اللہ تعالیٰ کا حکم کہ ہر پیغمبر کے ساتھہ ہی

کون ہی کہ حضرت عیسیٰ کے مُنکرون کو ملزم کریگا سزا دیگا *

ہین * قیدار اور نباوت حضرت اسمعیل کے بیٹون کا نام ہی

یے جتنی دلیلین اوپر لکھی گئین ایسی ہین کہ اکثر یہود اور نصارا کی دانست اور عقل مین اُنیے ویسے معنے جو ہم سمجھتے ہین بسبب کم فہمی کے بوجھہ مین نہین آتے * جیسا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کی دلیلین اور اُنکے معجزات اور اخلاق بسبب طمع دنیا اور حسد کے یہودونکی عقل اور سمجھہ مین نہین آئے * سچ ہی کہ یہہ بات موقوف ہی ہدایت ازلی کی استعداد پر جسکی قسمت مین ہورہی وہ سمجھہ پاتا ہی * چنانچہ جنہین اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی اُنہون نے ہرگز اِس نعمت سے چشم پوشی نکی ویسے دلیلین جو اصل توریت اور انجیل اور زبور اور صحف انبیا مین ہمارے حضرت کی نبوت اور اوصاف اور اخلاق مین تھین دیکھہ کر اور مطابق پاکر ایمان لائے * جیسے عبد اللہ بن سلام جو یہودونکے بڑے علماؤن سے تھے بعد اُنکے ابو علی یحییٰ ابن عیسیٰ بن جزلۃ الطیب جس نے نصارا کے رد مین کتاب لکھی ہی اور توریت وغیرہ کی عبارت جو رسول خدا کے اوصاف اور ظہور مین تھی بیان کی * اور بہتون نے دنیا کی سرداری اور اپنے اگلے دین کی حکومت پر خیال کر کے اِن دلیلون کو اصل کتاب سے نکال ڈالا * مگر اللہ تعالیٰ جو حافظ ہی اپنی مرضی کے کامون اور کلامون کا بالکل اُن دلیلون کو دور نکر سکے * جسقدر باقی رہا اُس سے بھی ہدایت پانیوالون کو ہد ...

هوئی اور هوتی چلی جاتی هی * اور بعضون نے جان بوجھکر اِس
دولت ابدي سے مُنهه پهیر لیا کیونکه وے ازلی بے نصیب تهے کیونکر
اُنهین یهه نعمت میسر هو * انشاالله تعالی بعد اِسکے مفصل اِن باتونکي
حقیقت اور حضرت کے معجزات اور اخلاق کردوسري علاحده
ایک کتاب مین لکهونگا یهان اِسقدر بس هی * عن ابي امامة قال
قال النبي صلی الله علیه و آله و سلم اِنّ الله بعثني رحمةً للعالمین
وهدًی للعالمین وامرني ربي بمحق المعازف والمزامیر والاوثان
والصلب وامر الجاهلیة رواه احمد * مشکوة کے باب بیان الخمر
مین لکها هی که کہا ابي امامه رض نے که فرمایا نبي صلعم نے که تحقیق
مبعوث کیا اور بهیجا الله تعالی نے مجهے باعث رحمت واسطے تمام
جهانکے اور سبب راه نمائي تمام عالم کے * یعنے میري پیروي کے سبب سے
اول اور آخر کي بهلائي اور اِس جهان اور اُس جهان کی نیکی هر
کسی کو حاصل هوگی * گویا وجود شریف حضرت کا رحمت هی سب کے لیئے
یهانتک که کافر اور منکر بهی اُنکے طفیل سے خسف اور مسخ اور غرق کي
بلا سے جیسا اگلي اُمّتونکو هوتا تها محفوظ هین بلکه اور چیزونکو
بهي شامل هی * چنانچه پاک هونا خاک کا اور مسجد هونا اُسکا
هر مقام مین اور دور کرنیوالا ناپاکي کا هونا پانی کا هر قسم کي
نجاست سے خواه بدن مین هو خواه کپڑے مین اور نهونا اُنکا سبب

عذاب و ملائک * اور رعد کا باعث ہونا ہوا کا واسطے اہل دین کے
اور پاک ہونا آسمان کا شیاطین کے چڑھنے کي برائي سے کہ
آسماني خبروں کو فرشتوں سے سنکر کم و بیش کر کر اپنے
تابعداروں سے کہکر بزرگي حاصل کرتے تھے * اور اپني پرستش
سے اُنکو جہنمي بناتے تھے * اور حکم کیا میرے پروردگار نے دور
اور دفع کرنے کو باجوں کے جیسے ڈھولک اور طبلہ اور
بانسلي اور سرنا سے وغیرہ * اور دفع اور دور کرنے اور توڑنے کو
بتوں کے خواہ صورت والے ہوں جیسي تصویریں پتھر لکڑي کاغذ
وغیرہ کي خواہ بے صورت جیسے مہادیو کا لنگ اور شدہ علم وغیرہ
جسکي پرستش کرتے ہیں * اور دفع کرنے کو صلب یعنے چلیپا کے جیسے
نصارا حضرت عیسی کے دار کي صورت ٹھہرا کر اُس مصیبت کے
یاد کرنیکو اپنے پاس رکھتے ہیں * اور باطل اور دور کرنیکو تمام
رسومات اور عادات جاہلیت کے * یعنے کفاروں نے جو جو رسم خلاف
شرع کے نکالي ہیں اور اُسکو شادي غمي میں عمل میں لاتے ہیں یا وے
عادات جنکو اپنے مطالب اور خواہش نفساني کے حاصل کرنے کو جاري
رکھتے ہیں * اور جو تھے مسلمان بھي اُن کافروں کي اور اگلے جاہلوں کي
دلیل پکڑ کر اپني لذت نفس یا جوروں لڑکوں دوست آشناؤں کي خاطر
یا کسي باتکي طمع کر کر وے آپ اُنکو عمل کرتے ہیں اور دوسروں کو

بدل راہ اور رنگینھا رہنا تے ہیں * اور عاقبت اپنی خراب کر تے ہیں *
اور دنیا میں عذاب الہي میں جیسے وبا اور قحط اور دین کی زلت
میں گرفتار ہو تے ہیں اگرچہ پہلیے اسکے اس خاکسار نے
ایک چھوٹی سي کتاب بڑے کاموں کي تفصیل میں جسکا نام موضح
الکبایر والبدعات ہی لکھا ہی لیکن اس مقام میں بھي بعضي چیزونکا
ذکر جو حرام اور ممنوع اور بدعت میں لکھنا مناسب ہوا * خصوصاً
وے بدعتیں جو اس ملک کے اکثر عوام جاہل اور بعضے پڑھے
لکھے عاقبت فراموش کر تے ہیں * وے بڑے کام یے ہیں * ڈاڑھي
منڈانی * مونچھیں بڑھانی * سونے روپے کے باسن میں کھانا پینا * سونے
روپے کا زیور ریشمیں کپڑا زري کا جوتہ زینت کے واسطے مرد کو
پہننا * مانہہ پاؤں میں رنگ اور دانتوں میں مسّي مرد کو لگانی *
ڈھولک طنبورہ ستار دوتارا تبلہ مردنگ بانسلي کرنا سے سارنگي
وغیرہ بجانا * ان چیزوں کو قصداً سننا * انکے بجانیوالے کو انعام
دینا * ناچ دیکھنا * ناچنے والے کو کچھہ دینا * بجانیوالے اور ناچنے
والونکی تعریف کرنی * شطرنج چوپڑ گنجیفہ نرد گوتی بھوج بازي
آتش بازي کھیلنا اسمیں اچھے وقت کو ضایع کرنا * حرام چیز پر
بسم اللہ کہني * جھوٹھي بات پر اللہ کو گواہ ٹھانا * لونڈي غلام کو
جنھیر جاننا * انکے مقدور سے زیادہ انسے کام لینا * بلکہ مسلمان

کو مناسب ہی کہ اگر کوئی کام سخت یا بھاری ہو تو آپ بھی اُنکا شریک ہو جاوے * بیعزتی سے کسی کا نام لیکر پکارنا * رات دن اچھے کھانے اچھے پہنے کی فکر مین رہنا * مقدور ہوتے ماباپ اور حقداروںکی خدمت نکرنی * اُستاد پیرا پنے بزرگون سے بے ادبی کرنی * حیض ونفاس کی حالت مین عورت کے پاس جانا * عورت کو نامحرم کے سامنے ہونے دینا * مقدور ہوتے جورو لڑکونکو کھانے پینے کی تکلیف دینی * جوروؤمین برابری نرکھنی * جورو کو اپنے خاوند کی نافرمانی کرنی * خاوند کے بُلانے عورت کو حاضر نہونا * اُسکی دی ہوئی چیز کو اپنے تکبر اور بدمزاجی سے ناچیز سمجھنا * بے حکم خاوند کے نامحرم کے روبرو ہونا * خاوند کے مقدور سے زیادہ کھانے پہنے کی چیز مانگنی اُسکے مال کی حفاظت نکرنی * عورت کو مرد کی صورت بننا * مرد کو عورت کی صورت بننا * خلاف شرع باتون کے ساتھہ کسی کی قبر کی زیارت کرنی * عورت کو عورت سے مساحقہ کرنا * کھانے کو بُرا کہنا * کسی کے گھر مین بے اجازت گھس جانا * باوجود قدرت نصیحت کو ترک کرنا * لوگون کے دکھانے کو عبادت کرنی * اپنی عبادت اور تقوی پر دھوکا کرنا * گرانی کی نیت سے غلہ بند رکھنا * مُردہ فروشی کرنی * کسیکی قبر کو سجدہ یا طواف کرنا * سواے اللہ کے کسی پیغمبر

اولیا شہید پیرون کي اپني حاجت روائی کے واسطے نذر منت ماننی *
سوا ئے اللہ کے دوسرونکي قسم کھانی * حرام مال سے رو پیہ سے مسجد
عید گاہ یا اور کوئي مکان عزت کا بنانا * عورت کو باریک کپڑا
جس سے بدن نظر آوے پہنا * ناپاکي کي حالت میں مسجد میں
جانا * اور ایسی حالت اور بے وضو مصحف کو چھونا نماز پڑھنی
طواف کعبہ کرنا * امام سے پہلے نمازمین کوئي حرکت کرني * حرام
چیز کے کاروبار سے کمائي کرنی * مشرکہ کو نکاح کرنا * عورت سے
نکاح کرکے اُس کو بدون کي اجازت دینی یا اُس پر راضی رہنا *
جانور سے وطي کرني * مرتبہ مارنا * عدت کے درمیان نکاح کرنا *
مسلمان ہونے مین توقف کرنا * آزاد مرد یا عورت کو مول لینا
یا بیچنا * نماز جمعہ کے وقت خرید فروخت کرنا * اللہ کي حدون
مین درگذر کرنا یا سفارش کرنی * جان بوجھ کر قران مین
غلطي پڑھني * جاندار کي تصویر کا کھلونا بنانا * سلام کا جواب
نہ دینا * اپني خوشی سے زہر کھانا یا اور کسي طرح سے جان دینا *
همسایہ کو دکھ دینا * دعا کے وقت آسمان کي طرف دیکھنا *
جانورون کو لڑانا * مصلي کے آگے سے گذرجانا * شارع عام کو
تنگ کرنا * بغیر خوف جان اسلام کو چھپانا * روپیہ بے جا
صرف کرنا * شرع کے امور مین ہنسنا * کسی قسم کے غلے یا نمک یا

شکریا اور کوئي بینچے کی چیر ومین بھاري هونے کے واسطے پانی
یا بالو وغیرہ ملانا * بیچیے کي چیزمین جانے بوجھے نقصان کو ظاهر
نکرنا * مسلمانون کے عیب ڈھونڈھنے مگر جو فاسق هو اس نیت
سے که وه سنکر اس سے کام سے باز آوے * کسي مسلمان کو بغیر
دریافت حال خاتمے کا دوزخی کہنا یا اُسپر لعنت کرني * کبوترونکا
اُڑانا * مرغ لڑانا * کافرون کے دنونکي بڑائي کرني اور اُنکے
رسمون کے موافق کچھه کام کرنا جیسا دریا یا تالاب عیدگاه قبرکے
پاس اُسکي تعظیم کے واسطے جانور ذبح کرنا * جانداروکي تصویر
گھر مین رکھني * جس قبر مین لاش نهو اُسکو سلام کرنا یا اُسکي
زیارت کرني یا تعظیم بجالانی * کسی کے غم مین گریبان پھاڑنا بین کرنا *
سبز و سیاه و نیلے کپڑے محرم مین پہننے اور ننگے پانو پھرنے اور رانڈ سے
تدریج حاصل کرنا امام علیه السلام کے ماتم بدعت سیئه اور حرام
هی اور نسار کي چال سے هی که تعزیت کے ایام مین اُنکے یہان
یونہین معمول هی روافض نے اُن سے سیکھا هی * سوا اسمین مشابهت
نصارا و اهل بدعت سے هوتي هی * فرمایا پیغمبر علیه السلام نے
مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ ترجمه جسنے مشابهت پیدا کي ایک گروه
سے پس وه اُنمیں کا هی * سیاه لباس پہنا مذهب مین سنت وجماعت
کے مباح هی لیکن محرم کے ایام مین بسبب مشابهت روافض کے

ذکر

للمتعۃ میتہ اورحرام* اورعجب یہہ ہی کہ رافضیون کے مذہب مین بھی آئمۂ اطہار اور انکے فقہا کی روایت سے ثابت ہی کہ یحرم لبس الثیاب السود الا العمامۃ والخف ابن بابویہ قمی نے اسکی وجہہ حضرت امام جعفر صادق عم وغیرہ آئمہ سے یون بیان کی ہی کہ ایسی پوشاک جہنمیون کے لباس سے مشابہت رکھتی ہی* ننگے سر ننگے پاؤن مردے کے ساتھہ قبر پر جانا* شب برات میں نیا گھڑا نئے باسن لانا چراغان کرنا* کھانونکا جُدا جُدا کرنا یون کہ یہہ اللہ کے واسطے اوریہہ رسول کے اوریہہ فلانے کے اوریہہ بی بی فاطمہ کے واسطے اُسکو سوا نیک زنونکے کوئی نکھاوے اور جسنے دوسرا خاوند کیاہو وہ بھی نکھاوے* کھیر کھلانی سالگرہ متوا لینے کی رسم ادا کرنی* خواجہ خضر کا بیڑا نکالنا* محرم مین تعزیہ بنانا* علم اور شدّا بیرق نیزہ کھڑا کرنا یہ سب نصب مین انکا اختیار کرنا بطور عبادت کے کفر ہی اور کسی کی خاطر سے یا اپنی نمود اور اپنی بزرگی دکھانیکو کرنا کبیرہ ہی* اور اگر حلال جانکر کرے اور اسپر اصرار کرے توکفر صریح ہی* کھانے پینے کی چیزین جیسا حلوا مالیدہ شربت پلاو شیرینی پان وغیرہ تعزیہ اور علم یا کسی کی سچی یا جھوٹی قبر یا کسی کے تھان یا آستانہ اور درخت کے پاس لیجانا حرام اور ممنوع ہی اور دریا کے پاس

جیسا روز ذایا خواجہ خضر کا اور ان چیزونکا کھانا بھی حرام ہی
کیونکہ ان چیزون نے ان کا مونسے ہندوونکے تھالی کے پرشاد کی صورت
پیدا کی اور لی جسنے بدعتی رافضیون کے مذہب میں بھی حرام ہین
اور چنانچہ ابن بابویہ قمی نے من لا یحضرہ الفقیہ مین تعزیت کے
مدد کے باب مین حبایر کے آخر کتاب مین لکھا ہی مَنْ جَدَّدَ
قبراً او مثّل مثالاً فہو ملعون ترجمہ جسنے نئی قبر بنائی یعنے اپنی
طرف سے اور اسمین مُردہ نہین اور قایم کیا مثال کو یعنے ایسی
چیز کو جو مانند نصب اور تصویرون اور مانند چیزون کے ہی جو
گُمرون سے مشابہت رکھتی ہی تعظیم اور تکریم وغیرہ مین پس
وہ شخص ملعون ہی * اور دوسری روایت مین لکھا ہی کہ فقد خرج
من ربقۃ الاسلام ترجمہ پس بیشک وہ شخص الگ ہوا مضبوط رسی
سے اسلام کی اور ظاہر ہی کہ جھوٹھی قبر و نمین داخل ہی تعزیہ
اور ضریح اور مثال وانصاب مین داخل ہی علم شدہ بیرق اور حوا اسکے
مانند ہی پس ضریح اور تعزیہ تو بے شبہ اِسمین داخل ہی * کافرونکے
پوجنے کی چیز رکھیانی * کسی پیر پیغمبر امام شہید یا پری کے نام کی
چوٹی رکھنی * سیتلا بای اور کسی مرض کا پوجا کرنا * شادی مین سہرا کنگنا
باندھنا آہت گن مقرر کرنا کلس رکھنا * رت جگا کندوری چوتھی کرنی *
مُردے کا سیوم دہم بیسوان چالیسوان کرنا اسمین پھول پان

اٹھانا * چھہ ماھی برسي مقرر کرني * مُرد سے کي روح نکالني * کسیکے مرنے سے تین دن یا چالیس دن تک کھانے پینے پہرنے مین کچھہ پرہیز کرنا * باوني سکرات روتي پیٹتا ہولي دوالیدّ تیا جتیا کرنا * مرنے کے سرھانے چراغ جلانا اُسے گھاس پر لٹانا * کسي کے مرنے سے ہاندی یا مٹی پرانے پھینک دینا * سر مین گلے مین سیندور لگانا * غله کو ھتیا رکو زمین کو سلام کرنا * حال سال کا پوجا کرنا * سالار غازي یا شاہ مدار کي ہرسال ہادي چانی جھنڈا اُلھیر کھڑا کرنا * حضرت غوث یا امام قاسم کي منہدي نکالني * محرم مین حیدري سپر بُراق یا دلدل بنانا * لال بي بي اولا بي تي آسان بي بي نور بي بي کا روزہ رکھنا * سوا پہر کا روزہ حضرت مرتضی علی ع م کے نام سے رکھنا * لال پري سبز پري شیخ سدّو زین خان شاہ دریا نبھے میان وغیرہ کے نام سے فاتحہ دینا بکرا چڑھانا منت ماننی * کیونکہ یہ لوگ في الحقیقت جن ھین یا شیاطین لوگون کے بہکانے سو ایسے نام اپنے رکھه لئے ھین * اِنکا قاعدہ یہي ھی که جس شخص کو جس سے اعتقاد ھوتا ھي اُسکي صورت پکڑ کر خواب مین آتے ھین اور سر پر چڑھه کر نچاتے ھین * نذر نیاز ... کرواکر اپنا مرید بناتے ھین * گاے گوروکو چاول دودہ دیکر تیکا دینا * شگون اورفال بد پر اعتقاد کرنا * اپنا متر دوسرون کو کھانا یا اورونکا ستر دیکھنا * یے تہبند لنگوتا

مارنا * بدن مین گودنا گدانا * عورت کو سر کے بال چننے یا چٹلا ڈالنا *
مرد کو پگڑی بہیر کہیرا سر پر رکھنا * کافرون سے لباس اور رسم مین
مشابہت پیدا کرنی * اور جو جو رسمین اسطرح کی ہون انکو بجا لانا
صفر کے تیرہ دن کو منحوس جاننا * شب برات کے چودہ روز تک
شادی نکرنی * محرم کے تیرہ روز تک امام حسین علیہ السلام کو اپنے
مُردون کی طرح خیال کرکر زینت کی چیزونکو اوڑکہانی یعنے
مین بعض چیزونکو ترک کرنا * مسلمان کو لڑکے پیدا ہونے مین
اور بعد اسکے کیا کیا کام کرنے سا سب ہین انکا بیان جب لڑکا
پیدا ہووے تو اسکے دہنے کان مین اذان کہے اور بائین مین اقامت
اور تالو مین اسکے خرما ملے * ساتوین دن عقیقہ کرے لڑکے کیطرف سے
دو بکرا یا دو بکری اور لڑکی کے واسطے ایک * ان جانورون سے
عضو مین جیسا قربانی مین نقصان نہین ہوتا اِسیطرح عقیقہ مین
بھی چاہئے * اللہ ذبح کرکے ہڈیون کو نتوڑے گوشت ہڈیون سے
نکال کر پکا دیوے اور اللہ صلحا کو کہلا دیوے ماں باپ بھی کہا وین تو
مضایقہ نہین * اور نام اچھا رکھے اول درجے میں وہ نام جسمین
عبد یعنی بندہ لگا ہوا جیسا عبد اللہ عبد الحق عبد الکریم دویم
درجے مین پیغمبرون کے نام پر جیسا محمد آدم ابراہیم داود
موسی عیسی سیوم درجے مین بزرگون کے نام پر جیسا ابوبکر

جیہر عثمان علي باقر جعفر کاظم رضا * اور سر کے بال منڈ اکر اوس
چاندی تولکر اُنکے هموزن روپیا تولکر صدقه کریے * اور اهتمام
کرے که جب لڑکا پہلے کوئي لفظ زبان سے نکالے لا اله الا الله
کہے * دو برس تک حد اڑهائي برس تک دودھ پلاوے * پهر جب
قابل تعلیم هو بلافید برس اورتاریخ پڑهانے بٹهاوے * بعد ختم
قران مقدور کے موافق اگر کچهه اقربا دوستون کو به نیت
ادا سے شکر کهلاوے مضایقه نہین * ابي سعید اور ابن عباس نے
کہا که فرمایا رسول خدا صلعم نے جس شخص کا لڑکا پیدا هو
بس چاهیئے که اُسکا اچها نام رکہے پهر تعلیم کرے اُسکو یعنے ایسے
کام سکھاوے جو دین اور دنیا مین اُسکے کام آوین اور جب بالغ هو
تو نکاح کردے پس اگر وه بالغ هوجاوے اور نکاح نکردے تو
جو گناه وه کریگا اُسکے باپ پر پڑیگا * م * اور فرمایا علیه السلام نے
که توریت مین لکھا هی که جب لڑکي کسي کي باره برس کي عمر کو
پہنچے اور وه اُسکا نکاح نکردے پهر کوئي گناه اُس لڑکي سے هو
تو وه گناه اُسپر پڑیگا * م * سات برس کي عمر مین تاکید
نماز کي کرے اور دس برس کي عمر مین اگر نه پڑهے تو مارے
پهر بالغ هونے سے پہلے ختنه کردے اگر عذر هو تو بعد اُسکے
بهي مضایقه نہین * اور مسلمان کے لڑکے کو تو اپنے که کچهه کسب

حلال سیکھے جس سے معیشت کیطرف سے اطمینان ہو * بعد اُسکے کسی
دیندار عالم کے پاس رجوع لاکر ایسی باتیں سیکھے کہ جسمیں اُسکا
دین اور ایمان پکّا ہوجاوے * بعد اِسکے اگر اللہ تعالیٰ توفیق دیوے
تو اپنے پروردگار سے قرب حاصل کرنے کے طریقے کسی عارف کامل
سے دریافت کرے کہ انسان ہونے کا یہی نتیجہ ہے * اور لڑکیوں
کو سوائے قرآن اور علم نماز اور روزہ و حج و زکوٰۃ کے کچھہ
نہ پڑھاوے نہ سکھاوے * اور نام اُنکا دینی نیک رکھے * نکاح کرنا
سنت ہے اور واجب ہوتا ہے جسوقت ضرورت ہو * وعظ اگلے
زمانے میں اچھے لوگ بہ نیت عبادت کرتے تھے یعنے اُس کے
سبب شیطان کے شر سے محفوظ رہنے کی اور اولاد صالح کی آرزو
رکھتے تھے * مگر اِس زمانے میں اکثر بہ نیت عیش نفسانی اور دولت
دنیوی کرتے ہیں اور اُسی سبب سے جورو اور خاوند میں
موافقت نہیں ہوتی * بہتیرے لوگ عورتوں کی سرکشی اور بدمزاجی
اور خلاف مرضی کے سبب ایسے عذاب میں رہتے ہیں کہ دین ودنیا
کے امور اُنکے ہاتھہ سے جاتے ہیں * پس اِس مقام میں مناسب یہی ہے
کہ جبتک نہایت ضرورت دامنگیر نہو تب تک یہہ بار اپنی گردن
پر نہ اٹھاوے اور درصورت ضرورت دیہات اور قصبات کی لڑکیوں
کو بہ نسبت شہر کے صاحب حیا وعفت وعصمت اور تابعدار پاوے

خانہ داری کے طریق سے ماہر ہوتی ہین اور شریک رنج و راحت اپنے خاوند کے رہتی ہین یہہ معاملہ عمل مین لاوے * برخلاف شہریون کے کہ اکثر اُنکی یے جوہر نہین رکھتی ہین اور نافرمانی اور آرام طلبی مین بے بدل ہوتی ہین * عن ابی امامة عن النبی صلعم انه یقول ما استفاد المومن بعد تقوی الله خیرا له من زوجة صالحة ان امرها اطاعته وان نظر الیها سرته وان اقسم علیها ابرته وان غاب عنها نصحته فی نفسها وماله رواه ابن ماجة * روایت کی ابو امامہ رض نے نبی صلعم سے کہ کہتے تھے آپ نہین فایدہ مند ہوا مومن بعد تقوی اللہ تعالی کے کسی بھلائی سے مگر اچھی نیک بخت جورو سے * یعنے بعد تقوی کے مومن کے حق مین یہہ بہت بہتر چیز ہی * جب کچھہ فرمایا مان لیا اُسنے * اور جب دیکھا اُسکیطرف خوشوقت کیا اُسکو * اور جب قسم کہائی اُسپر باہر کیا اُس سے * یعنے جس بات پر خاوند نے قسم کہائی اُسنے وہ کام کیا اُسے سچا بنایا * ورجب تاہر گیا گہر سے خیر خواہی کی اُسنے اپنے نفس کی اور اپنے شوہر کے مال کی * یعنے زنا و رفسق سے اپنے تئین بچایا اور خاوند کے مال کو نقصان سے * م * نکاح کا قاعدہ * جہان مناسب جانے بات ٹھہرا کر طرفین کی رضا مندی کے دن دولہہ کو چاہئے کہ اچھے صاف کپڑے پہنکر خوشبو لگا کر اپنے قربا اور دوستونکو

ساتهه لیکر دلهن کے محلے کي مسجد مین جا اُترے* یهه افضل هی نهین تو جهان دُلهن کے لوگ مقرر کرین* شب کو افضل هی یا دن کو مجلس عقد کي علانیه جماوے یهان تک که اگر بے جهانجهه کا ذ... بجاوے تو مضایقه نهین* پهر اُدهر دُلهن اچهے کپڑے پهنے سنواري جاوے هاتهه پاؤن مین منهدي آنکهون مین سُرمه کپڑون مین خوشبو لگاوے* پهرجو نکاح پڑهے اُسکو لازم هی که پهلے الله تعالی کي حمد اور پیغمبر خدا صلعم کی نعت ادا کرے اور کچهه آیات قران شریف کي جو یاد هو پڑهے اور مهر معین پر نکاح باندهے* یعنے آپس مین ایجاب اور قبول هو جاوے گواهون کے رو برو* اگر طرفین کیطرف سے یا ایک طرف سے وکیل هو اور اُسکي وکالت گواهی ثابت هو تو اُسکا ایجاب و قبول کرنا بجاے مرد اور عورت کے درست هی* اُس مجلس مین شکر و بادام اور روپئے پیسون کا چهیتنا اور اهل مجلس مین تقسیم هونا مضایقه نهین* پهلے عقد کے اگر یهه خطبه پڑهے تو سنت هی* بسم الله الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِیْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّهْدِ ي اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ یُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ. شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَ شَهِدَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ* یَا اَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ

وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ * إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا * يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ * يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا * يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا * مثلا نکاح کرنیوالی اپنے حقمین یا وکیل اُسکیطرف سے یون کہے کہ زینب بنت یعقوب کی بیٹی کو دو سو روپئے سکہ مرشد آبادی کے مہر پر تیرے نکاح مین دیا * دولہہ کہے کہ مین نے قبول کیا * اور اگر وکیل کی جگہہ پر ولی ہو تو وہ مقام کے مناسب لفظ کہے * پھر بعد عقد نکاح کے مرد کو یون مبارکبادی دی جاوے بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ * اور یہہ دعا پڑھی جاوے * اَللّٰهُمَّ أَدِمْ بَيْنَهُمَا كَمَا أَدَمْتَ بَيْنَ آدَمَ وَحَوَّاءَ اَللّٰهُمَّ أَرِّبْ بَيْنَهُمَا كَمَا أَرَّبْتَ بَيْنَ عَائِشَةَ وَمُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَللّٰهُمَّ أَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا أَلَّفْتَ بَيْنَ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَأَخْرِجْ مِنْهُمَا الطَّيِّبَ الْكَثِيرَ * بعد اُسکے رسول صلعم پر درود بھیجے * جب مرد دلہن کو گھر مین لاوے اُس دن یا دوسرے دن یا تیسرے دن طعام ولیمہ کرے * یعنے اپنے مقدور کے موافق کھانا پکوا کر اپنے اقربا او رہمسایہ اور دوستون کی ضیافت کرے * اُس ضیافت مین لوگونکو [illegible] نامناسب ہی جیسے کچھہ عذر ہو

تو معقل رت کرے اور دعا سے خیر دیوے * مہر دس درم سے کم نہین
دس درم کے تین روپئے ساڑھے دس ماشے کے ہوتے ہین * زیادہ اِس سے
مقدور کے موافق جسقدر کرے مضایقہ نہین * مگر رسول خدا صلعم
کے اور بزرگونکے قول اور چال سے معلوم ہوا کہ تھوڑا مہر کرنا بہت
خوب ہی * چنانچہ رسول صلعم نے فرمایا ہی کہ بہترین عورتون مین
وے ہین کہ جو مہر مین چھوٹائي رکھتي ہون اور خلق مین بڑائي *
اور آپ نے اپني بیٹیونکے نکاح مین چارسو درم سے زیادہ مہر مقرر نہین
کیا * جسکا حساب کي روپے ایکسو بیس روپئے ساڑھے دس ماشے کے
جو اِس زمانے مین یہان رایج ہین ہوتے ہین * فرمایا عمر فاروق رض نے
بھاري مت کرو مہر عورتونکا اگر وہ بزرگي کا سبب ہوتا دنیا مین
اور اللہ کے نزدیک تقوی کا تو تم سب سے اِسکام مین بہتر تھے رسول
خدا * اور مین نہین جانتا کہ آپ نے اپني بیبیون اور بیٹیون کا بارہ
اوقیہ سے زیادہ مہر مقرر کیا ہو * صرف ام حبیبہ رض کا مہر چار ہزار
درم تھا * سو نجاشي حبش کے بادشاہ نے مقرر کیا تھا حضرت کي عزت
اور شان پر لحاظ کرکے * نقل ہی کہ ہارون رشید نے اپني بیٹي کي
شادي مین پوچھا کہ حضرت فاطمہ کا کیا مہر تھا * علماؤن نے کہا
چارسو درم * کہا کہ وے دونون جہانکي شاہزادي تھین میري لڑکي
کا دس درم مہر بانده ہوتا کہ خاص و عام مین تمیز اور فرق ہو *

سنت کے موافق طریق مسلمانونکا مرنیکے وقت * جب کوئی مسلمان مرنے لگے یعنے موت کے آثار اُسکے ظاہر هوویں تو اُسکے اپنون یا بگانونمیں جو کوئی وهان موجود هو اُسکو لازم هی که قریب اُسکے بیتهکر کلمهٔ شهادت پکار پکار کر خود پڑهے اُسکو تکلیف نه دے * اور اگر سورهٔ یس اور سورهٔ رعد یاد هو تو پڑهے که اِس سے جان کندنی کی تکلیف کم هوتی هی * پهر بعد مفارقت روح کے جس تختے کو بخور کیا هو اُس پر لتا کر غسل دیویں * پهر سات عضو میں خوشبو لگا کر کفن پهناویں اور وهی اقربا و غیره جلد جنازیکو مقبرے میں لیجاویں اور دفن کریں * اچها طریقه ثواب رسانی کا مُردے کے حق میں یهه هی که قبل دفن کے جسقدر هو سکے کلمه یا قران یا درود یا کوئی سوره پڑهه کر اُسکا ثواب اُس مُردے کو بخشیں که پهلی منزل کی سختی میں کام آوے * اور بعد دفن کے اُسی دن یا دوسرے دن یا تیسرے دن اقربا و دوست آشنا بعد نماز وقتی کے خواه صبح کو خواه دوسرے وقت اُس مردے کیواسطے کچهه پڑهیں اور خوشبو شربت تقسیم کریں * چنانچه یهی رسم هی حرمین شریفین کا * عرب کے دیار میں مُردے کی نجات کیواسطے یهه معمول هوا هی که پهلے دن یا دوسرے یا تیسرے دن موت کے جسوقت فرصت هو چند مسلمان بیتهه کر کلمهٔ لا اله الا الله ایک لاکهه مرتبے پڑهکر ثواب اُسکا میت کی روح کو بخشنے میں

الله تعالی اپنے کرم سے اُس میت کو نجات دیتا ہی اگرچہ وہ عذاب کے لایق ہو * چنانچہ اِس بات مین ایک حدیث بھی آئی ہی * قَالَ النبي صلعم مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِائَةَ اَلْفَ مَرَّةٍ وَجَعَلَ ثَوَابَهَا لِلْمَيِّتِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَاِنْ كَانَ مُسْتَوْجِبًا لِلْعُقُوْبَةِ * انیس الواعظین مین لکھا ہی کہ رسول صلعم نے فرمایا کہ جب تم مین کا کوئی مرے سو ہزار مرتبے اُسکی روح کے واسطے کلمۂ لا اله الا الله پڑھو الله تعالی اُسکو نجات دیگا * اور ابن عمر رضی الله تعالی عنه نے فرمایا ہی کہ ہم لوگ پیغمبر خدا کے وقت مین یہی عمل کرتے تھے * اور جو کوئی مرتا تھا اِس بات کی وصیت کرجاتا تھا * پھر خواب مین اُسکو کوئی دیکھتا نیک احوال اُسکا نظر آتا * یعنے بہشت مین داخل ہی الله تعالی نے اِس عمل کی برکت سے اُسے نجات دی ہی * اور جناب پیغمبر علیه السلام سے بھی یہی ثابت ہوا ہی کہ میت کے حق ادا کرنے مین آپکی یہہ عادت نتھی کہ خاص اُسکے واسطے سوا سے وقت نماز کے کہین جمع ہوویں اور قران وغیرہ پڑھین نہ قبر پر نہ دوسری جگہہ * پھر یہہ سب جو ہندوستان مین رسم تیجے کا مشہور اور معمول ہوا ہی عمل مین لانا اور بغیر وصیت اُس شخص کے اُسکے مال سے خرچ کرنا اور اُسکے وارثون کو اُس مال سے محروم رکھنا محض بدعت اور حرام ہی * اِسیطرح پھر معین کرنا روزکا دہم اور بستم

اور جہلم وغیرہ کے واسطے نامناسب * مگر ثواب پہنچانا مُردونکو بغیر مقرر کئے کسي دن کے لِلّٰہ کھانا کھلانے سے خواہ نقد خواہ لباس دینے خواہ قرآن شریف وغیرہ کے پڑھنے سے البتہ بہتر ہی * جب جسکو جس چیز کے دینے کي اِس امر نیک مین توفیق ہو بجالاوے * اور اگر کھانا اور نقد اور لباس کي طاقت نہو تو صرف سورۂ الحمد اور سورۂ اخلاص جتني مرتبہ ہوسکے پڑھکر مُردے کو وہ اپنا ہو یا بگانا ہو یا برا ہو کا ہو یا بزرگ ثواب پہنچانا بہت خوب اور بے تکلیف ہی * باقي رہا یہہ رسم کہ کھانے کي چیزونکو پکا کر زمین لیپ کر پان پھول وغیرہ وہان رکھکر ایک شخص جمتک فاتحہ نہ پڑھے کھانے کا ثواب فاتحہ دینے والونکے اعتقاد مین مُردے کو نہین پہنچتا محض ناکاري بات اور مشابہہ ہی کفار ہنود کے * مسلمانونکو اِس طور سے احتراز واجب ہی * کیونکہ کھانا کھلانا ایک چیز ہی اور قران شریف وغیرہ پڑھنا دوسري چیز پس ایک کو دوسري کا موقوف علیہ کردینا یہي بدعت ہی کہ اپني عقل سے نئي رسم نکالي * اگلے زمانے مین نتھا اب اپني عقل سے دوسرونکا دیکھہ کر کرنا کب درست ٹھہرا * رہا یہہ کہ تسلي دیني اور ماتم پُرسا کرنا میت کے لوگونکا تین دن تک البتہ درست ہی اور کھانا بھیجنا ایکدن اگر وہان بین کرنیوالي عورتین نہو مستحب * اور تین روز تک

صرف عورتونکو سوگ کرنا بعد موت کے یعنے ترک کرنا زینت کا تنا سے
زیادہ اِس سے حرام * اور عورت اپنے شوہر کے واسطے چار مہینہ دس
دن یعنے اتنی مدت تک زینت ترک کرے * پھر شرع کے حکم پر عمل
کرے یعنے اگر جوان ہو اور لڑکے بالے نہون تو دوسرا شوہر ضرور
کر لے * لیکن اِس ملک کی عورتین کافرونکی رسم کو دیکھکر اور اُسکا
اظہار بے حیائی سمجھکر زبان سے نہین نکالتی ہین * اور اُنکے رشتہ
دار باوجود اِسکے کہ اُسکام کی قباحت اور بُرائی سے خوب واقف
ہین بلکہ آنکھون دیکھتے ہین کہ اِس اٹکاو سے بعضی عورت زناکار
ہوجاتی ہی پھر بھی کچھ اُسکا ذکر فکر نہین کرتے اور اُس عورت کو
ترغیب نہین دیتے * بلکہ زن ومرد اُسکے رشتہ دار و نیز اِسبات کو معیوب
اور ننگ خاندان اپنا سمجھکر اِس امر خیر مین بدل متوجہ نہین
ہوتے * اور جو کہین کسی عورت نے ایسا کیا تو اُسکو حقیر جانتے ہین *
اور اُسکے حق مین طعن و تشنیع کرتے ہین * سو وے لوگ اِن عملونکے
سبب سے مورد غضب اللہ اور مردود شفاعت رسالت پناہ ہوتے
ہین * کیونکہ قرآن شریف اور حدیث نبوی مین جابجا اِسکی تاکید
کی ہی بلکہ اُسکو مستحسن بیان فرمایا ہی * سو یہہ اصل رسم ہندؤنکا
ہی کہ لالچی اور جاہل مسلمانون نے اُن سے میل کرنے کی لالچ پر
یہہ عمل آپسمین رایج کیا * اور اپنے تئین نفس اور شیطان کا تابعدار

بتایا * اور ایسا شخص پیغمبر خدا صلعم کي شان کي نسبت بڑا بےادب هوا * کیونکه الله تعالی نے یهه طریق خاص کیا هی اپنے دوست کے حق مین که اُنکي بیبیونکا بعد اُنکے نکاح تهو که وے مسلمانونکي بجاے ماکےهین اور ماسے نکاح نهین هوتا * سو اُن بد باطنون نے گویا اپنی بهنون بیتیون وغیرة کو ویسا هي جانا اور وهي مرتبه دیا * اور اِس نافرماني کانام عار ور ننگ شرفا رکها * لعنت پڑے اُنکي سمجهه اور اُنکي شرافت پر * چنانچه فرمایا هی الله تعالي نے * وَ اِذَا طَلَّقتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعضُلُوهُنَّ اَن یَنکِحنَ اَزوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوا بَینَهُم بِالمَعرُوفِ ذٰلِكَ یُوعَظُ بِهٖ مَن كَانَ مِنكُم یُؤمِنُ بِاللهِ وَالیَومِ الاٰخِرِ ذٰلِكُم اَزكٰی لَكُم وَاَطهَرُ وَاللهُ یَعلَمُ وَاَنتُم لَا تَعلَمُونَ * ترجمه جب طلاق دو تم عورتونکو پهر پوري هو جاوے عدت اُنکي پس منع نکرو تم اُنکو اِس بات سے که نکاح کرلین شوهرون سے جب آپسمین راضي هون موافق شرع کے * حکم کیا جاتا هی اُنکو جو ایمان لائے الله پر اور قیامت کے دن پر * یهه کام بهت پاک کرنیوالا هی تمکو اور بهت صاف رکهنےوالا * اور الله تعالي جانتا هی اور تم نهین جانتے * مترجم کهتا هی که اِس آیت کے مضمون کا خلاصه یهي هی که جب کوئي اپني عورت کو طلاق دیوے تو اُس عورت کو چاهئے که تین حیض کي مدت گذر رنے تک یا تین مهینے تک دوسرا نکاح نکرے * پهر جب یهه

ملتفت نکر رجا ہے تو کسی کو نہیں پہنچتا کہ اُسکو نکاح ثانی میے مان
رکہے* اور اِس آیت پر لحاظ کیا چاہیئے کہ پہلے طلاق کا ذکر فرمایا اور
اُسمین کچہہ برائی اور نازیبائی اُسکی بیان نہین کی* بلکہ اُسکے کٹنے
کے پیچہے نکاح ثانی کے واسطے رغبت دلوائی اول وجہہ یہہ کہ لوگونکو
منع فرمایا ہی روکنے سے* دوسری وجہہ یہہ فرمایا کہ یہہ حکم
اُسکے حق مین ہی جو ایمان لایا اللہ پر اور آخرت کے دن پر* پس
معلوم ہوا کہ جو کوئی اِس حکم کو رد کریے اور اُسکو قبول نرکہے
اور اُسپر عمل نکریے اور اُسکو اپنا عار اور ننگ سمجہے وہ شخص
منافق ہی* تیسری وجہہ یہہ فرمایا کہ نکاح ثانی بہت پاک
کرتا ہی تمکو* سچ ہی کہ یوں نہین ہی کیونکہ جسطرح ہر نیک و بد
فاسق اور صالح مومن اور منافق کو کہانے پینے جاگنے سونے کی رغبت
ہوتی ہی اور اُنکا دل اُنکی طرف ہمیشہ مایل رہتا ہی خصوصا
جسوقت بہوکہہ پیاس لگے اور کہانے پینے کی چیز سامنے دہری ہو*
دیکہا چاہیئے کہ کیسی خواہش اُسکو اُسدم ہوتی ہی* گو وہ چیز
اُسکو بالفعل میسّر ہونیوالی ہو یا نہو* بہرحال اُسکا دل اُدہر لگا رہتا
ہی* اِسیطرح پر ہر نیک و بد کے درمیان شہوت کو پیدا کیا ہی*
پس بشریت کے مقتضا سے ہر مرد کو عورت کیطرف خواہش ہوتی
ہی اور ہر عورت کو مرد کیطرف* پہر ہر بیوہ جوان ہو بالضرور

اُسکی خواہش مرد کیطرف ہوگی * اور اسمین اُس سے صریح زناکاری عمل مین آویگی یا اُسکے لوازمے کہ ادنا اُسکا نظربازی کرنی اور شہوت انگیز باتین نکالنی اور سننی ہی * اور اگر وہ عورت بہت صاحب عفت اور عصمت ہی اور اپنے نفس پر قادر تو بھی بمقتضاے بشریت کے شہوت کے کام اُس سے ظہور مین آوینگے اگرچہ بسبب حیا اور شرم کے زبان پر نلاوے * پس ان برائیون سے بغیر نکاح کے پاک ہونا نہین ہو سکتا * اور جب حق سبحانہ تعالی نے فرمایا کہ یہہ تمہارے واسطے بہت پاک کرنیوالا ہی پھر جو کوئی اُسکو رد کرے اور اپنا ننگ سمجھے تو وہ شخص کمال خبیث الباطن ہوا * کہ سور کیطرح نجاست سے مناسبت اور اُلفت رکھتا ہی * اور وہ شیطان سیرت اپنے تئین اپنے پیشواؤن سے بھی دور کھینچتا ہی * اپنی حیا اور شرم کو اُنسے زیادہ جانتا ہی * سو جو کوئی ایسا کرتا ہی اپنی دینداری مین بٹا لگاتا ہی اور صاف متکبر بے ایمان ہو جاتا ہی * حقیقت تو یون ہی کہ جسقدر برائی اور فساد نا کتخدا جوان لڑکی سے کہ بے بیاہی بیٹھی رہے ملحوظ ہوتی ہی اور اُسکے والی کو لوگونکے طعن و تشنیع کا ڈر رہتا ہی اور رات دن اُسکی فکر مین بے کل پھرتا ہی * اُس سے زیادہ بیوہ جوان عورت کیطرف سے سمجھا چاہئے * کیونکہ پہلی بسبب اُسکے کہ وہ مرد کی کیفیت سے واقف نہین اور حیا کے باعث ہر طرح

سے اپنے دلکو تہامے رہتي ہی * باوجود یکہ جانتي ہی کہ ایکدن وہ خواہش اُسکي بر آویگي * برخلاف بیوہ کے کہ ہر قسم کي لذت سے واقف ہوکر ظالمون کے پنجے مین پہنسي ہی اپنے دل ہي دل مین گہتتي ہی اورغم کہاتي ہی * آخر جب حیا پر نفس غالب ہوا اور شیطان کا وسواس جیمین گہسا اور ظاہر مین کچہہ قابو ملا وہین جو نہین کرنا تہا کرگذرتي ہی * اور اپنے والیون کے گالمین کالکہہ کا تیکا لگاتي ہی * کبہي وہ حرکت اُسکي مشہور ہوتي ہی کبہي چہپے چہپے افعال نا شایستہ سے شرم اور حیا کے پردے کو پہاڑکر گنہگار بنتي ہی * اور والي اُسکے دیدہ ودانستہ چشم پوشي کرتے ہین * بلکہ اگر کہین حمل رہگیا تو خود وے دیوث بنکر اُسکے چہپانے کي فکر مین پرتے ہین * چوتہي وجہہ یہہ کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہی اور تم نہین جانتے یعنے اُسکے فوایدجتنے اللہ کو معلوم ہین تمکو نہین * پہر جو کوئي اِسمین قبح ظاہر کرے اور برائي دلمین لاوے تو گویا اُسنے اپنے علم کو اللہ تعالیٰ کے علم سے زیادہ جانا * اور اللہ تعالیٰ کے کلام مین خطا کا اور اپنے افعال مین درستي کا قایل ہوا * اعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سئیات اعمالنا * اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے * فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ * ترجمہ پس اگر طلاق دے وہ مرد اُس عورت کو پس حلال نہین

وہ عورت اُس مرد کو جبتک کہ وہ نکاح نکرے دوسرے شوہر سے *
مترجم کہتا ہی کہ اصل اِسکا یہہ ہی جب مرد نے اپنی عورت کو تیسرے
مرتبہ طلاق دیا تو وہ اُسپر حلال نہین جبتک وہ عورت دوسرے
سے نکاح نکرے اور وہ مرد پھر اُسکو طلاق نہ دے * اگر ایسا ہو تو وہ
عورت پہلے شوہر کے حق مین نکاح سے حلال ہوتی ہی * سو اِس آیت
سے نکاح ثانی کا حلال ہونا ثابت ہوا * اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَأَنْكِحُوا
الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ
يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ * ترجمہ اور نکاح کردو بیوہ
عورتون کا اپنے اقربا سے اور نیک بختو نکا اپنے غلام اور لونڈیون سے
اگر محتاج ہون * غنی کریگا اللہ اُنکو اپنے فضل سے * اور اللہ صاحب
مقدور دانا ہی * مترجم کہتا ہی کہ اِس آیت کا حاصل
مضمون یہی ہی کہ اللہ تعالیٰ عورتونکے والیونکو حکم کرتا ہی کہ اُنکا نکاح
کردین * پس اِس آیت سے بھی نکاح ثانی کی حلت معلوم ہوئی بلکہ کئی
وجہہ سے ترغیب دلانا نکاح ثانی کا اِس سے ثابت ہوا * پہلی وجہہ یہہ
کہ وانکحوا کا لفظ جو امر ہی اصل مین موضوع ہی واجب ہونے کے
واسطے ہرچند وہ وجوب کے مقام مین نہو * لیکن اِس لفظ کے لانے سے پایا
گیا کہ اِس حکم مین بڑا اہتمام منظور ہی * دوسری وجہہ یہہ کہ لفظ
ان یکونوا فقراء یغنیہم اللہ من فضلہ مین اشارہ ہی تونگر کردینے

کے وعدے سے کا اگر مفلس ہو * اُسمین بھی اِسکام کی بڑی خوبی منظور ہوئی کہ وہ برکت کا موجب ہی * یعنے اگر فقر سے ڈرتے ہو تو اللہ غنی کردیگا تم اِس سے مت ڈرو اور اللہ پر توکل رکھو * پس نکاح ثانی ایسی چیز ہوئی کہ باوجود مانع کے بھی اُسپر سبقت کیا چاہیئے اور اُسکے مانعوں کے دفع کرنیکو اللہ تعالیٰ کا فضل ڈھونڈھا چاہیئے * اور یہہ فضل اللہ تعالیٰ کا لفظ من فضلہ سے خوب ظاہر ہی کہ جو کوئی یہہ کام کریگا اللہ تعالیٰ کا فضل اُسکے شامل حال ہوگا * اور یہہ بڑی عنایت ہی پروردگار کی کہ نکاح ثانی کے سبب سے حاصل ہوئی * اور فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے * یَا عَلِیُّ ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْهُنَّ اَلْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالصَّلٰوةُ اِذَا جَاءَتْ وَالْاَیِّمُ اِذَا وُجِدَتْ لَهَا کُفْوًا * ترجمہ فرمایا رسول خدا صلعم نے * اے علی تین چیزیں ہی کہ دیری مت کرو اُسمین * جنازہ جب حاضر ہو یعنے اُسکی نماز مین تاخیر نکر * اور نماز جب اُسکا وقت آجاوے یعنے پہلے وقت مین پڑھنا افضل ہی * اور بیوہ عورت جب پاوے تو کسی کو اُسکے لایق یعنے فی الفور اُس عورت کا نکاح کردے * اور یہہ رسم بد حضرت صلعم کی بیٹیون اور حضرت مرتضیٰ علی علیہ السلام کی بیٹیون کے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بی بی کے اور بہت سی بی بیونکے عمل کے برخلاف ہوا اور گویا اُس شخص نے اُن بی بیون پر اور اُنکے اقرباؤن پر عیب،

لگایا اور اپنے تئین اُنسے افضل جانا * ہان ایک یہہ بات علاحدہ ہی
کہ اُس عورت کو بڈاتہ اِسکام کی خواہش نہو یا لڑکون والی ہو
اور وہ اپنے لڑکون کی خدمت گذاری مین اِسقدر مصروف ہو کہ
اُسکا اُدھر کبھی خیال نآوے تو البتہ ایسی عورت پر اللہ تعالیٰ کا
رحم ہوتا ہی اور وہی اُسکی عصمت کا محافظ رہتا ہی * جن بیبیونکا
نکاح ثانی ہوا اُنکا بیان * بی بی رقیہ پیغمبر خدا صلعم کی بیٹی پہلا
خاوند اُنکا عتبہ بن ابی لہب اور دوسرے خاوند اُنکے عثمان رض
دوسری لڑکی حضرت ام کلثوم پہلا خاوند اُنکا عتیبہ بن ابی لہب
اور دوسرے خاوند اُنکے عثمان رض * اور ام کلثوم حضرت فاطمہ
رض کی بیٹی کہ اُنکو چار نکاح کرنیکا اتفاق ہوا * پہلے خاوند اُنکے
حضرت عمر فاروق رض بعد اُنکے جعفر طیار کے تین بیٹون نے ایک
کے بعد دوسرے نے نکاح کیا * پہلے عون دوسرے محمد تیسرے عبداللہ *
اور حضرت کی بی بیونمیسے سواے حضرت عایشہ کے سب کو متعدد
نکاح کرنیکا اتفاق ہوا * مثلاً حضرت خدیجہ رض کہ جو سب مین بزرگ
اور افضل تہین اُنکو تین نکاح کرنیکا اتفاق ہوا * اِسیطرح حضرت
حفصہ وحضرت زینب وحضرت میمونہ وحضرت ام سلمہ وحضرت
سودہ وحضرت جویریہ وحضرت ام حبیبہ وحضرت صفیہ رضی اللہ
عنہن کے تئین * غرض سب کو سواے حضرت عایشہ کے یونہین * کسیکو

دو نکاح کسی کو تین نکاح کا اتفاق ہوا * اور حضرت کے اہلبیت میں سے حضرت امامہ بی بی زینب حضرت کی بیٹی کی بیٹی ہیں اُنکو دو نکاح کا اتفاق ہوا پہلے خاوند اُنکے حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ اور دوسرے خاوند اُنکے مغیرہ بن نوفل کہ حضرت مرتضی علی ع م نے مرتے وقت اِسبات کی وصیت کی تھی کہ بعد میرے اگر اِس بی بی کو میری خواہش نکاح ہو تو مغیرہ سے نکاح کروا دیں * اور اشراف نسے عرب کے جن بی بیوں کا نکاح ہوا اُنکا نام اُمّ رومان حضرت عایشہ کی ما پہلا خاوند اُنکا عبداللہ بن سنجرہ اور دوسرے شوہر اُنکے حضرت صدیق رض * اور اسما بنت عمیس بی بی حضرت صدیق کی ما محمد بن ابی بکر کی بہن حضرت میمونہ زوجۂ حضرت ع م کی * اول شوہر اُنکے جعفر بن ابی طالب اور دوسرے خاوند اُنکے حضرت صدیق رض اور تیسرے شوہر حضرت علی کرم اللہ وجہہ * اور اُنہیں بی بی اسمانے حضرت فاطمہ رض کو غسل جنازے کا دیا تھا * یہان غسل کا ذکر اِس لئے کیا گیا کہ بعضے مرد اور بعضی عورتین جو اللہ اور رسول کی مرضی کے کام سے واقف نہیں یا اپنی بد باطنی سے اُسکو بُرا جانتی ہیں * جس عورت نے دوسرا نکاح کیا اُسکے پاک اور طاہر ہونے میں بھی شک لاتی ہیں * چنانچہ بی بی کا دانہ یعنے حضرت فاطمہ ع کی نیاز جو کھانا پکا وین اُسکو نہین کھلاتین * بلکہ

اُسکو حقارت کی راہ سے دو خصمی عورت کہتی ہین * سو جب یہہ بات کھل جاوے کہ ایسا سمجھنا اُن لوگونکا بہت برا * اِس سے اُنکے ایمان مین خلل آتا ہی ہرگز ایسی بات زبان سے نہ نکالا چاہئے * بلکہ اُس بی بی کو کسیطرح پر ہرگز حقیر اور ذلیل نجانئے * اور بعد دفن کرنے کے کسی مسلمان کو نچاہئے کہ کسی مسلمان کی قبر کو پختہ بناوے اور اُسپر گنبد اُٹھاوے اور چھت لگاوے اور وہان قبر کا مجاور ہوکر بیٹھے * اور اُسکی تعظیم اور توقیر کے لئے مسجد مین گاڑے یا قبر کو مسجد بناوے * رات کو چراغان کرے * اور کسی مطلب کے لئے نذر منت مانے اور شیرینی مالیدہ چڑھاوے * کہ یہہ سب حرام ہی اور ناجایز * عن جابر رض قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان یجصص القبر وان یبنی علیہ وان یقعد علیہ رواہ مسلم * کہا جابر رض نے کہ منع فرمایا رسول صلعم نے کہ پختہ کی جاوے قبر اور بنایا جاوے کچھہ اُسپر عمارت ہووہ یا خیمہ اور کوئی بیٹھے اُسپر روایت کی مسلم نے * اور روایت کی نسائی نے اِسطرح کہ منع فرمایا رسول صلعم نے کہ بنایا جاوے کچھہ قبر پر یا بڑھایا جاوے اُسپر یعنی مٹی پر اور کچھہ زیادہ کرین * جیسا خیمہ شامیانہ چادر یا پکّی بنائی جاوے وہ * اور مواہب الرحمن مین اور فتاوی عالمگیری اور عینی اور شرح کنز اور مستخلص اور بحرالرایق مین بھی

ایسا ہی لکھا ہی * پھر جو کوئی خلاف اِن حدیثون اور اِن روایتون کے اِن کامون کے جایزہ ہونے مین کچھہ تقریر کرے اور لکھے تو وہ ہرگز معتبر نہین

* محرّم کے مہینے مین جو کرنا چاہئے اُسکا بیان *

جب چاند محرّم کا دیکھا جاوے تو اُس مہینے کو متبرّک جانکر بعد حمد اور درود پیغمبر خدا کے اپنے عقبی اور دنیا کی بہتری کے واسطے دعا مانگے * اور عاشورہ کے دن کو یعنے دسوین تاریخ محرم کی رات کو اور دن کو نیک باتین عمل مین لاوے * جیسا روزہ رکھنا * نمازین پڑھنی * غسل کرنا * مسلمانون مین ملاپ کرنا اور کچھ دینا * بیمار کو پوچھنا * یتیم پر مہر کرنا * دیندار عالمون سے ملاقات کرنی * اللہ تعالی سے دین و دنیا کی خیریت چاہنی * اہل و عیال پر کھانے پینے کی اور دنون سے زیادتی کرنی * اللہ کی راہ مین صدقہ دینا * آنکھون مین سُرمہ لگانا * قران تلاوت کرنا * اور یہہ دسوان دن محرم کا ہمیشہ سے مبارک ہی اکثر انبیا اور اولیا کی شدّت اور کلفت رنج و غم اِس دن دفع ہوا ہی * اور اللہ تعالی کے یہان اُنکو بڑا درجہ ملا ہی * چنانچہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے بھی اُسی طریق قدیم پر مظلومیت اور شہادت کا درجہ حاصل کیا * اور پیغمبر آخر الزمان یعنے اپنے نانا کے خاندان مین کہ اور سب مرتبہ اور بزرگی وہان موجود تھی مگر شہادت نتھی سو اُنکے سبب اُ ، رجہ بھی ہاتھہ لگا * بالکل دو وجہ خلّت اور محبت

اور عبدیت کے بڑھہ گئے * اور اِس معاملے مین مرتبے صبر اور شہادت اور استقامت کے پورے ہوئے * اور دنیاداروفاسقون اور ظالمون کا حال کھل گیا * دینداروصالح شرع کی پیروی کرنیوالونکا استقلال ظاہر ہوا * دونوقسم کے آدمیون کا امتحان عمل مین آیا * مشایخون نکے عملونسے ثابت ہوا ہی کہ اُس شب اورروز کو اگر کوئی دو رکعت یا چار رکعت نماز بعد سورۂ فاتحہ کے پندرہ یا پچیس مرتبہ سورۂ اخلاص ملاکر للہ حضرت امام ع م کی طرف سے ادا کرے تو بڑا ثواب پاوے * اور کھانا کھلانا اور شربت پلانا غربا اور مساکین کو اور قرآن پڑھنا للہ اما مین ع م کی جانب سے اُن دنونمین البتہ زیادہ اجر رکھتا ہی * کیونکہ ایام اور زمان مبارک مین نیکی کا ثواب اور دنونسے زیادہ ہوتا ہی * باقی اور جتنی رسمین بدعتی فرقے کیا سُنی کیا شیعہ عمل مین لاتے ہین وے دوستی کے پردے مین امام ع م کے ساتھہ دشمنی کرتے ہین * کیونکہ اُنھون نے جان تک دی پر بدعتی کی تابعداری نکی * اور یے بیجا بدعت کے کام کرکے اُنسے دوستی پیدا کیا چاہتے ہین اور رضا اور صبر کے مرتبے مین اُنکے بٹّا لگاتے ہین * اور ظالمونکے ظلم اور بے ادبی کی حقیقت اور اُنکی بیکسی اور لاچاری کی کیفیت ہر سال نئی وضع سے تمام شہرونکے گلیون اور کوچون اور بازارونمین سوانگ بنا بنا کرنا چتے کودتے بیان کرتے پھرتے ہین *

وہ منتقم حقیقی ایسے اعمال کی سزا اُنکو دیے جو ہمارے ہادیوں
اور پیر و مرشد ون سے ایسا سلوک کرتے ہین اور پھر دعوا اہلبیت
کی محبت کا کئے جاتے ہین * اور شب برات مین بھی نیک کام جیسے
غسل کرنا اور نماز پڑھنی اور کھانے کی زیادتی کرنی بلا تعین و
تخصیص اہل و عیال پر اور سُرمہ لگانا بہتر ہی * کیونکہ یہہ شب بھی
ایام متبرک سے ہی * آدمیون کے تمام برس کے رزق اور اعمال
وغیرہ کی تقسیم اور نقل پر اس شب کو ہوا کرتی ہی * اور لوح محفوظ
سے اِن کامونکی فرد بن لکھی ہوئی فرشتون کے حوالے ہوتی ہین کہ
اُسکے موافق تمام سال مین وے کام ہوا کرین * سوا ایسے اُنکے اور کام
جو جو بدعتیون نے نکالا ہی جیسا چراغان کرنا اور حلوا روٹی ہی پکانا
اور آتش بازی چھوڑنی اور بلا ضرورت بدلون نئے باسنون کے کھانا
نہ پکانا اور جلد اجلد ہر ایک کے نام سے فاتحہ دینا بعضے مشابہہ
کدا رہین اور بعضے اسراف سے خالی نہین * مسلمان کو چاہئے کہ ایسی
باتونسے پرہیز رکھے دور رہے * مشایخون کی کتاب مین لکھا ہی کہ جو
کوئی شعبان کی پندرھوین شب کو دو دو کانی سو رکعت نماز پڑھے
اِس طرح کہ بعد سورۂ فاتحہ کے دس دس مرتبہ سورۂ اخلاص ہر ایک
رکعت مین ملاوے یا دس رکعت پڑھے اور بعد سورۂ فاتحہ کے سو
سو مرتبہ ہر ایک رکعت مین سورۂ اخلاص ملاوے تو بڑا ثواب پاوے *

اب اي بهائيو اگر مسلمان اور محمدي هو اور اس امت مين داخل هوكر اپنا هونيسے نجات اور الله تعالى كى رضامندي كي دولت حاصل كيا چاهتے هو تو طريق اپنا محمدي كرو اور باپ دادے كي راه چهوڑ دو بلكه جوكوئي كيسا هي لايق اور فايق هو اور سنت نبي كا پيرو نهو تو اسكو شيطان سے بدتر جانو * الهي همكو اور سب مومن اور مومنه كو محمدي طريق پر چلنے اور نبي صاحب كي سنت كے اختيار كرنے كى توفيق دے * آمين يا رب العالمين بحرمت محمد وآله واصحابه اجمعين *

* تيسرا باب علم كے بيان مين *

فرمايا الله تعالى نے قل هل يستوي الذين يعلمون والذين لا يعلمون ترجمه كهه دے اي پيغمبر لوگون سے كيا عالم يعني جاننے والے اور جاهل يعني نجاننے والے برابر هين * يعني جولوگ الله تعالى كي ذات اور صفات كے علم سے اور اسكے احكام سے واقف هين وے اور جو ان باتون سے آگاه نهين برابر هين * انكا درجه انكے درجے سے بهت بڑا هى جيسا دوسرے مقام مين فرمايا هي كه * ما يستوي الاعمى والبصير ترجمه اندها اور آنكهه والا برابر نهين يعني جسكو سوجهه هى وه تمام حكمون پر الله كے چلتا اور اسكي رضامندي هميشه ڈهونڈهتا هى * اور جو سوجهه نهين ركهتا وه دين كي باتون سے اندها هى اور دنيا كے كامون مين خوب چوكس رهتا هى * جسمين عيش وآرام حاصل

هووهي کرتا هي * اور فرمایا الله تعالیٰ نے * اِنَّمَا یَخْشَی اللهَ مِنْ عِبَادِهِ العُلَمٰٓؤُا * ترجمه نهين ڐرتےهين الله سے اُسکےبندونمين سےمگرجو عالم هين * يعني جو حقيقت مين عالم هين وے الله تعاليٰ کي حکمت اورعظمت کی شان اوراُسکي رضامندي کے احکام اور فرمان سے ڐرتےهين * اورنفس اورشيطان کي پيروي سے اپنے تئين الگ رکھتے هين * دنيا کي دوستي اوراُسکي ناپايدار خوبيون پرنهين بھولتے * اور الله کے دشمنون کي تابعداري اورخوشآمد مين لگے نهين رهتے * اُنکي رضامندي اورمحبت کادم شب وروز نهين مارتے * اُنکے بھلے سے اپنا بھلا نهين جانتے * اوراُنکي بُرائي سے اپني بُرائي نهين سمجھتے * برخلاف اُن علماؤن کے جو اپنا شيوه هدايت کاچھوڑکر شيطان کے خليفے بنتے هين * بلکه مسلمان دينداروںکي جسمين حقارت هو اُسکي پيروی مين لگے رهتے هين * ايسے هي عالمون کے حق مين الله تعالیٰ نے فرمايا که وے گدهے هين جن برلدي هين کتابين * سوا سے بوجھه اُٹھانے کے اُنسے کچھه کام نهين هوتا * اور بجز فساد اورگمراهی کےاور اچھونکوبدراه کرنےکے کوئي شيوه اُنکو نهين سوجھتا * اورکتابونکے پڑھنے سے اُنهين هرگز فايده نهين پهنچتا * بلکه اپنے فن مين اُورپکّے هوتےهين * دين کي دولت دنيا کي زينت حاصل کرنے مين کھوتے هين * اورعلم ايسي چيزهي که اگر تهوڑا بھي اُس سے دين ملجاوے تو

هزاروں طرح کا فایدہ اپنے تئیں اور دوسروں کو پہنچے * اسی واسطے ہر مسلمان پر سیکھنا اسکا واجب ہی * چنانچہ فرمایا رسول صلعم نے طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ * مگر علماؤں نے اِسبات میں اختلاف کیا ہی کہ وہ کونسا علم ہی * متکلموں نے کہا ہی کہ وہ علم کلام ہی کہ اللہ تعالی کی معرفت اُس سے حاصل ہوتی ہی * اور فقہا نے کہا ہی کہ وہ علم فقہ ہی کہ حلال اور حرام چیز اُس سے پہچانی جاتی ہی * اور اہل حدیث کہتے ہیں کہ وہ علم کتاب اور سنت ہی کہ شرع کا اصل علم وہی ہی * اور صوفی کہتے ہیں کہ وہ دل کے احوال کا علم ہی کہ بندے کی راہ حقتعالی کیطرف دل سے ہی * بہرحال جو کوئی مسلمان ہوا یا بالغ ہوا یہ سب علم اُسپر واجب نہیں ہوتے لیکن اُسوقت واجب ہوتے ہیں کہ جب کلمۂ لا اله الا الله محمد رسول الله کے معنے سمجھے * اور اہل سنت وجماعت کے اعتقاد کی باتیں جو ایمان کے باب میں لکھہ چکے ہیں حاصل کریے * اور سب صفتوں پر حق تعالی اور پیغمبر علیه السلام کی اور آخرت کی حالات پر ایمان لاوے اور جانے کہ سبحانہ تعالی کے کچھہ مطالب ہیں کہ زبان سے رسول علیه السلام کے لوگوں کو پہنچتے ہیں * جب یہہ معلوم کیا تو دو طرح کا علم اُسپر واجب ہوا * ایک وہ جو دل سے علاقہ رکھتا ہی اور ایک جو اعضا سے * ایک کرنے کا اور ایک نکرنیکا * سو کرنیکا علم ایسا ہی کہ دن چڑھے مسلمان

ور ظہر آئی نماز ادا کرنی ٹھہری تو طہارت اور نماز کا علم جسقدر
فرض ہی اُسپر واجب ہوا اور جسقدر سنت ہی سنت ہوا * پھر جب
ماہ رمضان آگیے آیا روزے کا علم واجب ہوا * اور جب بیس دینار
سونا برس بھر رہا یا دو سو درم روپا اِس مدت تک رہا یا گاے بھینس
بکری اُونٹ اُنکے قاعدے کے موافق رہے تو علم زکوۃ کا واجب ہوا *
اور جب حج کے شرایط موجود ہوئے حج کا علم واجب ہوا * اِسیطرح
جو کام شرعی آگیے آیا اُسکا علم واجب ہوا * اور نکرنیکا علم ہر کسبکے
احوال کے موافق ہوتا ہی * ایک شخص ہی کہ وہ ریشمین کپڑے
پہنتا ہی یا شراب پینے والون سے صحبت رکھتا ہی کسب حرام سے
مال جمع کرنے پر ہی تو عالمون پر واجب ہی کہ اُسکو اُن باتونکا
علم سکھاوین کہ حرام چیزون سے باز رہے * پھر جو دل سے علاقہ
رکھتا ہی وہ دو قسم پر ہی * ایک اُسکی حالات سے علاقہ رکھتا ہی
اور دوسرا اعتقاد سے * جو حالات سے علاقہ رکھتا ہی اُسکی مثال
یہہ ہی * جانے کہ کبر اور حسد اور غضب اور جو جو اخلاق رزیلہ
مین یے حرام ہین اُسکا علم واجب ہی * اور جو اعتقاد سے علاقہ
رکھتا ہی ایسا ہی کہ جب اُسکو کسی بات مین اعتقاد کے شک واقع
ہو تو اُسپر واجب ہی کہ اُسکی حقیقت دریافت کر کے اُس شک کو
دل سے نکالے * پس جب معلوم ہوا کہ ہر کسی کو اِسبات کا علم جو اُسکے

بجا لانیے آونیے واجب ہی تو عوام کو ہمیشہ اِس سے خطرہ ہی * کیونکہ
ایک کام اُنکے آگے آیا اور وے نہین جانتے کہ اِسمین کیا حکمت ہی *
لیکن اِس نجاننے سے وے معاف نہین رہینگے اور اُنکا ایسا بیجا عذر
پیش نجایگا * اُوپر کی تقریر سے سمجھا گیا کہ آدمی کے حق مین
کوئی چیز علم سے بہتر نہین مگر جو لوگ علم حاصل کیا کرتے ہین
اِسواسطے کہ دنیا کے کامونکو رونق دین اور اُس سے جاہ و دولت
پیدا کرین اُنکے حق مین بہتر یہی ہی کہ اِس نیت سے علم نسیکھین
بلکہ کسی کسب پر دل لگاوین * کیونکہ جو لوگ ایسی نیت سے علم سیکھتے
ہین وہی شیاطین الانس ہوتے ہین * ہزارون اُنسے شاگردی کر کے
جہنم کے لایق بنتے ہین * اللہ تعالی ایسونسے سب لوگونکو محفوظ رکھے *
چنانچہ اسپر ایک نقل یاد آئی کہ کسی بزرگ نے شیطان کو خواب
مین دیکھا بیکار بیٹھے * پوچھا کہ تم تو گمراہی کے دھندے مین رات
دن لگے رہتے ہو تمھاری بیکاری کا کیا سبب * اُسنے جواب دیا کہ
جب سے اِس آخری زمانے کے علما پیدا ہوے ہر ایک میرے رشید
شاگردون سے بڑھ چلا اور گمراہی کے فن مین پکّے ہوگئے * جو مجھے
کرنا تھا یے معاد تمند فرزند شب و روز اُسیکی تدبیرات مین لگے رہتے
ہین میری خواہش کے کام بخوبی ادا کرتے ہین * اب مین خوشیان
کرتا ہون بے فکر ہو کر اُنکی خیریت منا تا ہون * پھر پوچھا اُسنے

که هم دیکھتے هین که بعضے اِن مین سے نماز پڑھتے هین روزے رکھتے هین مونچھین منڈاتے هین دامن اوپر رکھتے هین عصا هاتھ مین لیکر چلتے هین یہه تو صورت اهل شرع کي هی کیونکر اِن سے ایسے کام هوتے هین جنسے تیري رضامندي حاصل هوتي هی * اُس نے جواب دیا که یہه بھي عین شاگردي اور پیروي میري هی که ظاهر مین حاجي اور مُلّا اور عالم اور مشایخ کي صورت بنائے رهنا اور باطن مین پرلے درجے کے حسد اور بغض اور کینه اور مکر و فریب و بد خواهي اور طمع اور بد معاملگي کے زنگ سے دل کو سیاه رکھنا * که سچے مسلمان جو دنیا کے کامون مین بڑے سیدھے بے وقوف هوتے هین اُنکو اپنے جال مین جھٹ پھنسا لیوین * اور اُنکے جان اور مال کو ایکدم مین تاراج کرین * کسي کا مال و جان لین کسیکا جوهر ایمان لین * وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم * اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهٗ رواه مسلم * م * ابوهريره رض کہتے هین که فرمایا رسول صلعم نے که جب آدمي مرتا هی کٹ جاتا هی اُسکا عمل یعنے اُسکو ثواب ملنا هر ایک عمل سے جاتا رهتا هی * جیسا نماز روزه حج زکوة وغیره مگر تین عمل سے باقي رهتا هی * ایک صدقۂ جاریه یعنے وه نیکي جو جاري اور قایم و دایم هی جسطرح کسي مال کا وقف کرنا الله کي راه

مین اور خلق اللہ کے نفع کے واسطے بناد ینا جیسا کنوا حوض مہمانخانہ پل مسجد خانقاہ وغیرہ * یا ایسا علم جس سے لوگونکو فایدہ پہنچے تعلیم اور تصنیف اور کتابت وغیرہ کی رو سے * یا لڑکا نیکبخت نیک چال کہ دعا مانگتا ہی اُسکے واسطے * م *وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم من نفس عن مومن کربۃ من کرب الدنیا نفس اللہ عنہ کربۃ من کرب یوم القیمۃ ومن یسر علی معسر یسر اللہ علیہ فی الدنیا والاخرۃ ومن ستر مسلما سترہ اللہ فی الدنیا والاخرۃ واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ ومن سلک طریقا یلتمس فیہ علما سہل اللہ لہ بہ طریقا الی الجنۃ وما اجتمع قوم من بیت فی بیوت اللہ یتلون کتاب اللہ ویتدارسونہ بینہم الا نزلت علیہم السکینۃ وغشیتہم الرحمۃ وحفتہم الملائکۃ وذکرہم اللہ فیمن عندہ ومن بطا بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ رواہ مسلم * م *

کہا ابوہریرہ رض نے فرمایا رسول صلعم نے جسنے دور کیا دنیا کی فکر اور غم کو کسی مسلمان سے چہ جایے عقبیٰ کی جیسا کفر اور معصیت دور کیا اللہ تعالیٰ نے اُس سے عاقبت کی فکرونکو * اور جسنے آسان کیا کام اُسکا جو مشکل مین پڑا تھا جیسے قرضدار کو مہلت دی یا قرض اُسکا ادا کردیا آسان کریگا اللہ تعالیٰ اُسپر دنیا اور آخرت مین * اور جسنے چھپایا عیب کسی مسلمان کا یا سترپوشی کی ننگے مسلمان

کي چھپاويگا اُسکے عيب الله تعالیٰ يا پہناويگا خاصے کپڑے اُسکو دنيا
اور آخرت مين * اور الله صاحب مددگاری مين متوجه رهتا هی
اُس بندے کي جبتک وه مددگاري مين هی اپنے بهائي کي نفع
پہنچانے مين يا ضرر کے دفع کرنے مين * اور جو کوئي اختيار کرتا هی
ايک راه اور طلب کرتا هی اُسمين علم دين يعنے خود علم سيکهتا هی
يا سکهانيکے اسباب موجود کر ديتا هی يا اورون کو علم سيکهنے مين
اُنکي حاجت روائي کرتا هی * کهولديتا هی واسطے اُسکے الله تعالیٰ ايک
راه جنت کيطرف * يعنے اُس سے ايسے کام کرواتا هی جس سے بهشت مين
جاوے * اور جمع نهين هوتے هين لوگ الله کے گهرونسے کسي گهر مين اِس
لئے که پڑهين قرآن اور پهير پهار کرين اُسکو آپسمين * يعنے مسجد و نمين
جمع هوکر قرآن کے سيکهنے سکهانيکا چرچا کرين اور اُسکے امر و نهي سے
واقف هون اور وقف کرين * مگر نازل هوتي هی اُن پر بے پروائي
اور اطمينان قلب که اُس سے دنيا کی خواهشين اُنکے دلسے دور هوتي هين
اور کسيکا ڈر سوا ے الله کے نهين رهتا * اور اُسکے حضور کا لطف جيمين
هی حاصل هوتا * اور گهير ليتي هی اُسکو رحمت اور طواف کرتے
هين اُسکے گرد فرشتے اور ذکر کرتا هی الله تعالیٰ اُنکا اپنے مقربونسے *
يعنے اُنکی عبادت کی خوبيونکا بيان فرماتا هی جس سے آدميونکو
فخر حاصل هوتا هی * اور فرشتونکا طعن اُنکي نافرمانبي پر جو آگے

کیا تہامت جاتا ہی * اور جسکے عمل نے ہیٹہا کیا اُسے وہ بڑہہ نہین
جاتا اپنے نسب سے * یعنے اگرچہ کوئی عالی نسب ہو اور اُسنے اللہ تعالی
کی رضا مندی کے کام نہین کیئے تو صرف نسب کے سبب سے ہرگز اُسکو
درجے حاصل نہین ہوتے * کثیر ابن قیس نے کہا کہ فرمایا رسول صلعم نے
وَاِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالْحِيتَانُ
فِي جَوْفِ الْمَاءِ وَاِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ
عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ وَاِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ وَاِنَّ الْاَنْبِيَاءَ
لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَهُ اَخَذَ بِحَظٍّ
وَافِرٍ رواہ احمد والترمذی وابوداود * ترجمہ اور تحقیق عالم اُسکے
واسطے مغفرت چاہتے ہین آسمانون اور زمین کے رہنے والے اور
مچھلیان جو پانی میں ہین * اور تحقیق بڑائی عالم کی عابد پر جیسا
بڑائی چودہوین رات کے چاند کو تارون پر * اور تحقیق عالم وارث
ہین انبیا کے اور بیشک پیغمبرون نے نہین چھوڑا بعد اپنے درہم
اور دینار کو اور چھوڑا ہی اپنے پیچھے علم کو * پس جسنے اُسکو سیکھا
پایا اُسنے بڑا حصہ * یعنے خوب علم سیکھے تھوڑے پر قناعت نکرے *
روایت کی احمد اور ترمذی اور ابوداود نے * م * عن ابی
ہریرۃ رض فیما اعلم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَاْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ

يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا رواه ابوداود * کہا ابوہریرہ نے اِسمین کہ جانتا ہون

مین رسول صلعم سے کہ فرمایا تحقیق اللہ عزوجل بھیجتا ہی اِس اُمت

کے واسطے ہر سو برس کے سرے پر ایک شخص کوکہ تازہ کرتا ہی وہ

اِس اُمت کے لئے اُنکے دین کو * یعنے ایسا شخص پیدا ہوتا ہی کہ دین

کو تقویت دیتا ہی اور نئے سر سے اچھی باتونکو زینت بخشتا ہی اور

بد باتونکو دفع کرتا ہی * عن الحسن رض مرسلا قال قال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ

بِهِ الْإِسْلَامَ فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّينَ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ رواه الدارمي

* م * حسن رض کہتے مین کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جسکی آئی

موت اِس حال مین کہ وہ طلب کرتا ہی علم کو اِس لئے کہ زندہ کرے

اُس سے اِسلام کو * یعنے دین کے علم کو حاصل کرتا ہی مسلمانی کی قوت

کو * نہ اِس لئے کہ اُس سے جاہ ومال دنیا کا اور لذات شہوات نفسانی

پیدا کرے مرتے دم تک * پس درمیان اُسکے اور نبیونکے ایک درجہ

ہوگا بہشت مین * یعنے بہت تھوڑا فرق ہوگا * عن ابي الدرداء رض

قال سُئِلَ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَا حَدُّ الْعِلْمِ الَّذِي

إِذَا بَلَغَهُ الرَّجُلُ كَانَ فَقِيهًا فَقَالَ رسولُ اللہ صلعم مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي

أَرْبَعِينَ حَدِيثًا فِي أَمْرِ دِينِهَا بَعَثَهُ اللهُ فَقِيهًا وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيمَةِ

شَافِعًا وَشَهِيدًا * م * کہا ابودرداء نے سوال کیا رسول صلعم سے کہ کیا

هدی ہی اِس علم کی جسکے حاصل ہونے سے آدمی فقیہ ہوتاہی * فرمایا آپ نے کہ جسنے یاد کین میری اُمت کے فایدہ کے لئے چالیس حدیثین اُٹھاویگا اللہ تعالیٰ اُسکو قیامت کے دن فقیہ * اور ہونگا مین اُسکا شفاعت کرنیوالا گناہون پر اور گواہی دینیوالا اُسکی عبادت پر * انس رض کہتے ہین کہ فرمایا رسول صلعم نے آیا جانتے ہو کہ تم مین کون زیادہ بہتر ہی اور پسندیدہ بخشش اور سخاوت کی روسے * کہا لوگون نے اللہ اور اُسکا رسول خوب جانتاہی * فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ بخشش اور کرم مین سب سے کامل تر ہی بعد اُسکے آدمیون مین سب سے زیادہ مین ہون * اور اُنمین سے زیادہ بعد میرے وہ شخص ہی جسنے حاصل کیا علم پھر پھیلایا اُسکو تعلیم سے یا تصنیف سے بلکہ کتابت سے بھی * آویگا وہ قیامت کے دن تنہا مانند ایک امیر کے یا فرمایا کہ آویگا مانند ایک اُمت کے یعنے جیسے کوئی بڑا سردار عزت اور شوکت سے آتا ہی

اُصلہ * عن ابی ہریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهُ ثُمَّ كَتَمَهُ اُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيمَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ رواہ احمد وابو داود * والترمذی وابن ماجۃ عن انس * م * کہا ابوہریرہ نے فرمایا رسول صلعم نے کسی کو پوچھا جاوے اُس علم سے کہ وہ جانتا ہی پھر چھپا وے وہ اُسکو لگام دیا جاگا وہ دوزخ کی آگ سے * یعنے ایک عالم ہی کہ اُسکو دین کے مسلے یادہین اور نا واقف نے سوال کیا اور

زمان دوسرا عالم نہین هی یا اورکوئي وجهه معقول نه بتانے کي
نہین رکھنا پھر جو وہ سایل کو نه بتا ویے تو البته وة سزا وار عذاب کا
هوگا * وعن كعب بن مالك رض قال قال رسول الله صلی الله علیه
وآله وسلم مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْلِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ
أَوْيَصْرِفَ بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ النَّارَ رواه الترمذي * ورواة
ابن ماجة عن ابن عمر * م * کہا کعب بن مالك نے فرمایا رسول صلعم
نے که جسنے علم حاصل کیا اس لئیے که جھگڑ ہے علما سے یعنے بحث
کرکے اپنی بڑائي چاهے یا اسواسطے که نادانون مین قضیه لگا وے
اور اُنکو شک مین ڈالے یا اس لئے که پھیرے اُس سے آدمیون کے منهه
کو اپني طرف * یعنے لوگو نسے اُسکے سبب مال اور دولت لیکر اپنے نفس
کي خوشي مین خرچ کرے * غرض ایسے مطلبون کے حاصل کرنے کو
جو کوئي علم حاصل کریگا ڈالیگا الله تعالی اُسکو جهنم مین *
عن ابن عباس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله
وسلم إِنَّ أُنَاساً مِنْ أُمَّتِي يَتَفَقَّهُونَ فِي الدِّينِ وَيَقْرَؤُنَ الْقُرْآنَ
يَقُولُونَ نَأْتِي الْأُمَرَاءَ فَنُصِيبُ مِنْ دُنْيَاهُمْ وَنَعْتَزِلُهُمْ بِدِينِنَا وَلَا
يَكُونُ ذَلِكَ كَمَا لَا يُجْتَنَى مِنَ الْقَتَادِ إِلَّا الشَّوْكَ وَكَذَلِكَ لَا يُجْتَنَى مِنْ
قُرْبِهِمْ إِلَّا قال محمد بن الصباح كانه يعني الخطايا رواه ابن ماجة * م *
کہا ابن عباس رض نے فرمایا رسول صلعم نے تحقیق کتنے لوگ میري اُمت

ہین یے فقیه ہونگے دین مین اور پڑہینگے قرآن * کہینگے جاتے ہین ہم امیرون پاس پہنچینگے اور لینگے ہم کچھہ اُنکی دنیا سے اور الگ رکھینگے ہم اُنسے اپنے دین کو اور نہین ہوتا ایسا * یعنے دونون جمع ہون لایق ہونا دین مین اور امیرون سے صحبت رکھنی * جیسا نہین پیدا ہوتا کنٹیلے درخت سے مگر کانٹا * اِسیطرح نہین حاصل ہوتا امیرون کی نزدیکی سے مگر نقصان و وبال و زیان که جسکی تقریر سے زبان عاجز ہی * کہا محمد بن صباح نے جوشیخ ہی بخاری اور مسلم اور ابو داود اور احمد کا که اِس حذف سے مراد ہی گناہ یعنے قرب امرا سے حاصل نہین ہوتا مگر گناہ اور زیان * اور وہ اِسقدر رہی که زبان اُس سے کوتاہ ہی * اِس حدیث سے یہه بات معلوم ہوئی که عالم دیندار کو ہرگز امیر کی صحبت سے سواے نقصان دین اور گناہ کے کچھہ فایده نہین * یہه تو مسلمان امیر کا حال ہی واے حال پر اُنکے جو اِس زمانے مین عالم کہلاکر کفارون سے صحبت اور میل کی آرزو رکھتے ہین اور مزارجان سے اُنکی خوبی اور تعریف مین رطب اللسان رہتے ہین * اور اُنکی موافقت اور میل کو اپنا فخر جانتے ہین * اور اُنکی تابعداری کو اپنا مطلب خاص سمجھتے ہین * عن علي رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِیهُ فِي الدِّینِ اِنِ احْتِیجَ اِلَیهِ نَفَعَ وَاِنِ اسْتُغْنِيَ عَنْهُ اَغْنَی نَفْسَهُ رواہ

رزین* علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ رسول صلعم نے ارشاد کیا کہ
نیک مرد ہی جو کہ فقیہ ہی دین مین* یعنے دین کے احکام کا عالم ہی
اگر احتیاج لاوین لوگ اُسکی طرف نفع پہنچا وے وہ اُنکو* اور اگر
بے غرض ہووین لوگ اُس سے بے غرض کرے وہ اپنے نفس کو اُنسے*
یعنے عالم کو لایق یہی ہی کہ محتاج نکرے اپنے تئین خلق کیطرف اور
خواہش نکرے اُنکی صحبت کی اور طمع نکرے اُنسے فایدہ اُٹھا نیکی*
لیکن اگر لوگ اُسکی طرف احتیاج لاوین اور مضطر ہون اور دوسرا
کوئی عالم نہو کہ اُس سے دین کے احکام دریافت کرین تو اُس عالم
کو لازم ہی کہ لوگو نسے صحبت رکھے اور اُنکو نفع پہنچا وے* اور
جو محتاج نہون اور استفادہ نکرین تو اپنے تئین الگ کرے اُنسے
اور اللہ تعالی کی عبادت مین مشغول ہووے* اور دین کی کتابو نکے
مطالعہ اور تصنیف اور علم کے مشہور کرنے مین مصروف رہے* اور
بی بی عایشہ رض نے کہا کہ مین نے سنا حضرت علیہ السلام سے یون
فرماتے تھے کہ اللہ تعالی نے وحی بھیجی میری طرف کہ جسنے اختیار
کی راہ علم کے حاصل کرنے کی پس آسان کرونگا مین اُسکے واسطے راہ
جنت کی* اور جسکی آنکھونکی روشنی لے لیتا ہون مین بدلا دیتا ہون مین
اُسکو بہشت* اور زیادتی علم کی تھوڑی بہتر ہی عبادت کی زیادتی
سے* اور تہولی دین کی ورع یعنے پرہیزگاری ہی* نزدیک بعضو نکے

ورع کا مرتبہ تقویٰ سے بڑا ہی * تقویٰ پرہیز کرنا حرام سے اور ورع
بچ رہنا شبہہ کی چیزونسے * اور بعضو نکے نزدیک برعکس اِسکے * م *
اور فرمایا علیہ السلام نے سکھانا اور تذکرہ علم کا ایک ساعت رات
کو بہتر ہی تمام شب کے جاگنے سے یعنے عبادت مین کاٹنے سے * م * وعن
ابي هريرة رض قال قال رسول الله صلعم اِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ
عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْماً عَلِمَهُ وَنَشَرَهُ وَوَلَداً صَالِحاً تَرَكَهُ اَوْ
مُصْحَفاً وَرَّثَهُ اَوْ مَسْجِداً بَنَاهُ اَوْ بَيْتاً لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ اَوْ نَهْراً اَجْرَاهُ
اَوْ صَدَقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ تَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ
رواه ابن ماجة وبيهقي في شعب الايمان * م * کہا ابو ہریرہ
رض نے فرمایا رسول اللہ صلعم نے تحقیق جو چیز کہ بعد مرنے کے
اُسکے عمل اور نیکیو نکا ثواب پہنچتا ہی مومن کو وہ علم ہی کہ
سیکھا اور کہند ایا اُسکو لوگو نمین * اور لڑ کا نیک اطوار کہ چہوڑ
گیا اُسکو اور قران مجید کہ رکھہ گیا وارثو نمین یا وقف کیا اپنی
زندگی مین یا مسجد کہ بنایا اُسے یا مسافرخانہ یا نہر کہ جاری
کیا اُسکو یا خیرات کہ نکالا اُسکو اپنے مال سے اپنی تندرستی اور زندگی
کے وقت * سو یے چیزین ملتی ہین اُسکو بعد مرنے کے * یعنے اُسکا ثواب
پاتا ہی * عن عبد الله بن مسعود رض قال لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا
الْعِلْمَ وَوَضَعُوهُ عِنْدَ اَهْلِهِ لَسَادُوا بِهِ اَهْلَ زَمَانِهِمْ وَلٰكِنَّهُمْ بَذَلُوهُ

لِاَهْلِ الدُّنْيَا لِيُنَالُوْا بِهِ مِنْ دُنْيَاهُمْ فَهَانُوْا عَلَيْهِمْ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صلى الله عليه و آله وسلم يَقُوْلُ مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ هَمًّا وَاحِدًا هَمَّ اٰخِرَتِهٖ كَفَاهُ اللّٰهُ تعالىٰ هَمَّ دُنْيَاهُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُوْمُ اَحْوَالَ الدُّنْيَا لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ فِيْ اَيِّ اَوْدِيَتِهَا هَلَكَ رواه ابن ماجة والبيهقي * م * كہا عبد الله ابن مسعود رض نے اگر حفاظت کرین اہل علم علم کی اور اُسکی قدر پہچانین تو رکھین اُسکو اُسکے لایق کے پاس * البتہ سردار ہوجاوین اپنے زمانے کے لوگون مین * لیکن دیے دیا اُسے دنیا دارون کو کہ حاصل کرین اُس سے دنیا کی چیزونکو * پس ذلیل ہوے دنیا دارون کے پاس * سنا مین نے تمہارے پیغمبر صلعم سے فرماتے تھے کہ جو کوئی اپنی ہمت مصروف کرے ایکطرف یعنے ہمت باندہے آخرت کی طرف بر لاتا ہی الله تعالیٰ اُسکے مطالب دنیا کے * اور جو کوئی بانٹتا ہی اپنی ہمت دنیا کے کامونکیطرف پروا نہین کرتا الله تعالیٰ اُسکی کچھہ کہ دنیا کی حالات کے کسی جنگل مین ہلاک ہوجاوے *

عن سفيان اِنَّ عمر بن الخطاب رض قَالَ لِكَعْبٍ مَنْ اَرْبَابُ الْعِلْمِ قَالَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ بِمَا يَعْلَمُوْنَ قَالَ فَمَا اَخْرَجَ الْعِلْمَ مِنْ قُلُوْبِ الْعُلَمَاءِ قَالَ الطَّمَعُ رواه الدارمي * كہا سفيان نے تحقيق عمر ابن الخطاب رضي الله عنہ نے پوچھا کعب رض سے کون ہی اہل علم یعنے کس کو مولوی اور عالم کہئے * جواب دیا کعب نے عالم اُنکو کہئے جو عمل کرتے

ہیں اپنے علم کے مطابق * پوچھا عمر رض نے کہ کون سی چیز ہی کہ نکالتی ہی عالمونکے دلسے علم کی برکت اور نور کو * کہا کعب نے کہ طمع * یعنے جس عالم نے دنیا کی دولت اور آرام اور جاہ و حشمت پر نگاہ کی اور اس کی تلاش میں لگا اُس نے اپنا بھرم کھویا اور لوگونکی نظرون میں ذلیل اور رسوا رہا * عَنِ الْاَحْوَصِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صلي الله عليه و آله وسلم عَنِ الشَّرِّ فَقَالَ لَا تَسْئَلُوْنِيْ عَنِ الشَّرِّ وَ سَلُوْنِيْ عَنِ الْخَيْرِ يَقُوْلُهَا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ اَلَا اِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرَارُ الْعُلَمَاءِ وَ اِنَّ خَيْرَ الْخَيْرِ خِيَارُ الْعُلَمَاءِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ روایت کی احوص ابن حکیم نے اپنے باپ سے کہ پوچھا ایک شخص نے پیغمبر خدا صلعم کو شر سے یعنے بد آدمی یا برائی کی چیز سے * فرمایا آپ نے مت پوچھو تم مجھے شر سے اور پوچھو تم مجھے خیر سے * فرمایا اِس کلمہ کو تین بار تاکید * پھر فرمایا جانو کہ بدونکے بد تر عالم ہیں یا برائیومین بڑی برائی عالم کی ہی * اور اچھونکے اچھے عالم ہیں یا بھلائیومین بڑی بھلائی عالم کی * ف * اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ عالم خلق اللہ کے درمیان سردار اور ہادی اور راہ کے دکھلانیوالے ہیں * اور عوام دوسرے لوگ اُنکے تابعدار اور اُنکی بتلائی راہ پر چلنے والے * اگر عالم دینداری اور شرع کے حکمون پر قایم رہینگے تو اور خلقت بھی اُنکو دیکھکر نیک سیرت نیک اطوار ہوگی

شرع کي اچھي راہ اختيار کريگي * الله ورسول کے حکمون سے ڈريگي ايمان کے راستے پر قايم رهيگي * اي بھائيو اب تو زمانہ ايسا آيا هی کہ جو عالم کہلاتے هين وے عوام اُن پڑھے لوگون سے زيادہ ڈھيتھ هوکر بلاخوف وخطر علانيہ سب کے روبرو حرام وناجايز وبدعت کے کامون کو عمل مين لاتے هين * مکروفريب وحسد وبغض اورجو جو بُرائی کي چالين هين اختيار کرتے هين * علم کو دنيا کے حاصل کرنيکي ٹٹّي بنائی هی * شرعي صورت اورلباس بنا کر آدميون کو فريب کے جال مين پھنسانے کي تدبير ٹھهرائي هی * دن رات اپني بھلائی کي فکر مين لگے رهتے هين اورونکي بُرائي سے کچھہ انديشہ نهين کرتے * حرام اورحلال اُنکے پاس يکسان هی * دولت دنيا کے حاصل کرنے مين عقل اُنکي سرگردان هی * پس جب ايسے عالم هون تو جاهلون کا کيا حال هوگا * اورجب پيرا يسی راہ پرچلے توکهو پھر مريد کيا کريگا * سويارو يهہ آخر زمانہ هی اِ سوقت کے عالمون کي خبر رسول صلعم نے آگے هي دي هی چنانچہ فرمايا هی * عن علی رض قال قال رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم يُوْشِکُ اَنْ يَاتِيْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَايَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اِسْمُهٗ وَلَا يَبْقٰی مِنَ الْقُرْآنِ اِلَّا رَسْمُهٗ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدٰی عُلَمَاءُ هُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيْهِمْ تَعُوْدُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيْ فِي شُعَبِ

الایمان * م * کہا علي علیه السلام نے کہ فرمایا رسول صلعم نے
قریب هی کہ آویگا لوگون پر ایک وقت کہ باقي نرهیگا دین مسلماني
سے مگر نام اُسکا * یعنے علم تو رهیگا پر عمل نہین * اور باقي نرهیگا
قرآن سے مگر نشان اُسکا * یعنے الفاظ و عبارت اداکرینگے بلا غور معني *
مسجدین اُنکی آباد هین اور وے حقیقت مین اُجاڑ هین هدایت
کي راه سے * یعنے لوگ اُسمین جمع هوتے هین دنیا کي غرض کو
نه الله تعالی کے ذکر اور درس و تدریس کو * علما اُنکے بدتر هین
خلایق زیر آسمان مین * اُنکے نزدیک سے ظاهر هوگا فتنه یعنے هرطرح
کي خرابی دین اور دنیا کی اُنکی ذات سے پیدا هوگی * کیونکه اُنهون
نے اپنے طریق کو چهوڑ کر ظالمون کی مدد سے شرارت اختیار کي
اُنکی بري چلن سے تمام خلق گمراه هوتي * اور اُنهین کیطرف وه فتنه
و فساد پلٹیگا * یعنے اُنکي بد بیني اور بد باطني سے وهي فساد اور ظلم
اور گمراهي اُنپر پڑیگي یعنے بیخ اور بنیاد اُنکي الله تعالی ظالمون
کے هاتهه کهود واڈالیگا اور اُنکو دین اور دنیا مین ذلیل اور رسوا
بناویگا * جیسے مثل مشهور هی کہ جو کوئی الله کي خلقت کو آزار
دیکر اُسکا نقصان چاهکر کسی مخلوق کے دلکو خوش کرتا هی * الله تعالی
اُس مخلوق ظالم کے هاتهه سے اُسکي سزا دلاتا هی اور بیعزت کروا تا هی *
چنانچه بالکل مضمون اِس حدیث شریف کا اِس زمانے مین موجود

هی عیان راجه بیان آنکهه هو تو دیکهو کان هو تو سنو * الله تعالی
ایسے عالمون کی صحبت سے مومنونکو دور رکھے اور اُنکی گمراهی کے
پھند سے سے بچارہے میں سے سچے مسلمانونکو بچاوسے * عن ابی
الدرداء رض قال اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
عَالِمٌ لَا یَنْتَفِعُ بِعِلْمِهٖ رواه الدارمی * م * کہا ابودردا رضی الله عنه
نے تحقیق بدترین آدمیون سے نزدیک الله تعالی کے درجے کی روسے
قیامت کے دن عالم میں که فایده نہین اُٹھایا اُنھون نے اپنے علم سے
اور عمل نہین کرتے اُسپر * اور بعضون نے ینتفع مجھول کا صیغه پڑھا
هی یعنے وه عالم جسنے علم دین اور شریعت کی راه لوگون کو نہین
بتائی وعظ اور نصیحت سے منهه موڑا امر معروف اور نهی منکر سے باز
رها دنیا کمانےمین رات دن دوڑنے لگا * چنانچه یہی مضمون اگلی
حدیث سے ثابت هوتا هی * عن ابی هریرة رض قال قال رسول الله
صلی الله علیه و آله وسلم مَثَلُ عِلْمٍ لَا یُنْتَفَعُ بِهٖ کَمَثَلِ کَنْزٍ لَا یُنْفَقُ مِنْهُ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ رواه احمد والدارمی * م * کہا ابوهریره رض نے
فرمایا رسول علیه السلام نے مثل اُس علم کی جس سے فایده نه پہنچے
مثل گنج کی هی که خرچ نہین کیا جاتا وه الله کی راه مین * عن
ابی هریرة رض قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم تَعَوَّذُوْا
بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا جُبُّ الْحُزْنِ قَالَ وَادٍ

فی جہنم یتعوذ منہ جہنم کل یوم اربع مائۃ مرۃ وقیل یا رسول اللہ من ید خلہا قال القراؤن المراؤن باعمالہم وان من ابغض القراء الی اللہ تعالی الذین یزورون الامراء قال المحاربی یعنی الجورۃ رواہ ابن ماجۃ * م * کہا ابی ہریرہ رض نے فرمایا رسول علیہ السلام نے پناہ مانگو تم اللہ کے پاس جب الحزن سے یعنے غم کے کنوے سے * پوچھا لوگون نے کیا ہی جب الحزن * فرمایا ایک میدان ہی جہنم مین پناہ مانگتا ہی اُس سے جہنم ہر روز چار ہزار مرتبہ * پھر پوچھا اصحاب نے یا رسول اللہ کون داخل ہوگا اُسمین * فرمایا قرآن پڑھنے والے ایسے جو لوگون کے دکھانے کو عمل کرتے ہین * اور تحقیق بڑے سے دشمنون سے اللہ کے وہے قاری ہین جو ملاقاتین کرتے ہین اور صحبتین رکھتے ہین اُمراؤن کی طمع اور طلب دنیا کے سبب * کہا ہی محاربی نے جو حدیث کے راویون سے ہی کہ مراد اُمرا سے اُمرا سے جابر اور ظالم ہین * ف * سوا سے دین اسلام کے جو دین اور فرقے رکھتے ہین سب ظالم اور جابر ہین * کیونکہ کفر اصل ظلم ہی * اور قاری سے عالم اور عابد مُراد ہی * زیاد بن حدیر سے روایت ہی کہا انہون نے کہ فرمایا مجکو عمر رض نے آیا جانتا ہی تو کیا چیز گرا دیتی ہی اِسلام کی بنیاد کو * کہا مین نے نہین * فرمایا گراتی ہی اِسکو دگنا عالم کا اور جھگڑنا منافق کا ساتھ کتاب کے

اور حکم کرنا گمراہ سرداروںکا * یعنی جب عالم نے اپنی راہ چھوڑ دی
اور بدراہی اختیار کی اور فسق و فجور اور بدعت کے امور کرنے لگا
تو اسلام کی جڑ کھد گئی * اسیطرح جب جھوٹے مسلمان کلام اللہ
کی آیتوں مین جھگڑنے لگے یعنی اپنی خاطرخواہ بزور معنی نکالنے لگے
اور بیجا نا ویلات سے لوگونکو شک مین ڈالنے لگے اور حاکم ظالم اپنی
خواہش نفسانی کے موافق جبراً لوگون پر حکم چلانے لگے تو دین اسلام
ویران ہوا * عبداللہ ابن عمر سے روایت ہی فرمایا رسول علیہ السلام
نے کہ اللہ تعالی کھینچ نہین لیتا علم کو بندونکے ہاتھہ سے مگر کھینچتا
ہی اُسکو مار ڈالنے سے عالمون کے یہانتک کہ کوئی باقی نہین رہتا
عالم * اختیار کرتے ہین لوگ جاہل سردارون کو * پھر پوچھتے ہین
وے اُنسے اپنے مطالب * فتوا دیتا ہی وہ بغیر علم * پس گمراہ ہوتے
ہین اور گمراہ کرتے ہین * بخاری اور مسلم نے روایت کی * م * اِس
حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت نے آخری زمانیکی پہلے سے خبر دی
ہی کہ اُس وقت یہہ حال ہوگا سو اب ہوا * عن زِیَادِ بنِ لَبِیدٍ رض
قَالَ ذَکَرَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰہُ علیہ و آلہ وسلم شَیْئًا فَقَالَ ذٰلِکَ عِنْدَ اَوَانِ
ذَهَابِ الْعِلْمِ قُلْتُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ وَکَیْفَ یَذْهَبُ الْعِلْمُ وَنَحْنُ نَقْرَءُ الْقُرآنَ
وَنُقْرِئُہٗ اَبْنَاءَنَا وَیُقْرِئُہٗ اَبْنَاءُنَا اَبْنَاءَهُمْ اِلیٰ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ فَقَالَ ثَکِلَتْکَ
اُمُّکَ زِیَادُ . اِنْ کُنْتُ لَاَرٰکَ مِنْ اَفْقَهِ رَجُلٍ بِالْمَدِیْنَةِ اَوَلَیْسَ هٰذِهٖ

الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى يَقْرَؤُنَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ لَا يَعْمَلُوْنَ بِشَيْءٍ مِمَّا فِيْهِمَا

رواه احمد وابن ماجة والترمذي * والدارمي عن ابی امامه * م *

کہا زیاد ابن لبید رض نے کہ ذکر کیا پیغمبر خدا صلعم نے کسي

چیز کا پھر فرمایا کہ یہہ اُسوقت ھوگا جب علم نرھیگا * عرض کیا

مین نے یا رسول اللہ کیونکر جاتا رھیگا علم ھم پڑھتے ھین قرآن

اور جانتے ھین اُسکے احکام اور پڑھاتے ھین اپنے بیتونکو اور پڑھاتے

ھین وے اپنے بیتون کو یہہ طور چلا جا گا قیامت تک * پھر فرمایا

حضرت نے رووے تیري ما تجھپراي زیاد * سچ ھی کہ مین گمان کرتا

تھا تجکو مدینے کے شھر مین بڑا دانا * عجب ھی کہ تونے میرے کلام

کے معنے نسمجھے * تونے خیال کیا کہ علم اور قرآن سے مراد صرف جاننے

اور پڑھنے سے ھی * یون نہین بلکہ مراد اُس سے ھی کہ اُسپر عمل

نکرے * کیا نہین ھین یہود اور نصارا کہ پڑھتے ھین توریات اور

انجیل کو اور عمل نہین کرتے اُس چیز پر جو نفع دے اُنکو اُسمین

سے * ف * اِس حدیث سے معلوم ھوا کہ جسطرح یہود اور نصارا اپني

کتابون کو ظاھر مین پڑھتے ھین اور اُنکے احکام پر جیسا چاھئے عمل

نہین کرتے اِسیطرح جھوتے مسلمان ظاھر مین قرآن اور علم شرعي

پڑھتے ھین لیکن اُسپر عمل نہین کرتے * نیت اُنکي اِس پڑھنے سے

صرف یہي ھی کہ جسطرح ھو دنیا حاصل کیجیئے دولتمند کہلائیے

عیش و آرام کے ساتھہ زندگی بسر لیجاتے* موافق اِس بیت کے*

عاقبت کی خبر خدا جانے* ابتو آرام سے گذرتی ہی* عن ابی

ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال حَفِظتُ مِن رَّسُولِ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم وِعَائَینِ فَاَمَّا اَحَدُہُمَا فَبَثَثتُہُ فِیکُم وَاَمَّا الاٰخر فلو بثثتہ قطع

ھذا البلعوم یعنی مَجرَی الطَّعَامِ رواہ البخاری* کہا ابوہریرۃ رض

نے کہ نگاہ رکھے مین نے رسول علیہ السلام سے دو باسن یعنے علم سے بھرے دو

باسن پائے* سو ایک اُن دونون سے پھیلا یا مین نے اُسکو تم مین* یعنے

ایک علم کی باتون کو کہ علم احکام اور اخلاق ہی جو خاص وعام

سے علاقہ رکھتا ہی تم سے بیان کیا* اور دوسرا کہ علم اسرار ہی جو

علماے دین اور عرفاے اہل یقین سے علاقہ رکھتا ہی* سو اگر ظاہر

کرون تو کاٹا جاوے یہہ گلا یعنے نرخرا* اِس حدیث سے معلوم ہوا

کہ ایک علم حقایق اور اسرار ہی کہ عوام کا فہم اُسکو دریافت

نہین کرسکتا اور اُسکے ثبوت کو پیغمبر اور اولیا اُن کے کلام مین اکثر

مقام پر اِشارے پائے جاتے ہین* کَلِّمُوا النَّاسَ عَلیٰ قَدرِ عُقُولِہِم*

یعنے کلام کرو تم آدمیون سے اُنکی عقل کے اندازہ پر جیسی اُنکی سمجھہ

ویسی بات کہو* اِس سے بھی وہی بات سمجھی گئی* اور ویسے اسرار

کی باتین جب عوام کی عقل تک نہین پہنچتی ہین تو کہنے والے کو

متہم کرکے اُسکے آزار کے درپے ہوتے ہین* اور ظاہر مین ویسے اپنا

سمجھہ کے سبب اِس اِنکار اور بعضی حرکت مین جو اِس کہنے والے
کی نسبت اُن سے عمل مین آتی ہی معذور رہتے ہین * اور یہی سبب
ہی پوشیدگی کا * اب ای بہائیو علم کی حقیقت اور اُسکی خوبی
اور برائی سے خوب واقف ہوئے چاہئے کہ وہی علم سیکھو اور سکھاؤ
اور اُسی نیت سے علم پڑھو اور پڑھاؤ کہ ہدایت کا منصب ہاتھہ
آوے اور اللہ و رسول کی رضامندی کا درجہ ملے * خیرخواہ خلایق
بنو * لوگونمین سوداگر کہلاؤ * نہ ایسے ہو کہ شیطان اور کفار تم کو
دیکھہ کر ہنسین * اور فرشتے لعنت کا طوق گلے مین پہناوین * اللہ
اور رسول کے سامہنے شرمندہ ہو * دوزخیونکے سردار بنو * غضب
الہی مین گرفتار ہو جاؤ * سیکڑون کے ایمان اور جان کو برباد کرو
جس سے اللہ تعالیٰ کے غضب کا شعلہ لپک پڑے * اچھے برے ایک
کو نچھوڑے * سب کو جلا کر خاک کرے * چنانچہ روایت معتبر مین
ہی کہ وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے حضرت یوشع بن نون ع م کے پاس
کہ ہلاک کرتا ہون مین تیری قوم سے چالیس ہزار نیک کارونکو
اور ساٹھہ ہزار بدکارون کو * عرض کیا یوشع ع م نے خداوندا
بدکارونکی یہہ سزا ہوئی لیکن نیک کارونکا کیا قصور ہی * فرمایا ہماری
خفا فرمانی پر وے اُنسے ناخوش نہوئے اور اُنکے ساتھہ کہاتے پیتے رہے *
الہی ہمکو اور جمیع مسلمانونکو ایسے علم اور ایسی نیت اور ایسے

افعال ہے جسمین اللہ و رسول کي نا خوشي ہو محفوظ رکہہ * اور وہ علم اور وسے افعال اور وہ نیت جس سے تیري اور تیرے رسول کي رضا مندي حاصل ہو ہمارے نصیب کر اور ہمکو عنایت فرما * آمین یارب العالمین بفضلہٖ وکرمہ وبحرمت محمد و آلہ الامجاد *

* چوتہا باب دنیا کي دوستي کے بیان مین *

قولہ تعالیٰ * اِعلَمُوا اِنَّمَا الحَیٰوۃُ الدُّنیَا لَعِبٌ وَّلَھوٌ وَّزِینَۃٌ وَّتَفَاخُرٌ بَینَکُم وَتَکَاثُرٌ فِی الاَموَالِ وَالاَولَادِ کَمَثَلِ غَیثٍ اَعجَبَ الکُفَّارَ نَبَاتُہٗ ثُمَّ یَھِیجُ فَتَرٰہُ مُصفَرًّا ثُمَّ یَکُونُ حُطَامًا وَفِی الاٰخِرَۃِ عَذَابٌ شَدِیدٌ * جان رکھو کہ دنیا کا جینا یہي ہی کھیل اور تماشا اور بناؤ اور بڑائیان کرني آپس مین اور بہتایت ڈھونڈھني مال کي اور اولاد کي * جیسي کہاوت ایک مینہہ کي جو خوش لگا کسانونکو اُنکا سبزہ اُگنا پھر زور پر آتا ہی پھر تو دیکھے زرد ہو گیا پھر ہو جاتا ہی روندن اور پچھلے گھر مین سخت عذاب ہی * عبد اللہ حضرت عباس کے بیٹے رضي اللہ تعالیٰ عنہما رسول خدا کے چچیرے بھائي نقل کرتے ہین حضرت رسول خدا محمد مصطفی پہ رحمت اور سلام اللہ کا اُنپر ہو جیو * کہ جب روز قیامت ہوگا اِس زمین کو نیست و نابود کرینگے * دوسري زمین تانبے اور سونیکی بنا وینگے * نیکي بدي تولنیکی ترازو عرش کے نیچے کھڑي کرینگے * پندرہ ہزار برس کي مسافت کا پُل دوزخ کے

اُوپر بنایا جاگا * وہ پُل صراط بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی
دھار سے زیادہ تیز ہوگا * اور اُسپر اماوس کی اندھیری سے زیادہ
اندھیری ہوگی * دوزخ اُسدم بجلی کیطرح کڑ کیگا اور شور مچائیگا *
تمام لوگ اگلے اور پچھلے اکٹھے ہونگے * اور قیامت کے ہول و ڈر سے
سب بیحواس ہوکر سر آنکھین نیچی کرکے ننگے کھلے کھڑے رہینگے *
یا نفسی یا نفسی پُکار رہینگے * اللہ تعالیٰ سے بڑی عاجزی اور غریبی سے
منت اور زاری کرکے دعا مانگینگے اور کہینگے * ای پروردگار تو ہی
ہمارا مالک اور صاحب ہی ہم پر تُک رحم کی نظر کر * ایسے سخت
عذاب سے جلد ہمکو نجات دے کہ ہم مرے جاتے ہین اور اس
دُکھ سے گھُلے جاتے ہین * مجھے اِس جگہہ سے بچا اور کہین لیجا *
میرے لڑکے بالون اور خویش و اقربا کے حق مین جو چاہے سو کر پر
مجھہ پر مہربانی فرما * اب ای غافلو بیہوش لوگو اپنے اپنے دلومین
غور کرو خوب سوچو کہ اُسدن اللہ تعالیٰ آپ عدالت کریگا * عرش
کے تخت پر اپنی تجلی فرماویگا * گھوس رشوت کسی سے نلیگا * سعی
سفارش کسی کی نمانیگا * منت و عاجزی پر لوگونکی خیال نرکھیگا *
نہ وہان کہین چھپنے کی جگہہ نہ بھاگ جانیکی قدرت * کہ اپنی
جان بچاوے اور اُس عذاب سے چھُٹّی پاوے * سواے اِسکے بندے
نے جو کچھہ اپنی عمر بھر دنیا مین کام کئے ہین کھایا پیا ہی دیا لیا

هی دو فرشتے کراماً کاتبین اُسکے کندهون پر بیتهے هوئے رات
دن ساعت بساعت سب حقیقت لکهتے جاتے مین * اور حق تعالی تو
خود عالم الغیب هی چهوتی بری سب باتین دل کے منصوبے اور
بهید اُسکے نزدیک چهپا نهین * وهی لکها هوا فرشتون کا جس کو نامۂ
اعمال کہتے هین اُس دن لوگون کے هاتهه مین دیوینگے * کسیکے داهنے
هاتهه مین کسی کے بائوین هاتهه مین پیتهه کیطرف سے * پیغمبرون
اور نیک لوگونکا نامه داهنے هاتهه مین اور گنهگارون اور منکرونکا
بائوین هاتهه مین دیا جاگا * هزار افسوس اُس دن کی خجالت اور رسوائی
پر * هزار حسرت اُس روز کی ذلت اور پشیمانی پر * مسلمان بهائیو
ابهی اِس حیات کو غنیمت بوجهو اور اِس دم کی فرصت کو بری
نعمت سمجهو * ابهی موت کے چنگل مین روح تمهاری پهنسائی نهین
گئی * باتو نکے کرنے سے زبان تماری بند نهین هوئی * مُهر خاموشی دی
نهین گئی * هوش سنبها لو دل لگاو اللّٰه تعالی کی محبت مین چالاک
هوجاو جو کرنا هی سو کرلو * ابتک دروازۂ توبه کا کهلا هی * اُسکی
رحمت اور معافی کا دریا جوش کہار ها هی * سرجهکاؤ تابعدار بن جاؤ
حکم احکام موافق اُسکی مرضی کے بجا لاؤ * اپنے پیمبر شفیع کی یعنی
حضرت محمد مصطفی صلی اللّٰه علیه و آله وسلم کی راه اختیار کرو *
منافقون دشمنون کی بد راهی سے بچو * فرمایا اللّٰه صاحب نے *

يَاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَّلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ اِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ * ترجمه اي مسلمانو داخل هوجاؤ فرمانبرداری مین اور پیروي نکرو شيطان کے قدمون کی * بے شبہ وہ تمهارا دشمن هی ظاهر * اور فرمایا رسول الله نے پهر اُسکے بعد هر ایک کو حاضر هونیکا حکم هوگا * دربار مین سامنے لاکر کهڑا کرینگے * جس نے مال حلال جمع کرکے یا وراثت کي روسے پاکے حرام کام مین خرچ کیا هی حکم هوگا کہ اِسکو دوزخ مین ڈالو * پهر دوسرے کو لاوینگے جسنے مال حرام جمع کرکے خیر خیرات کیا اور اپني گذران مین بهي اُسي کو لگایا * حکم هوگا کہ اُسکو بهی جهنم مین داخل کرو * پهر اُورکو حاضر کرینگے جسنے اپنے مال کو اچهي جگہہ سمجهہ کر خرچ کیا پر خیال نرکها کہ کسکا کسقدر حق ادا کرنا ضرور تها * حکم هوگا کہ اُسکو دوزخ کي گرمي مین کهڑا کرو اور حساب لو * کتنا مال کہانسے لایا تها اور کسکو کتنا دیا تها * سب کي حقیقت پوچهي جایگي * شریعت کے حکم بموجب زکوة دیا تها یا نهین * بال بچّون اپنے تابعدارون غریبون مسکینو نکا حق ادا کیا تها یا نهین * جو کوئي اِس حساب سے پاک نکلا اُسکو خلصي هوئی عذاب سے چهوتا * نهین تو بڑي سختي مین پڑا سیکڑون طرح کا عذاب هونے لگا * اُسی مال کو گرم کرکے اُسکے بدن پر داغ دینگے * اژدها بنا کر گلے مین لٹکا وینگے *

که وہ دعا کرے اور اپنا زہر چکھا یا کرے * اور جن عورتون
نے مناسب مقدور اور دستور کے سواے زیور بنا بنا کے اپنی برائی
دکھلا نیکو ڈھیر کیا ہی اور پاس رکھہ چھوڑا ہی اُن زیورونکا
سانپ بنیگا پھر اُنکے گلے مین دیا جایگا * اُس وقت اللہ تعالی مردون
اور عورتون کو یاد دلایگا * یہہ وہی روپا سونا زیور ہی که جسکو
دیکھہ کر پھولا کرتے تھے غرور کرتے تھے غریبون پر ہنستے تھے *
اور دولت کی طمع کر کے میرے حکم کے موجب خرچ نکرتے تھے *
بہت محبت اور پیار سے بچائے رکھتے تھے * اب اُس نافرمانی کا مزا
چکھو * اور طرح طرح کے عذاب مین گرفتار رہو * سبحان اللہ آدمی
اپنے معبود خالق کو بھول کر دنیا کی محبت مین کیسے پھنس گئے
که اِس ناچیز زندگی کو حیات ابدی سمجھکر وہانکی سختی اور
عذاب کو دلسے بھلا کر غافل ہو گئے * افسوس ہزار افسوس ایسی
سمجھہ پر که تھوڑے دنکی خوبی پر ہمیشگی کی خوبی اور دولت
اور نعمت کو چھوڑ دیا اور اپنے مالک کا کہا نمانا * پھر وہان ذلّت
اور خجالت اُٹھائی * اور اللہ تعالی کی جناب سے دوری حاصل کی *
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی که مین دنیا
کے مکر اور فریب سے اللہ کے نزدیک پناہ مانگتا ہون * اللہ تعالی مجکو
اُسکے فریب سے ہمیشہ بچا رکھے * ای دوستو جس دنیا سے تمہارے

پیغمبر نے پناہ مانگی پھر تم کس امید پر ایسی چیز کی آرزو مین اور اسکے حاصل کرنے مین خدا اور رسول کو بھول جاتے ہو * اور اپنے تئین خرابی اور برائی کے گڑھے مین ڈالتے ہو * یہہ بات تمہاری عقلمندی سے بہت دور ہی * کبتک اِس دنیا کی محبت مین پھنسے رہوگے اور خدا کی طرف سے غفلت اختیار کروگے * یہہ جگہہ آرام اور خوشیکی نہین * کچھہ محنت اور دکھہ اُتھاکے خدا کی رضامندی حاصل کرو * پھر ابد الآباد جنت مین آرام سے رہو خوشیان مناؤ * جس دنیا کی کھوج مین تم لگے ہو رات دن اُسکی فکر و تلاش مین سرگردان خاک چھانتے پڑے پھرتے ہو * وہ تو خاطرخواہ حاصل نہین ہوتی اور عمر تمہاری مفت برباد ہی جاتی * اگر کچھہ بہت سی پریشانی اور محنت اور بیعزّتی اور بیغیرتی سے وہ ہاتھہ آئی پھر بھی لب گور تک کہ وہ عرصہ بہت قلیل ہی * ایک روز بھی ہو سکتا ہی اور پانچ اور دس اور کچھہ زیادہ بھی * مگر نہایت بے بنیاد جس کی کچھہ اُمید نہین * آخر کو کچھہ کام نآویگی * لیکن بفضل اِس عرصے مین اچھے کام الله اور رسول کے فرمائے بموجب عمل مین لاوگے وہی کام تمہارے حق مین فایدہ مند ہوگا * یہانکے دوست اور اقربا اور بھائی برادر کوئی وہان کچھہ کام نآوینگے * جنکی خوبی اور آرام کے واسطے اپنے اوپر اِسقدر رنج اور تردد

اِختیار کیا ہی اور بھلے برے کا کچھہ خیال نہین کرتے * اللہ سے
ڈرو رسولُ اللہ سے شرماؤ گور نزدیک حساب کتاب قریب جیسا
کروگے ویسا پاوگے پھر پچھتانے سے کچھہ نا یہ ناٗ تھاوگے * ہم نے خبر
کردی آگے تم آپ سمجھتا رہو * حضرت ابو ہریرہ راضی ہوا اللہ اُنسے
فرماتے ہین کہ تین قسم کے آدمیون کے حال پر میرے تئین تعجب
آتا ہی * ایک وہ جو دنیا کی محبت مین اور اُسکے پیچھے رات دن
مفتون دیوانہ رہتا ہی * اور دین آئین کے کام کو سب بھول جاتا ہی
ساتھہ اِس بات کہ وہ خوب جانتا ہی کہ مجکو مرنا ہی ایک روز
موت مقرر آویگی کھینچ لیجاویگی * دوسرا وہ جو ایسا غافل ہوگیا کہ
کچھہ نہین سوچتا * جو کچھہ خاطر مین آوے کرے اور جو سامنے
آوے کھاوے اور جہان چاہے جاوے * ہر طرح سے بیہودگی کے
کام کرتا رہے ساتھہ اِسکے کہ وہ جانتا ہی کہ دو فرشتے کراما کاتبین
دونو کندھون پر بیٹھے ہوئے نیکی بدی کے کام ہر وقت لکھتے رہتے
ہین اور ہر روز کا نامۂ اعمال درگاہ مین باری تعالی کی گذرانتے
ہین * تیسرا وہ جو ہمیشہ سے غم وفکر رہتا ہی نہ اُسے فکر دنیا کی
نہ آخرت کی * اُسکے بہاوین دونو جہان ناچیز اور تاریک ہی *
حیوان کیطرح کھاتا پیتا ہی اور اٹھکھیلیان مچاتا ہی * ایسے شخص
سے اللہ تعالی بہت بیزار رہتا ہی * فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ

و آله وسلم نے * اَلدُّنْيَا جِيفَةٌ وَطَالِبُهَا كِلَابٌ * ترجمہ دنیا بدبو مُردار ہی اور چاہنے والے اُسکے کُتّے * پھر فرمایا علیہ السلام نے * اَلدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ وَمَلْعُونٌ مَا فِيهَا اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَا وَالَاهُ * فرمایا رسول اللہ نے کہ دنیا پھٹکاری اللہ کی رحمت سے نکالی ہوئی ہی اور جو کچھہ اُسمین ہی وہ بھی مگر ذکر اللہ تعالی کا اور جو چیز کہ وہ اُسکو دوست رکھتا ہی * یعنے اُسکی بندگی اور عبادت اور شناسائی اور معرفت اور جو جو کام کہ اللہ نے اُسمین نیک مقرر کیئے ہین * یا اُسکی بندگی کے لیئے ضرور ہوں اُسکے سوا سب نتا چیز اور بُری ہی * اور فرمایا ہی کہ دنیا کی کچھہ حقیقت نہین محض بے بنیاد ہی * دنیا کی خوبی اور اُسکے مال کو وہی جمع کرے جو بہت نادان اور بیوقوف ہووے * اور اُسکی محبت مین وہی دوڑا پھرے جو شرم اور حیا اُٹھا دے اور خدا اور رسول اور عاقبت کو دل سے بھلا دے * اور اُسکا کچھہ ڈر نرکھے موت کو بھول جاوے حساب کتاب کا منکر ہووے * حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یون فرمایا ہی کہ قیامت کے دن دنیا کو ایک بڑھیا کی طرح کالا منہہ بلّی کی صورت بڑے بڑے دانت نکلے ہوئے ہونٹھہ نیچے چھاتی تک لٹکے ہوئے نہایت بدصورت بنا کر نکالینگے * جو کوئی اُسے دیکھیگا ڈرکے مارے کانپ جاےگا * اُسوقت یون آواز آویگی حق تعالی فرماویگا

اي دنیا مت کے میدان کے لوگو تم اِسکو پہچانتے ہو یا نہین * جواب
دینگے اي پروردگار ہم پناہ چاہتے ہین تیري اِسکو نہین پہچانتے *
حکم ہوگا خوب غور کرکے دیکھو یہہ وہي دنیا ہی جسکو تم ہمیشہ
بنتو رہتے پھرتے تھے * اور اُسکي محبت مین مجکو اور قیامت کو بھول
گئے تھے * اُسکو پاکر تکبّر اور فخر اور بڑائي کیا کرتے تھے * مسکینون
اور غریبون کو ستاتے تھے * یہہ وہي دنیا تمھاري محبوب ہی * اب
اِسکو پیار کرو گلے لگاؤ * وے لوگ جواب دینگے خداوندا ہم
بڑي غفلت مین پڑے تھے جو تیرے حکم سے وہان باہر ہوئے تھے *
پھر اللہ تعالی فرماویگا کہ اِس دنیا کو لیجا کر دوزخ مین بھر دو *
دنیا بولیگي خداوندا جو تو مجکو اب دوزخ مین بھیجتا ہی
تو میرے چاہنے والے دوست سب کہان ہین اُنکو بھي میرے ساتھہ
کر کہ دونو جگہہ وے میرے پاس رہین * حکم ہوگا کہ جن لوگون نے
دنیا کو بہت مانا تھا نہایت چاہا تھا اُنہین دنیا کے ساتھہ کر و دوزخ
مین ڈالو * رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی * اَلدُّنیَا زُورٌ لَا یُحصَلُ
اِلَّا بِالزُّورِ * ترجمہ دنیا مکر اور فریب ہی وہ نہین حاصل ہوتي ہی
بے مکر اور فریب کے * یعنے جب تک بے ایماني مال مردم خوري دغا بازي
اختیار نکروگے ہزارون لاکھون کي دولت تمکو حاصل نہوگي *
کٹہرون نے اِسیطرح دنیا کي دولت حاصل کي اور ایمان اور آخرت

کبھی نہیں پاتا دی * یہاں لوگوں میں چند روز کے واسطے عزت اور
بڑائی ملی لیکن وہاں ہمیشہ کے لیئے طرح طرح کی ذلّت اور رسوائی
نصیب ہوئی * بھائیو اِس دنیا کو اللہ تعالیٰ نے اِسیواسطے بنایا اور
تمکو ہمکو بھیجا کہ انسان ہونیکا کمال حاصل کریں * جس سے اُس
پاک پروردگار کی رضامندی کے گھر میں رہنے کے لایق بنیں * یہاں
کا کھانا پینا پہننا اِسیقدر رہا ہئے کہ جسمیں زندگی رہے ستر پوشی
ہو وے * باقی جو جو کام بڑائی اور بزرگی کے جیسا اچّھا گھرا چھا
لباس اچّھا کھانا جاہ وحشم یہہ سب کچھہ کام نآوینگے * بلکہ اُنکے حاصل
کرنیمیں ہوا سے عمر عزیز کی برباد یا ور آخرت کی پشیمانی کے کچھہ
حاصل نہیں * دیکھو اِسی دولت اور حکمرانی نے فرعون اور شدّاد کو
غضب الٰہی میں گرفتار کیا * اور اُسی مال کی فراوانی نے قارون کو
زمین کا پیوند بنایا * بلکہ ہزاروں اِسیطرح غارت ہوئے کہ اُنکا نام
و نشان باقی نرہا * وہ کرّوفر ایک آنمیں خاک میں ملگیا * اور اب جو ایسے
اعمال کریگا دنیا کے مزوں میں پڑیگا اپنے مالک سے غافل رہیگا
بیشک اُسکا یہی حال ہوگا * کیونکہ اِس جہان کے نام و نشان کا کچھہ
اعتبار نہیں کبھی اِسی دنیا میں تمھاری زندگی سے پہلے مٹ جاتا ہی
کبھی لب گور پہنچاتا ہی * آخر حسرت اور ندامت ہی ہاتھہ لگتی
ہی * ہاں اگر کسی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اُسکا ایمان بچا کر بے تردد

اپنی فکر دولت ظاہری بخشی اور اسکو انہے اُسکی رضامندی کے کاموں میں خرچ کیا اور برے مصرف سے بچایا تو البتہ یہہ بھی اُسکی نجات کا باعث ہوتا ہی * مگر ایسے لوگ اب بہت کم ہیں * خصوصاً اس زمانے میں کہ اب صحبت بگڑ گئی ہے ایمانوں کی کثرت ہوئی * شرع کا ڈر جاتا رہا حاکم کا خطرہ اُٹھہ گیا * فسق وفجور علانیہ ہونے لگا حلال وحرام کا فرق مٹ گیا * لوگ اپنے اختیار کے ہو گئے جو چاہا کرنے لگے * سو ایسی دنیا کی کمائی کے حال کو جس سے خاوند بھول جاوے اللہ تعالیٰ فرما دیتا ہی * وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ * جو کوئی چاہتا ہی دنیا کی کمائی پہنچاتے ہیں ہم اُسکو اور نہیں ہی اُسکو آخرت میں کچھہ حصّہ * یعنے جو شخص دنیا کے حاصل کرنے میں بڑی محنت مشقت کرتا ہی جسقدر اُسکے نصیب میں لکھا ہی پاتا ہی لیکن وہاں خالی ہاتھہ جاتا ہی * اور جو شخص اپنی عاقبت کی خیر چاہتا ہی اور اللہ کی رضامندی کے کام میں مشغول رہتا ہی آخرت میں بڑی دولت کا مالک ہوتا ہی اور یہاں بھی جتنا اُسکی قسمت میں ہی پاتا ہی * فرق یہی ہوا کہ وہ مردود ٹھہرا اور یہہ مقبول * نقل ہی کہ احمد درویش کا بیٹا مسلم ایک روز ہارون رشید بادشاہ کی ملازمت کو گیا * وہاں دیکھا کہ بادشاہ نے محل ومکانات اچھے ستھرے بڑے

بڑے لعل ویاقوت ھرطرح کے جواھر لگا کر بنائے ھین * یہہ دیکھہ
کر فرمایا کہ اي باشاہ تو نے دنیا کے رھنے کے مکان خوب باندھ اور
کشادہ صاف ستھرے جواھر لگا کر بنائے ھین * بعد مرنے کے اگر
تیري گور بھي ایسي کشادہ اور دلکشا ھوتي تو کیا خوب ھوتا * ھارون
رشید یہہ سنکر ھیبت زدہ ھوا اور روکر اُسے یون کہا * کہ اي مسلم تو
مجکو نصیحت ایسي کر کہ جس سے میري عاقبت بخیر ھووے * اور
اُس جہان مین کام آوے * اُسنے کہا کہ اي بادشاہ اگر تو ایسے
میدان مین ھو کہ وھان پانی میسر نہو اور پیاس کے مارے تیرا
حال تباہ ھووے * اُسوقت کوئي شخص ایک پیالہ پانی لیکر تیرے
پاس بیچنے کو لاوے تو تو کس قیمت کو لیوے * پادشاہ نے جواب دیا
کہ اپني دولت سے آدھا دیکر مول لون اور اپني جان بچاؤن * پھر اُسنے
کہا کہ بعد پانی پینے کے اگر تیرا پیشاب بند ھوجاوے اور جان
کندني کي نوبت پہنچے تو اُس بیماري سے بچنے کا علاج کتني قیمت
پر لیوے * بولا کہ آدھي دولت اور مال دیکر لون اور صحّت حاصل
کرون * تب مسلم نے کہا اي بادشاہ لعنت پڑے اِس دنیا پر جو ایک
پیالے پانی اور پیشاب بند ھونے کي دوا کے بدلے تمام بادشاھت
اور مال ملك جاتا رھے * اب تجھے لازم ھی کہ وہ کام کرے جس سے
ھمیشگي کي بے زوال بادشاھت حاصل ھووے * پادشاہ یہہ سنکر

بہت متفکر اور شرمندہ ہوکر بولا * مین نے اب جانا کہ دنیا محض بیقدر ہی اور بہت ناچیز آج سے اِسکو مین نے چھوڑا اور اِسکی محبت دل سے اُٹھا دیا * خاوند کی عبادت اور یاد مین مشغول ہوا * پھر جبتک جیا اِسی فہم پر اپنے قایم رہا * دوسری نقل ایک دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام تین آدمیون کو اپنے ساتھہ لئے جاتے تھے راہ مین دیکھا کہ دو اینتین سونے کی پڑی مین * حضرت عیسی کے ساتھیون سے پوچھا کہ یہہ کیا چیز ہی تم جانتے ہو * اُنھون نے کہا اینتین ہین * حضرت نے فرمایا یارو یہی دنیا ہی اِسکے گرد نجائیو * یہہ بڑی مکّار ہی اپنے چاہنے والونکو فریب مین ڈالکر ہلاک کرتی ہی یون نصیحت کرکے آگے بڑھہ گئے * ساتھیون نے حضرت کی آنکھہ بچا کر اینتین اُٹھا لین * آگے ایک گانون کے نزدیک جاکر کھڑے ہوئے آپسمین سے ایک کو کچھہ سودا لانے بھیجا * پیچھے یون کہنے لگے کہ آؤ ہم دونو حصّہ کرکے اِن اینٹون کو بانٹ لین * تیسرا جب آوے کچھہ تضیہ مچا کر اُسکو مار ڈالین * پھر ہم دونو بے کھٹکے ہوکر خوب خوشی خورمی کرین چین اُڑاوین * اِدھر وہ آدمی جو بازار مین گیا تھا اُسنے اپنے دلمین اورہی منصوبہ گانٹھا کہ کھانے کی چیزمین زہر ملاکر اُن دونو کو کھلاؤن جب وے مرجاوین تو دونو اینٹ کا مالک آپ ہی بنون * یہہ ارادہ ٹھیک کرکے کسی چیز

مین زهر ملا کر لایا * یہان وے دونو قضیے پر بیٹھے تھے اُسکے آتے هي کچھه باتین بنا کر کي نکال کر جھگڑا مچا کر اُسکو مار لیا پھر خاطر جمع هو کر وه چیز زهر بھري آپ کھا گئے * وه دون موا یے یون موے اینت جہا نکي تھا ن پڑي رهي * حضرت عیسیٰ علیه السلام پھر پلٹ کر تشریف لائے دیکھا که تینون مرے پڑے هین * اینت اپنے تھنے پر دهري هي * متاسف هو کر فرمانے لگے که سچ هی دنیا ایسي چیز هی اپنے پیارون چاهنے والون کے ساتھه ایسا هي سلوک کرتي هی * اُسکے طالب کو یہان خرابي اور هلاکي هي اور وهان عاقبت مین فضیحتي اور رسوائي * ایک روایت یون هی که ایک دن پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله وسلم نے جمعه کے دن خطبه کے وقت بعد حمد وثنا پروردگار کے فرمایا که اي مومنو ایمان دار دل لگا کر سنو میري نصیحت پر کان رکھو * تمھاري بھلائی اور خیرخواهي کي راه سے یے باتین کہتا هون اور طریق الله کي راه کا مین تمکو بتاتا هون * که هر مومن کو دو فکر لازم هی * ایک تو یہه که جسقدر عمر هو چکي هي اگر اُسمین کچھه نیک کام نہین کئے بُرے کام کرتا رها تو اُسکي سزا کے ڈر سے دن رات ڈرتا رهے اور الله تعالی کي جناب مین استغفار کرتا رهے * پھر جتني عمر باقي هي اُسکو ضایع نکرے اچّھے عملونکي سعي مین همیشه لگا رهے * دوسري یہه که آخرت کے سفر کا توشه

جس مین هاتهه آوے وه کرے ۱۰۱ خدا کے حکمون سے هرگز منهه نه پهیرے * شاید وه غفور رحیم مهربانی فرماوے پچهلے سب گناه معاف کرے * آگے کو اچهی راه بتاوے بری راه سے بچاوے * اي یارو یهي دنیا کمانے کي جگهه هی اسکو اپني کهیتي سمجهو * جبتک هوسکے یهان کچهه جوتو بوو * جسکا اچها پهل وهان کاتو * جو بوویگا وهي کاتے گا جو نبوویگا وه بهت روویگا * ایسي فرصت پهر نپاوگے * جو کرنا هی سو کرلو نهین پهر پچهتاوگے * وه قیامت کا میدان ایسا هی که کوئي کسي کو نه پوچهیگا * بهائي بند دوست آشنا جورو لرکے کچهه کام ناوینگے * جو نیک عمل ساتهه لیجاوگے وهي تمهاري سختي کے وقت کام آوینگے عذاب سے چهرا وینگے * یهان کے عیش آرام کو خاطر مین نلاو * ایسي دهوکے کي ٹتي پر نبهولو * وهانکي همیشگي کي راحت کو هاتهه سے ندو * اپنے حقیقي دوست یعنے الله و رسول کو رنجیده نکرو دلسے نه بهلاو * که جسمین تمهارا نفس اور دشمن قوي یعنے شیطان کو خوشي حاصل هووے * ایسے محبوب کو ناخوش کرنا اور ایسے دشمن کو خوش رکهنا عقلمندونکا کام نهین * یهه بري ناشکري هی که کهائیے اورکا اور گائیے اورکا * وهان پچهتانا اور گرگرانا کچهه کام ناویگا کوئي کسي کو نه بچا سکیگا * سواے اپنے عمل کے اور اپني کمائي کے کسي کا بهروسا نهین * اگو دلسے الله کي محبت

رکھا ہی اور اُسکے حکمون پرچلا ہی * اِسمین کہین بھولے چوکے کوئی قصور ہوگیا اور زندگی مین معاف کروانے کی نوبت نہ پہنچی تو امید ہی کہ اُسکی نیک نیتی کے سبب سے اللہ کا کرم اُسکو بچا وے اور رسول اللہ کی شفاعت کام آوے * غرض ہر دم اپنے پروردگار کی یاد مین رہنا اور کبھی اُسکو کسی کام مین نہ بھولنا یہی شرط بندگی ہے کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے نقل ہی فرمایا اُنھون نے کہ مین نے توریت اور زبور مین لکھا دیکھا ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی * اے فرزند آدم تم مجھکو بھول جاتے ہو مین تمکو نہین بھولتا * ہر روز ستر دفعہ اپنی طرف تمکو بُلاتا ہون * اور تم اپنی موت بھول جاتے ہو ساتھ اِسکے کہ وہ تمہاری گردن پرسوار ہی * اے فرزند آدم قیامت کے دن تولنے کے وقت نیکی تھوڑی نظر آویگی اور بدی بہت * اے فرزند آدم اچھے عملون پر ہمیشہ سعی کیا کرو اور اِس دولت کو بڑھاتے رہو * اور بُرے عملون سے دور دور بھاگو اگرچہ تھوڑا ہو * اے فرزند آدم آخرت کو ڈھونڈ ہو اُسکی تلاش مین رہو کہ وہی پایدار ہی اور باقی * اور دنیا کو چھوڑ و بھول جاؤ کہ یہہ محض ناچیز ہی اور فانی * اے فرزند آدم مرنا برحق ہی اِس راہ مین سب کو چارنا چار آنا ہوگا * اور یہہ شربت ناگوار ہر ایک کو پینا ہوگا * اے فرزند آدم امید تمہاری بہت بڑی اور

عمر تمھاري نہايت چھوٹي * آج تو باتين خوب بنا بنا کر کہتے ہو
دل خوش کرتے ہو * نہين جانتے کہ کل کيا ہوگا زبان چليگي يا نہين
بات کرنے پاوگے يا نہين * پھر ايسي زندگاني پے بنياد پر کيون مغرور
ہو رہے ہو * اور اپنے نفس اور خواہشونکي پيروي مين لگ رہے ہو *
يہہ نہ جانو کہ جسطرح يہان جو چاہا کيا کسي نے نپوچھا * وہان
جو جو کا حساب ہوگا گواہي شاھدي سے تمھارا گناہ تم پر ثابت کيا
جاگا * انکار کي جگہہ نرہيگي * تھوڑي بہت چھپي لگي سب بات کھل
جائيگي * سب سے بڑے گواہ اور ہر وقت پاس رہنے والے اور سب
کامون سے خبردار کراما کاتبين دو فرشتے تمھارے کندھون پر
ہر دم موجود ہين * جو جو تم کرتے ہو سب لکھتے جاتے ہين يہان
تک کہ جسوقت تم زمين پر چلتے ہو اور تمھارا پاون کانپتا ہي اُسکو
بھي وے لکھتے ہين * فرمايا الله تعالى نے سورۂ زخرف مين *
أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ بَلَىٰ وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُونَ *
ترجمہ کيا خيال رکھتے ہين وے کہ ہم نہين جانتے اُنکا بھيد اور
مشورہ * کيون نہين اور ہمارے بھيجے ہوے ہين اُنکے پاس لکھتے *
سو اب خبردار ہو جاؤ ہوشياري سے چلو * ايسا نہو کہ موت آجاوے
اور پچھتانا پڑے * پھر کچھہ بن نآوے رونا پيٹنا فايدہ نکرے *
خوب غور کرو کہ يہہ دنيا جانيوالي نيست ہونيوالي ہي * بہان

کي دولت يهين چهوتيگي * اگر تمهارے قبضے مين تمام دنيا
آجاوے اورا سکی حکمراني تمهارے هاتهه لگے * ليکن جب وه
موت کے وقت کچهه کام کي نهو * اورا سکي تکليف سے نه بچاوے
تو يهي افسوس آويگا که اگر مين ايکدم بهي دنيا مين نرهتا تو
کيا خوب هوتا که ايسے دکهه دردمين نه پرتا * جان کندني کي حالت
مين پريشاني نه اتهاتا * حضرت علي عليه السلام پيغمبر خدا سے
روايت کرتے هين که جب مومن مرتا هي آسمان سے تين آوازين آتين
هين * اي فرزند آدم تو نے دنيا کو چهوترا يا دنيا نے تجهکو چهوترا *
تو نے دنيا کو راضي رکها يا دنيا نے تجهکو راضي رکها * تو نے دنيا کو
سميتا يا دنيا نے تجهکو سميتا * اورجب غسل دلاتے هين تين آوازين
آتي هين * اب کهان گئي وه قوت تيري اور کس نے تجهکو بے زور کيا
اور کهان گئين وے باتين تيري اور کس نے تجهکو گونگا بنايا *
اور کهان گئے وے ساتهي تيرے اور کس نے تجهکو تنها کيا * جب
کفن پهناتے هين يهه آواز آتي هي * اي فرزند آدم اگر تو نے نيک
کام کئے هين تو يهه غسل کرنا اور کپرا پهننا تيرا فايده کريگا الله تعالى
خوش هوگا * اورجو گنهگار رها هي تو يهه ستهرائي تيري [illegible] کام
نآويگي الله کي ناخوشي هوگي * اي بندے تو خوش هو [illegible] تجهپر
بهشت کے دروازے کهل جاوين * اورافسوس وغم [illegible] دوزخ

کے دروازے کھل جاوین * اور جب جنازہ اُٹھاتے ہین آسمان پر سے یہہ آواز آتی ہی * اي فرزند آدم اب تو آیا ایسي منزل مین کہ پھر یہان سے نجاویگا * اور پہنچا ایسے مقام مین کہ دنیا کے مزے یہان کچھہ تپاویگا * پھر جب قبر پاس لاوینگے یہہ آواز آویگي * اي فرزند آدم کہان گئے وے دوست آشنا جو آپس مین دوستي کا دعوي کرتے تھے * کل مر گئے وے پیارے عزیز کہ ایکدم آپس بن جدا نہوتے تھے * اب وہي دوست عزیز تجھے جنگل مین پھینکنے کو آئے ہین زمین مین گاڑنے پر مستعد ہوئے ہین * بعضے اپني بے آرامي اور لاچاري کو دھیان کر کے روتے ہین * بعضے غیرون کے مال کھاجانے پر غم کھاتے ہین * بعضے ظاہر مین منہہ بناتے ہین دلمین خوش ہوتے ہین * بعضے اورونکا حصہ ہضم کرنے کو تدبیرین کرتے ہین * غرض ہر ایک اپني اپني فکر و بند و بست مین لگ رہا ہی * تجھہ پر کیا گذریگی اور کیسا معاملہ پیش آویگا اسکا کسي کو خیال نہین * اي فرزند آدم اسوقت جو کمائي تیري ہي وہي آگے آویگی * دنیا مین حلال و حرام پر لحاظ نکر کے جنکو پرورش کرتا رہا اُنکي محبت تجھے دکھہ سے بچاویگي * پھر جب گور کے اندر اُتارینگے آواز آویگي * اس اندھیرے مکان کے واسطے کیا روشني لایا * اس تنہائي کے گڑھے مین کسکو ساتھہ بلایا * جب مٹي دینگے گور سے آواز آویگي * زندگي مین تو میري پیٹھہ پر

هوشیان کرتا تهه پهیلیان مجهاتا هر طرح کي باتین بنا بنا کر دل کو اپنے خوش کرتا تها * اب کیون غمزده پڑا هی یهان چپکا * بڑائي اور بزرگي کي باتین کیون نهین بولتا * جب گاڑ کر لوگ چلے جاوینگے یهه آواز آویگي * اي بندے اب تیرا مونس اور غمخوار یار وفادار کوئي نهین تو اکیلا هو گیا * اب مبرا فضل اور کرم هي مدد کرے تو هو تیرا چهٹکارا * پس ای غافلو جب سوا سے اُس پاک پروردگار کے کوئي تمهارا یار مددگار ایسے کٹهن وقت مین نهین * اور سوا سے اپنے عمل کے کوئي پوچهنے هارا نهین * پهر کس کے واسطے دنیا مین ایسي خرابي تمین برتتے هو جو نهین کرنا در کار تے هوے هایه دکهه بهرتے هو * ضرورت کي چیزین بهت تهوڑی هین الله کي صنعت سے موجود هو سکتي هین * لازم هی تم کو که جس قدر چیز بهت ضرور هو اُس کے حاصل کرنے مین سعی کر کے بالکل فکر عاقبت کي کرو * وهان کے گهر کے سنوارنے کي تدبیر مین لگو * کیونکه الله تعالی تمکو بهت دوست رکهتا هی * کیا کیا نعمتین اور آرام کے مقام اُسنے تمهاري خاطر وهان مقرر کر رکهین هین * جیسا باپ بیٹے کے واسطے هر دم آرام چاهتا هی اِسیطرح تمهاري بهلائي پر وه هر دم متوجه رهتا هی * دعاے سریاني مین فرماتا هی جسکا ترجمه عربي مین یهه هی * اَنَا لِلعَبدِ اَرحَمُ مِن اَبِیهِ وَمِن اُمِّهِ

فَاعْلَمُونِي تُخْلِدُنِي * یعنے مین اپنے بندے کا ما باپ بھائي بند سے بھي زیادہ دوست ہون * مومن مجھے ڈھونڈھ لے پاویگا مجکو * جاننا چاہیے کہ رہنا یعنے دنیاسے الگ ہونا کئي طرح پر ہوتا ہی * ایک زہد حرام کی چیز وںمین ہی یہہ فرض ہی اس سے بچنے کا یہہ پھل ہی کہ عذاب سے آخرت کے چھوٹیگا * اور اس بچنے کا ثواب بھي وہان پاویگا * دوسرا زہد مکروہات سے ہی یہہ سنت موکد ہی * تیسرا زہد شبہات سے یعنے جو چیز شبہہ کی ہو اُس سے اپنے تئین بچانا اُسمین دین کي حفاظت و ایمان کی عزت ہی * جو کوئي شبہہ سے اپنے تئین بچا ویگا حرام مین جا پڑیگا * چوتہا زہد مباح چیزوںمین ہی جو بہت ضرور نہو اور حاجت شرعي اس سے علاقہ نرکہے * پس مومن کو چاہئے کہ حرام سے اسطرح بھاگے جیسا کوئي شیر سے * اور کما ہون سے اسقدر دور رہے جیسا کوئي آگ کے شعلہ سے * کیونکہ گناہ سے آدمی قابل دوزخ کے ہوتا ہی اور وہا نکي آگ کے لایق بنتا ہی * تواب اچھا طریقہ مسلمانی کا یہ ہی کہ مباح چیزوںمین زہد اختیار کرے * سواے ضرورت کی چیز و نکے کسي چیز پر دل نلگاوے * ایمان کا نشان ہی کہ جو چیز کہ اُسکے کام نآوے اگرچہ مباح ہو چھوڑدے اسلئے کہ خوب جانتا ہی کہ قیامت کے دن ہر کرنے اور رکھنے اور دیکھنے اور دینے سے سوال ہوگا * اور تھوڑي بہت نیکي بدي کا حساب

لیا جایگا * سو جسکا کام جتنا تھوڑا ہوگا اُتنا ہی اُسکے حساب سے جلد چھٹکارا ملیگا * اور جسکے کام بہت ہین اُسکے حساب مین اُسیقدر توقف پڑیگا * تو لایق یہی ہی کہ اپنے اوقات کو بے ضرورت کی چیزونمین ضایع نکرے اور اپنے اعضا کو ایسے کامونمین نلڑاوے * اور جو مباح کرے وہ بھی بہ نیت عبادت کرے کہ ثواب پاوے * اور جو لذت بے حکم شرع کے ہی اُسپے شبہہ اُسمین غضب الہی شامل ہوگا * اور جو خوشی بے مقام ہی ضرور اُسمین رونا ہوگا * پس مومن کو چاہئے کہ دنیا کی لذتون پر حریص نہووے حتی الامکان بموجب موافق شرع کے ہاتھہ آوے اُسپر راضی رہے * اور مال کی بہتایت اور نفس کا آرام نہ ہونے سے اُسکی فکر مین نلگارہے * وہ کیا آرام ہی جو جلد زایل ہوجاوے اور وبال اسکا مدت تک قایم رہے * ایسے پر فرمایا ہی رسول علیہ السلام نے * اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤمِنِ وَ جَنَّةُ الْکَافِرِ * دنیا بندیخانہ ہی مومن کے حق مین اور بہشت ہی کافر کے حق مین * جسطرح قیدیلوگونکو قیدخانے مین بے آرامی ہر بات کی ہوتی ہی دل کی آرزوئین نبر آتی * اسیطرح مومن کو دنیامین تکلیفات درپیش ہوتی ہی تاکہ مالک کی رضامندی کے کام جو دولت آخرت کی خوبی انجام ہون * اور کافر کے حق مین آرام کی جگہہ یون ہی کہ عاقبت کا خطرہ نہین رکھتا * اسلیئے اپنی خوشی اور خو ...

کے کام عمل مین لاتا ہی بے فکر چین سے رہتا ہی * باقی رہا یہہ کہ اگر حق تعالی نے مشقت اور محنت دولت دنیا دیوے تو اصل زہد یہی ہی کہ دل کو اپنے دنیا کی محبت چیزون سے پاک رکھے حرام کو چھوڑے حلال مین شکر بجا لاوے * پھر جو کوئی دولت کو دین کے حاصل کرنے مین خرچ کرے فایدہ اُٹھاوے یعنے صرف اُسکا ایسے مقام مین کرے جسمین اللہ و رسول کی رضامندی حاصل ہو تو البتہ موجب ترقی مراتب ہوتی ہی * اور تونگری اُسکی اُسے نقصان نہین پہنچاتی * رسول علیہ السلام نے پناہ مانگا ہی تونگری اور مفلسی دونون کے فتنہ سے * تونگری کا فتنہ یہہ ہی کہ خرچ کرنے مین جا بیجا کا اندازہ نرکھے مال کے سبب متکبر ہوجاوے لوگون پر ظلم کرے یعنی اپنی دولت کا شکر بجا نلاوے حقداروں کا حق ادا نکرے * اور درویشی کا فتنہ یہہ ہی کہ خالق کی مرضی پر راضی نرہے دکھہ مین بے صبری کرے حرام اور حلال کا لحاظ نرکھے * انیس الواعظین مین لکھا ہی کہ مومن سے مرنے کے بعد چالیس مدیے تحفے طلب کرینگے * چار مدیے حضرت عزرائیل علیہ السلام کے لیے مین * دشمنونکو خوش رکھنا * دوستون سے سلوک کرنا * ہر کسیکا حق دیدینا * موت کو یاد رکھنا * چار مدیے گور کے لیے ہین * برے کامون سے بچنا * لڑائی جھگڑے سے دور رہنا * تن بدن کو ناپاک

چیز سے بچانا * قرآن اور نماز اور وظیفہ رات کو تنہائی مین ادا کرنا * چار رملے ہے منکر نکیر کے ہے مین * کسی کے حق مین پیٹھہ پیچھے برا نکہنا * کسیکے اوپر کچھہ عیب نلگانا * حق بات کو ظاہر کردینا * کسیکو آپ سے برا نجاننا * چار رملے ہے میزان کے ہے مین * همیشہ نیک کامون مین مشغول رهنا * اپنے مالک حقیقی کے فرمان کو بجا لانا * غریبون مسکینون پومہربانی رکھنی * کسی پر اپنے تئین بزرگی نلدینی * چار رملے ہے پلصراط کے ہے مین * غصے اور غضب کے وقت آپکو سنبھالنا * بد کامون سے دور بھاگنا * نماز جماعت کے ساتھہ پڑھتے رهنا * مسلمان بھائیونکی مدد کرتے رهنا * چار رملے ہے ما للہ کے ہے مین * پیغمبرونکو سچا جاننا * حق تعالی کے غضب سے کانپتے رهنا * اپنے گناهون کو یاد کرکے رویا کرنا * ماباپ کو هر طرح سے خوش رکھنا * چار رملے ہے رضوان کے ہے مین * حق تعالی کے ذکر مین مصروف رهنا * دکھہ سکھہ مین صبر اور شکر بجا لانا * اللہ تعالی کے دوستونکو دوست رکھنا * اسکے دشمنون کو اپنا دشمن سمجھنا * چار رملے ہے پیغمبر خدا کے ہے مین * انکی جناب پاک سے محبت رکھنی * انکی سنتون کے موافق چال چلنی * انکی آل اور اصحاب کی پیروی کرنی * ان سب پر درود اور اللہ کی رحمت بھیجنی * چار رملے ہے روح کے ہے مین * تھوڑا کھانا * تھوڑا سونا * تھوڑا بولنا * تھوڑا هنسنا * چار رملے ہے اس خالق

دو جہان کے بے ہین* جس کام مین وہ خوش ہووی کرنا* اور ونکو نیک کام سکھلانا یُرے عملو نسے ڈرانا* اُسکے دوستو نسے محبت رکہنی سکے دشمنو نسے عداوت کرنی* ثعلبی نے یوم ینفخ فی الصور فتأتون افواجا کی تفسیر مین یون لکھا ہی* کہ ا صحابون نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اِس فوج کا حال جسکا اِس آیت مین ذکر ہی پوچھا تہا* آپ نے فرمایا کہ میری اُمت دس فوج ہوکر قیامت کے میدان مین آویگی* جن نے ایک کی چغلی دوسرے کے پاس کہائی ہی اُنکا گروہ بندرونکی صورت ہوگا* اور جنہون نے رشوتیں لیں جن حرام کہایا ہی اُنکا فرقہ سوّرونکی صورت بنیگا* اور جو سود لیا کرتے تھے اُنکو اُلٹا کرکے سر نیچے پاون اُوپر فرشتے کہینچ لیجا وینگے* اور جو لوگ قاضی اور مفتی ہوکر جھوٹہ فتوی دیتے تھے اندہو نکی صورت بنکر اُس مقام مین آوینگے* اور جو لوگ اپنی عبادت پر غرور کرتے اور آپکو سب سے اچھا جانتے تھے وے لنگڑے اور بہرے ہوکر آوینگے* اور جو عالم اور مشایخ لوگون کو نصیحت اور سمجھاتے تھے کچھہ اور آپ عمل کرتے تھے کچھہ اُنکا یہہ حال ہوگا کہ زبان اپنی اپنی کاٹینگے* اور منہہ سے اُنکے پیپ لہو بہیگا ایسا کہ محشر کے لوگ یہہ دیکھکر کراہیت کرینگے* اور جو لوگ ہمسایون اور دوستو نکو بے سبب دُکھہ دیتے اور ستایا کرتے ایذا پہنچاتے تھے

اُنکے ہاتھہ پاؤن کات کر وہان لاوینگے * اور جنھون نے آدمیونکا بھیل ظالم حاکمونسے کہکر اُنکو رنج مین ڈالا تھا اُنکو آگ کی سولی پر ہر ہاکز پہنچاوینگے * اور جو لوگ اپنے نفس کی تابعداری مین پڑے رہتے تھے اور اُسکے سُکھہ پہنچانیکو کیا کیا جتن نہین کرتے تھے * اور اپنے مال سے اللہ تعالی کا حق ادا نکرتے تھے * صرف اپنے نام اور آرام کے واسطے خرچ کیا کرتے تھے * اُنکو اسطرح سے لاوینگے کہ اُنکے بدن سے ایسی بد بو نکلیگی کہ وہان کے لوگونکو بڑی تکلیف پہنچیگی * اور جو لوگ اکڑ کر چلتے اور اپنی تکبُّری کے سبب کسیکے ساتھہ ملن ساری نرکھتے خُلق اخلاق نکرتے اُنکو لنبا کُرتا گندھک کا جلتا بلتا پہنا کر اُس مقام مین حاضر کرینگے * یارو یہہ حال بد بخت روسیاہ گنہگارونکا اِس اُمت کی ہوگا * اور جو اپنے خاوند کی تابعداری دل وجان سے دن رات کیا کرتے مین اُسپر مستعد رہتے ہین * اُنمین سے بعضونکی صورت چودھوین رات کے چاند کی سی اور بعضونکی ستارونکی طرح چمکتی ہوگی * بعضے نور کی منبر پر بعضے سُنہری جڑاؤ کرسیون پر بعضے مشک و زعفران کے چبوترے پر بڑی شان و شوکت سے بیٹھے ہونگے * سوای بھائیو اب وہان کی طیاری کرو بڑا سفر کٹھن راہ در پیش ہی * پچاس ہزار برس کا ایکدن آویگا * بڑے بڑے دُکھہ اور مصیبت مین ڈالیگا * اِس دم کی فرصت

مین نجو مونگے دو ترد ہوپ کر کے دنیا کے کہیت مین اچہے اچہے
میوون کے درخت لگاؤ* زیادہ بہت اور محبت کے پانی سے جلد اُسکو
سینچو* پہر وہان پہنچکر بے کہٹکے طرح طرح کے میوے کہاؤ اور جسکو
چاہو بانٹو* خوشی خورمی سے کاٹو آرام سے مین سیپے اچہی گذران
کرو* اپنے خاوندکی دیدار کی لذت سے مالا مال ہوجاؤ* کرورہا
برس تک اِسی طرح عیش و عشرت کے ساتھہ بسر کرو* بلکہ روز بروز
تمہاری ترقی ہوا کریگی* وہان کے مرتبونکی بزرگی اور بہلائی
تم کو ملیگی* اور جو ان باتونکے برخلاف عمل مین لاؤگے* بری
باتونکو اختیار کروگے شرک اور بدعت کے کام کروگے جاہلیت کے
رسوم بجا لاؤگے* باپ دادونکی رسمون پر جو سنت نبوی کے خلاف
کرتے تہے چلوگے* شیطان اور نفس کے بہکانے سے راہ مستقیم کو
چہوڑدوگے تو بڑی شرمندگی اُٹہاوگے دکہہ پاوگے* بلکہ سیدہے
جہنم مین چلے جاوگے* کبہی کسیطرح وہان سے نکلنے نپاوگے* دن
بدن عذاب کی سختی بڑہتی جاویگی* کسی کی سعی سفارش کام
نآویگی* الہی تو ہمکو اور سب مسلمانونکو نیک کر اور نیکی کے کامون
پرچلا اور برائی سے بچا دنیا کی محبت ہمارے دل سے دور کر*
ہمکو اپنے محبوب کی محبت سے معمور کر* آمین بحرمت نبی کریم
وآلہ واصحابہ اجمعین*

۹۴

ایاک نعبد

پانچوان باب قیامت کے بیان مین

جناب پیغمبر علیه الصلواة والسلام نے فرمایا هی که جس وقت اسرافیل علیه السلام پہلی دفعه صور پھونکینگے سب لوگ مرجاوینگے* پھر جب دوسری دفعه پھونکینگے تو تمام خلایق گور کے بھیتر سے سر باهر نکالینگے* گنہگار لوگ ننگے بھوکھے پیاسے قبرون سے اوپر آوینگے* تین سو برس تک قیامت کے میدان مین عذاب کی گرمی سے جلین بھنینگے حیران پریشان پڑے رهینگے* چهرہ اُنکا مارے طپش کے سیاه بن جایگا* آه و ناله کر کے اتنا روینگے جو بدن اُنکا خشک لکڑی هوجایگا* آخر کو آنکھون سے لهو ٹپکیگا آفتاب سر پر قریب ایک بالشت کے آکر کھڑا هوگا* هر شخص اپنے اپنے گناه کے اندازے پر پسینے مین ڈوب جایگا* کوئی ٹخنون تک کوئی پھلیون تک کوئی زانو تک کوئی کمر تک کوئی سینے تک کوئی گلے تک کوئی منھه تک کوئی سر تلک* اس مقام مین سب انسان اور جن اور جانور دنیا کی ابتدا سے آخر تک جو پیدا هوئے هین جمع هونگے* یکبیک اُنکے اوپر سے ایک آواز نہایت مہیب ایسے زور شور کی آویگی که اُسکی دهشت اور چیخ سے هر کوئی بیهوش هوکر اوندهے منھه گر پڑیگا* تارے ٹوٹ پڑینگے آسمان پھٹ جایگا* بعد اسکے حق تعالی کے حکم سے پہلے آسمان کے فرشتے زمین پر اُتر آوینگے* اتنے هونگے که تمام جن و انس و حیوانات کی خلقت

کو صف باندھکر گھیر لینگے * پھر دوسرا آسمان پھٹیگا اُسپر کے فرشتے بھي اُسي طرح سب کے گرد آکو کھڑے ہونگے * یہانتک کہ ساتون آسمان پھٹ جاویگا اور ہرایک آسمان پر کے فرشتے ایک کے بعد دوسرے کے گرد حلقہ باندھکر کھڑے ہو جاینگے * تب اللہ تعالی کا حکم ہوگا کہ دوزخ کو حاضر کرین * ہزارون فرشتے کھینچتے ہوے اُسکو لاوینگے * پھر وہ بڑی آواز سے شور غل مچاتي ہوئي اُس جگہہ آویگي * کہیگي کہ جلد میرے پیٹ کو بھرو * ہو وعدہ مجھسے کیا ہی اُسے پورا کرو * اللہ تعالی فرماویگا * اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَیْکُمْ یَا بَنِيْ اٰدَمَ اَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّیْطَانَ اِنَّهٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ * ترجمہ کیا اقرار نہیں لیا تھا مین نے تم سے اي بني آدم کہ نپوجیو شیطان کو کیونکہ وہ تمہارا دشمن ہی ظاہر اور پوجیو مجکو یہي ہی راہ سیدھي * گنہگار لوگ اُسدن پشیمان ہونگے اپنے کیئے پر شرمندگي اُٹھاوینگے * بڑی رُوسیاہی وہان اُنکو حاصل ہوگي * خجالت کے سبب کچھہ جواب دینے کي طاقت نرہیگي * اُس روز اللہ تعالی آپ قاضي ہوگا * انصاف چکانے پر لوگونکے توجہہ فرماویگا * ہرایک سے حساب لیا جایگا * سب کے عمل کي پُرسش ہوگي * پلصراط پر سے گذرنا ہوگا * نیکی بدي تولي جایگی * چھپي کُھلي بات سب آگے آئیگي * بعد حساب کتاب کے جو شخص گنہگار ٹھہریگا دوزخ مین

ڈالا جاویگا * حضرت جبرئیل علیہ السلام پکار کر کہینگے فلانا ولا نے کا بیٹا تقصیروار ہوگیا اُسپر گناہ ثابت ہوا * اُسکو یہانسے لیجا ؤجہنم مین داخل کرو * اُسیدم فرشتے کھینچتے ہوئے بڑی خرابی اور ذلت کے ساتھہ گھسیٹ کر لیجاوینگے دوزخ مین گراوینگے * ہزارون طرح کے عذاب مین گرفتار کرینگے * بدن ٹکڑے ٹکڑے ہوجائیگا جل بھن کر کباب بنیگا * اللہ تعالیٰ کی قدرت سے پھر جسم درست ہوگا * نیا چمڑا بدن پر جمیگا پھر عذاب ہوگا * اِسیطرح سے عذاب ہوتا رہیگا * کبھی چھوڑنے نجاوینگے * ایکدم فرصت نپاوینگے * فرشتون سے فریاد کرینگے ہم پر مہربانی کرو ذرا فرصت دو * فرشتے یہی جواب دینگے اَی بدبخت روسیاہ تیرے اعمال نے تجکو یہان پہنچایا خاوند کی نافرنی نے یہہ مقام دکھلایا * اگر تو خالق کی خوشی کے کام کرتا تو آج کے دن چین و آرام سے رہتا * یہہ دُکھہ اور رنج کبھی نہ اُٹھاتا * اب دیکھہ کر غم کھانا اور پچھتانا کچھہ کام نآویگا * اور اللہ تعالیٰ کے غضب سے اِس گرفتاری کے وقت تجھے کوئی نہ چھڑاویگا * کسی کی کیا طاقت کہ اُسکے عذاب سے کسی کو بچاوے یا اُسکے قہر کے پنجے سے چھڑاوے * ہم تو تابعدار ہین اُسکے حکم پر چلتے ہین * اُسکی خوشی چاہتے ہین * ہم سے مہربانی کی توقع نرکھہ * اب اپنے کئے کی سزا چکھہ * سب مومنونکی ما حضرت

بي بي عايشه الله راضي هوا اُنسے کہتي هين که مين نے ايکدن جناب پيغمبر خدا سے پوچھا که قيامت کے روز دوست کو ياد کريگا يا نہين * فرمايا که تين جگہه هر شخص ايسي مصيبت مين گرفتار هوگا که کسي کو ياد نرکهيگا * ايک تو جہان ترازو کهڑي هوگي نيکي بدي تولي جايگي * دوسرے جب نامۂ اعمال لوگون کے هاتهه مين ديا جايگا اُسوقت مارے پشيماني کے ايسے بيهوش اور بيدم هوجاينگے که کسي کي خبر کسي کو نرهيگي * تيسرے جب ربانيه يعني دوزخ کے پياد سے نعره مارکر بڑي خفگي اور جهنجهلاهت سے لوگون کيطرف پکڑنے کو دوڑينگے * جن لوگون نے الله کو واحد نجانا تها اور اُسکي عبادت اور قدرت اور علم مين دوسرونکو شريک کرتے تهے اور مشکل کے وقت اُورن کو پُکارتے تهے * غريبون مسکينون کو دُکهه ديتے تهے * غرور اور تکبري سے کسي کو خاطر مين نلاتے تهے * اُناوزنجيرو نمين باندهکر کهينچے هوئے لجاوينگے * اور بي بي صاحب فرماتي هين که مين نے رسول الله سے الله کي رحمت هوئي اُنپر پوچها که پلصراط کا حوال بيان کيجئے * فرمايا که وه ايک پل هي دوزخ کي راه پر پندره هزار برس کي راه اُسپر سے سب کو گذرنا هوگا * بال سے باريک تروار سے تيزا پنے اپنے عملونکے موافق * کوئي بجلي کي طرح کوئي هوا کي طرح کوئي دوڑتے گهوڑے

کیطرح کوئي آهسته آهسته اُسپر سے چلا جا گا * سب کے پہلے الله تعالي کے فضل سے مین پار هو جاؤنگا * پهر اُسوقت میري اُمت کے بائین دهنے دو فرشتے کهڑے هوکر بڑي عاجزي سے پُکار کر یہه دعا مانگینگے * اللهم ارحم علي امة محمد * یعني اي پروردگار تو رحم کر حضرت محمد کي اُمت پر * پهر جو گنہگار هوگا پار نه اُترسکیگا پانوکانپ جاینگے اوندے منهه نیچے دوزخ مین گر پڑیگا * اور فرمایا که پُلصراط پر ایسي اندهیري هوگي که هاتهه کو هاتهه نسوجهیگا * جسکو ایمان کي روشني هوگي وه اُس روشني مین موافق اپنے مرتبے کے آهسته یا دوڑتا هوا چلیگا * گنہگارونکو کچهه روشني نملیگی * لاچار هوکر دوسرونسے روشني مانگینگے * جواب پاوینگے که روشني حاصل کرنیکي جگہه دنیا تهي یہان کہان ملیگي * پهر وهین جاؤ کما کر لاسکو تو لاؤ * اور فرمایا که اُس پُل کي راه بڑي کٹهن هی * پانچ هزار برس کي راه اُوپر چڑهنا هوگا * پانچ هزار برس تک برابر جانا هوگا * پانچ هزار برس تک نیچے اُترنا هوگا * اور وهان سات مقام مین اٹکاو هوگا * پہلے مقام مین ایمان سے سوال کرینگے * جسکا ایمان ثابت هوگا وهان سے رهائي پاویگا * اور جسکا ایمان شرک اور نفاق اور بدعت سے بهرا هوگا وهانسے چهوٹ نجاویگا دوزخ مین گرایا جاگا * دوسرے مقام مین نماز سے پوچهینگے * جسنے اپني

نماز ارکان و آداب کے ساتھہ وقت پر ادا کی ھی و ھان سے بچیگا نہین تو دوزخ مین پڑیگا * تیسرے مقام مین زکوۃ سے پوچھینگے جسنے زکوۃ کا مال حساب سے نکال کر حقدارون کو دیا ھی وھانسے بچ نکلیگا * نہین تو اُسیدم آگ کے گڑھے مین ڈھکیلا جایگا * چوتہے مقام مین رمضان کے روزون سے پوچھینگے * جو کوئی تیسون روزے بدون عذر شرعی کے ہمیشہ ادا کرتا رھا ھی وہ سُرخروئی حاصل کریگا * نہین تو رسوائی کے ساتھہ جہنم مین ڈالا جایگا * پانچوین مقام مین حج سے پوچھینگے * اگر حج کیا ھی تو مخلصی پاویگا * اور جو مقدور رہوتے دنیا کے آرام کو چھوڑ کر نہین گیا تو بڑے سخت عذاب مین پھنسایا جایگا * چھٹے مقام مین طہارت کی حقیقت کا سوال کرینگے * اگر جنابت کی حالت سے غسل کر کے پاک ہوتا رھا ھی تو وھانسے رھائی ملیگی * نہین تو اُسکی جان بڑی تکلیف اور نہایت مصیبت اور دکھہ مین پڑیگی * ساتوین مقام مین ہمسایہ کے حق ادا کرنیکا سوال کرینگے * اگر دُکھہ سُکھہ مین اُسکا شریک ہوا ھی اور اپنے مقدور کے موافق اُنسے سلوک رکھا ھی تو وھانسے نجات پاویگا نہین تو بڑی خرابی اور ذلّت سے دوزخ مین ڈالا جایگا * غرض اِن ساتون مقام سے جب خیر و خوبی کے ساتھہ نکلا تو اُس پُل سے پار اُتر گیا نہین تو دوزخ کے مُنہہ کا لقمہ بنا * اور فرمایا رسول اللہ نے

کہ قیامت کے دن کي ایک گھڑي کا عذاب متّومّز تپے کی جان کندن ني کي سختي سے زیادہ ترمی * اُس دن پیغمبرون اور اولیاؤن اورشہیدونکوبھي ایسي فکرھوگي اورمصیبت پہنچیگي کہ اپني پیغمبري اورولایت اورشہادت کے دعوے کو بھول جاینگے * بڑي گھبراھٹ اورحیراني سے سجدے مین گرپڑینگے * اوؔرونکا حال اِسي سے سمجھا چاھئے کہ اُنکے اوپرکیا کیا گذریگا * سب یہي فریاد کرینگے اور عاجزي سے دعا مانگینگے * خداوندا اورکچھہ ھماري آرزو نہین ھی اِتنا کرم کرکہ ھم کو اِس عذاب سے نجات دیے * ھرایک پیغمبر جلیل القدر اُس روز بیقرار اوربیحواس ھوجایگا * حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس حالت مین اپنے دُکھہ پرکچھہ خیال نکرینگے اُمت کي مخلصي اوررھائي چاھینگے * اُنکي شفاعت کے واسطے اُس پاک پروردگارکي جناب مین نہایت عجزاورانکساري سے سجدے کرکے دعائین مانگینگے * حضرت عبد اللہ ابن عباس پیغمبر صاحب سے نقل کرتے ھین کہ اُس دن لوگ چارگروہ ھونگے * جوگروہ سب کے سب بہشت مین داخل ھونگے وے فرشتے ھین * اورجوگروہ تمام دوزخ مین پڑینگے وے شیطان ھین اوراُسکے تابعدار * اورایک گروہ مین سے بعضے ثواب حاصل کرینگے اوربعضے عذاب وے آدمي اورجن ھین * اورایک گروہ چارپایونکا ھوگا

کہ زندے ہوکر پھر خاک ہو جاینگے * غرض جو کچھ وہان کی
فضیحتی اور رسوائی ہی سو آدمیوں کے واسطے ہی * سہار پائے اُسوقت
خوش ہوکر شکر الہی بجالاوینگے کہ خوب ہوا جو ہم آدمی نہوے
اِس عذاب مین نپڑے * حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام
سے یہہ روایت ہی کہ جب نیکی بدی آدمی کی تولی جائیگی پھر نیکی
اِتنی ہو گی کہ اگر ایک ذرہ بھر اور ہو تو تول پوری ہو * اُسوقت
اللہ تعالی کیطرف سے حکم ہو گا کہ ای بندے تھوڑی نیکی ہو تو پہار
کے عذاب سے تو چھوٹ جاوے * بندہ عرض کریگا خداوندا اور نیکی
تو میرے پاس نہین ہی * اگر مجھکو ایک لحظے کی فرصت ملے تو اِس
میدان مین جاکر اپنے لوگون سے جنکے ساتھہ دنیا مین مین نے بہت سی
نیکی کی ہی اور اُنکی خاطر بڑے بڑے دکھہ اُتھائے ہین ذرہ
بھر نیکی مانگ کر لے آون * حکم ہو گا کہ اِسکو جانے دو نیکی لاوے *
وہ وہان سے نکل کر بدحال اور سرگردان ہوکر اُس میدان مین
آویگا * ڈھونڈتے ڈھونڈتے پہلے باپ کو پاویگا * دیکھہ کر
اُسکے دل مین بڑا بھروسا بندھیگا کہ اب میرا بیڑا پار لگا * سامھنے
آکر کہیگا * ای باپ مین تیرا فرزند دلبند جگر گوشہ ہون * دنیا
مین سب سے مجھکو تو زیادہ پیار کرتا تھا * ہر ایک چیز سے بہت
دوست رکھتا تھا * خوشی اور آرام میرا ڈھونڈھتا تھا * ہر طرح کی

آفتون مے نگہبانی کرتا تہا * اِس وقت ایکل رہ بہر نیکي کا محتاج ہو کر تیرے پاس آیا ہون * اگر مہربانی کرے اور ایک ذرہ نیکي مجہے بخشے تو مین اِس قیامت کي سختي مے نجات پاؤن نہ تو جہنم مین ڈالا جاؤن * باپ یہہ بات سُنکر کہیگا تو کَون ہے مین نہین پہچانتا * مین تیرا باپ نہین تو جا اور کہین ڈہونڈہ لے * تب وہ بیچارہ مایوس ہو کر ماکو ڈہونڈہتا پہریگا * جب وہ نظر آویگي اُس کے پاس جا کر کہیگا * اي ما تو میرے پیدا ہونے کے لئے همیشه دعا مانگتي تہي * پہر میرے پالنے مین بڑي بڑي تکلیف اُٹہاتي تہي * رات دن میرا هي آرام چاهتي تہي * اپنا کہانا پینا میري راحت کے واسطے بہول جاتي تہي * اب مین ایکل رہ بہر نیکي کا محتاج بن کر تجہہ پاس پہنچا ہون * اگر وهي نظر مہر کي مجہہ پر کریگي تو مین آج کي سختي سے بچو نگا * جنم بہر تیرا گُن مانونگا * نہین تو دوزخ مین ڈالا جاؤنگا * ما جواب دیگي که مین نے تو تجہکو نہین جنا * تو کَون هے مین نے نہین پہچانا * اپنے حال مین مین خود حیران ہون کسي کو کیا دے سکون * اُس وقت یہہ شخص جب ما باپ کے کلام سُنکر نا امید ہو جایگا * دلمین بہت پچتایگا * کہیگا ما سے اب کہان جاؤن کس سے اِس مصیبت کے وقت مدد مانگون * ما باپ کے برابر دوست کَون هے که اُسے اپني بپت جا سناؤن جو وہ

اپنے وقت مین کام آوے * مجھہ غریب عاجز کو اس بلا سے چھڑا دیوے * بھلا بہن کے پاس تو چلون دیکھون وہ مجھسے کیا سلوک کرتی ہی * ڈھونڈ ھتے ڈھونڈھتے بہن مل جاویگی * دیکھہ کر کہیگا ای بہن دنیا مین تو تو مجھے بہت چاہتی تہی بھائی بھائی کہا کرتی تہی * دکھہ کے وقت چھاتی سے لگاتی تہی * میری ٹہل زستی اور آرام منایا کرتی تہی * اب یہان قیامت کے حساب مین پھنسا ہون ایکل رہ بھر نیکی ملے تو اِس مصیبت سے مخلصی میرے ہاتھہ آوے * بہن کہیگی ای آدمی تو کون ہی کیا بکتا ہی اِس وقت مجھسے لبول * مین اپنی پریشانی مین آپ گرفتار رہون کیونکر دوسرے کی مدد کرون * آخر وہانسے بھی مایوس ہوکر بھائی کو ڈھونڈھنے لگیگا * اِتنے مین وہ نظر آجایگا * کہیگا ای میرے پیارے بھائی دنیا مین ہم تم اِکٹھے رہا کرتے تہے * ایک دوسرے کے مددگار رہتے تہے * آپس مین پیار محبت کے ساتھہ گذران کرتے تہے * میری خوشی سے تجھے خوشی تہی میری بیکلی سے تجھے بیکلی تہی * اِس وقت حساب کی جگہہ مین مجھکو لائے ہین نیکی تولی جاتی ہی * ایکل رہ نیکی ہو تو میرا حساب پورا پڑے * اِس دکھہ درد سے نجات ملے * بہشت مین جاؤن دوزخ سے بچون * بھائی بھی وہان بھائی گری سے منکر ہوجا گا * اُسکی منت و زاری پر کچھہ خیال نکریگا * پھر جورو کے پاس جاگا * کہیگا ای

یا رچاینےوالی دوست روحانی مین تیرا خاوند هون دنیامین تیری
خوشی کے واسطے اپنے بیگانون سے لرتا تها * تیرے آرام کے لئے کیا کیا
دکهه نهین بهرتا تها * ماباپ کو تیری خاطر چهوڑکر الگ هو رها
تها * جسمین تو راضی رهے وهی کیا کرتا تها * اب نیکی کا حساب هو رها
هی ایک ذره نیکی کم هوئی هی اگر تو اپنے پاس سے دیدے تو مین تیرا
برا احسان مند هوون * اور تیرے سبب اِس عذاب سے چهوتون *
جورو کہیگی دنیا مین مین نے خصم نهین کیا * مین کسی کی جورو
نهین بنی * تو برا چهوتها هی یهان سے چلا جا * ایسی فریب کی باتون
سے مجهے نه پهسلا * پهر بیتا بیتی بهی اِسی طرح منکر هوکر اپنا پیچها
چهراوینگے * غرض جب اُسکی هر طرف سے آس توتیگی تو نا اُمید
هو شرمندہ بن الله تعالی کی درگاہ مین جا نسکیگا کہیگا * افسوس مین
کیا منهه دکهلاوٴن * خاوند کے پاس خالی هاتهه کیونکر جاوٴن *
جن جن سے اُمید رکهتا تها کوئی کام نآیا * میری اِس مصیبت پر
کسی نے رحم نکهایا * هاے مین کدهر جاوٴن اپنے جلے دل کا دکهه
کسے سناوٴن * سواے اُسی خاوند کے جو میرا خالق اور مالک هی کون
اِس حال مین مجهه پر نظر کرے * اِس غم کے دریا سے مجهه ڈوبتے
کو کون پار لگا وے * یهه کہکر بڑی عاجزی اور مسکینی سے سر جهکا
غمگین هو رها تهه اُتها کر اُس پاک پروردگار کی جناب مین عرض

کریگا * اي ميرے خاوند تجهه پر کچهه نهين چهپا * جتنا مجهسے هوسکا خوب دوڑا * کهين کسيے نے نپوچها * ماباپ جوروکا بهائي بهن کوئي کام نآيا * سب نے صاف جواب سنايا * اب توهي فضل کر که تورحيم اور کريم هی * تب الله تعالی کا حکم هوگا که اي بندے جن جن کي رضامندي مين اپني عمر گنوائي جس جس کي خاطر بڑي بڑي تکليف اُتهائي * حلال حرام کا کچهه خيال نکيا * بهلے برے کا دهيان نرکها * الله ورسول کے حکمون کو جنکي خاطر چهوڑديا اُنهين کي خوشي پر دوڑا کيا * خلاف شرع حرام اور بدعت کے کام سب کرتا رها * اب وے کهان هين کيون نهين ايسے برے وقت مين کوئي تيرے کام آتا * تب وه بيچارا خجالت اور شرمندگي سے چپ هوجاگا * الله تعالی فرماويگا دنيا مين حکم هوا تها که ميري عبادت کيجيو * تونے اپنے لوگونکي خوشي چاهي اُنکے کامون مين حاضر رها عبادت سے غفلت کي * اگر تو مجهے رحيم اور کريم دل سے جانتا هرگز ميرے حکم مين سستي نکرتا * هردم ميري خوشي ڈهونڈهتا * وهي خوشي اور رضامندي ميري آج تيرے کام آتي اِس آفت سے تجکو چهڑاتي * اب ميرا اختيار هی چاهون بخشون چاهون سزادون * چنانچه ايسا هی هوگا * جسکو الله تعالی چاهيگا گناهونکے ساتهه بهي اپنے هي فضل سے يا کسي کي سفارش سے بخشديگا

جا میگا سزا کو پہنچا ویگا * الہي ہم کو نیکي کرنے کي توفیق دے
که سب کي محبت دل سے بھلا کر تیري محبت مین رہین * تیرے
اور تیرے رسول محبوب کے کہنے کي پیروي کرین * اور اُنکے فرمانے
پر جان و دل سے حاضر رہین * تاکه قیامت کے میدان مین خجالت
نا اُٹھاوین آمین یا رب العالمین بحرمت محمد و آله الامجاد *

* چھٹھا باب دوزخ کے بیان مین *

الله صاحب نے فرمایا ہی * وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ لَهَا سَبْعَةُ
أَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَقْسُومٌ * ترجمه اور دوزخ پر وعده ہی
اُن سب کا اُسکے سات دروازے ہین * ہر دروازے کے لئے اُنمین
سے ایک فرقه بٹ رہا ہی * حضرت ابوہریرہ رض نے پیغمبر خدا صلعم
سے روایت کي ہی که جب ہزار برس تک دوزخ دھونکا گیا تو سُرخ
ہوا پھر ہزار برس دھونکا گیا تو سفید ہوا پھر ہزار برس تک دھونکا گیا
تو سیاہ ہوا * قیامت تک وہی سیاہ رہیگا جیسي اندھیري رات * ایکروز
رسول علیه السلام نے حضرت جبرئیل علیه السلام سے پوچھا * کیا سبب
ہی جو کبھي مین نے میکائیل کو ہنستے نہین دیکھا * حضرت جبرئیل
نے جواب دیا که یا رسول الله جو کہتے ہو سچ ہی * جس روز سے
دوزخ کی آگ پیدا ہوئي ہی اُس روز سے میکائیل کے دلمین
اُسکي ہیبت سما گئي ہی * مارے خوف کے ڈرتے رہتے مین پھر

هنسي کيونکر منهه سے نکلے * سبحان الله جو ايسے مقرب فرشتے هين اُنکے
دل مين دوزخ کي دهشت ايسي پيٹهي هی که هوش حواس جاتے
رهے * اِس فکر مين پڑے رهتے هين که خدا جانے کسکو حکم هو اُسمين
ڈالنے کا * وه مالک مختار هی سب کا چهوٹے بڑے سب اُسکے بندے
هين عاجز * جو چاهے جب چاهے کرے * اور يهه آدمي زاد ايسے مغرور
اور سرکش هين * دنيا پر ايسے بهولے الله کے حکم سے ايسے غافل هوے
که اِس مقام کا اُنکو کچهه خيال نهين * دن رات اپنے آرام اور دام
کے کام مين لگے رهتے هين * دوزخ کے عذاب سے کچهه نهين ڈرتے *
وهان کيا حال هوگا کيسي بلا مين گرفتار هونگے که جسکا کچهه حد و پايان
نهين * اُس دم ناله اور فرياد کچهه کام نه آيگا * مغفرت اور رحم کا
کسي کا کچهه نه سنا جايگا * کهتے هين که جب لوگ اپنے اعمال کی سزا سے
دوزخ مين بهر ديے جائينگے * روتے دهوتے چلاتے چلتے حيران هو نگے پر کوئی
اُنکي نه سنيگا * کهينگے دنيا مين جب هم پر مصيبت پڑتی تهی صبر
وزاري سے کوئي بچا تا تها يا صبر کرنے سے کم هو جاتا تها * يهه کيسي
مصيبت هی که هزار برس گذر رهے نه کوئی بچا نيوالا نظر آيا نه
يهه دُکهه کم هوا * هاے يهه دُکهه کس سے کهين کدهر جاوين
يهي کهينگے * سَوَاءٌ عَلَيْنَا اَجَزِعْنَا اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَحِيْصٍ * ترجمه
اب برابر هی همارے حق مين هم بيقراري کرين يا صبر کرين

سکونہیں خلاصی * جب ہزار برس اور گلن رہجاینگے تب ایک سفید ابر پیدا ہوگا * یہہ دیکھہ کر خوش ہونگے کیا عجب اگر ہونگے شاید اللہ نے ہم پر رحم کیا جو پانی بہیجا * اب پیاس کے رنج سے خلاصی پاوینگے * اوس وقت حضرت جبرئیل سے اللہ تعالی یون پوچھیگا یہ گنہگار کیا کہتے ہین * عرض کرینگے تو خود شنوا اور بینا ہی تجھہ پر کچھہ پوشیدہ نہین پانی چاہتے ہین * حکم ہوگا کہ جو اوس ابر مین ہی برسے * وہین اوس سے بچھو برسینگے ایک ایک اونٹ کے برابر * ایسے زہردار کہ جسکے کاٹنے سے ہزار برس تک جلن اور سوزش رہیگی * پھر ہزار برس تک غل اور فریاد مچاوینگے پانی مانگینگے * تب ایک کالی بدلی ظاہر ہوگی اوس سے سانپ برسینگے * جنکے کاٹنے سے دو ہزار برس تک بیتابی اور بیقراری اونہین رہیگی * فرمایا اللہ صاحب نے زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ * ترجمہ بڑھایا ہم نے اون پر عذاب پر عذاب بدلا اسکا جو شرارت کرتے تھے * غرض انواع طرح کے عذاب بہی دوزخ مین گنہگارونکے واسطے دوزخ مین موجود ہین * ایکدم کی فرصت اور تھوڑی تخفیف بھی وہان نملیگی * ای بھائیو اگر اللہ اور رسول کے کہنے پر ایمان رکھتے ہو تو قیامت کے عذاب سے ڈرو اپنی عمر اللہ تعالی کی عبادت اور بندگی مین کاٹو * رسول اللہ کی پیروی مین رہو * دنیا کی الفت چھوڑو شہوت اور طمع

کے کامون سے دور بہاگو * سرکشي اورگمراهي اختیار نکرو * اُس منتقم حقیقي کے عدل پر خیال رکھو * اُسکی قہّاري اور جبّاري کے غضب سے بچو * کیونکه الله تعالیٰ کا وعدہ سچّاهی * خوب یقین کرو که بدکارونکو اور نا فرمانونکو دوزخ مین ڈالیگا دوزخ کو اُنسے بہریگا * سچ هی بدکارونکي وهی جگهه هی * اور جولوگ الله تعالیٰ کي خوشي چاهتے مین اُسکي حکم برداري کرتے مین وے بہشت مین داخل هونگے * یون روایت هی که جب حضرت آدم علیه السلام کا جسم بنا نیکے واسطے مٹّي خمیر کرنے لگے حضرت جبرئیل علیه السلام نے ایک ذرہ آگ دوزخ سے لاکر زمین مین رکھي * سات طبق زمین کو اُسنے جُھلس دیا جلا مارا * آخر وہ آگ دنیا مین نرہ سکي * پھر جب حضرت جبرئیل لائے یہي حال هوا * غرض سات مرتبے آگ لائے جب یہان وہ نه ٹھہري تب جناب باري تعالیٰ مین عرض کي * خداوندا دوزخ کي آگ کسیطرح دنیا مین قرار نہین پکڑتي * حکم هوا که ای جبرئیل آدمی کے واسطے مین نے دوسری آگ بنا ئي هی اُسکولو سے پتھرولکڑي مین رکھي هی اُسے لیجاؤ * حضرت جبرئیل عم بموجب فرمان کے وهي آگ لائے که آدم علیه السلام کے جسم مبارک مین لگي * روایت هی که حضرت رسالت پناہ نے ایکدن حضرت جبریل سے پوچھا کھو بھائي دوزخ کي کیا صورت

هی ذرا اُسکو بیان کرو * حضرت جبریل نے فرمایا یا رسول اللہ قسم
ہی مجکو اُسکی جسنے تجھے پیغمبر کیا اگر دوزخ کی آگ سوئی کے
ناکے برابر دنیا مین لاوُن تمام آسمان وزمین اور جو اُنکے درمیان
ہی سب کا سب جل بل کر کباب ہوجاوے * اور اگر ایک قطرہ
دوزخیو نکے بدن کا عرق یہان پہنچاوُن دنیا کے تمام لوگ اُسکی
بدبو سے ایسی اذیت پاوین کہ جانسے ہاتھہ دھو بیٹھین * اور
ایک زنجیر دوزخیون کے جکڑنیکی اگر مین یہان لاوُن اُسکے
بوجھہ سے آدمی تو کیا پہاڑ دب کر چور چار ہو کر سیاہ ہوجاوین *
یا رسول اللہ اگر کسی کو دوزخ کے ایک کنارے پر جسکا کچھہ
انت ہی نہین ہی عذاب کرین دوسرے کنارے کے آدمی
اُسکی طپش سے جل بھن کر کوئلا بن جاوین * اور غار اُسکا اسقدر
ہی کہ اگر کوئی ایک پتھر اُسمین ڈالے ہزار برس تک نیچے چلا
جاوے پھر بھی اُسکا اور چھور نہ لگے * لکڑی اُسکی لوہا پتھر
اور ایک اُسکی آدمی اور پری * وہان کے رہنے والونکو پانی
کی جگہہ دوزخیون کا پیپ لہو * اور کھانے کو زقوم کا درخت جسکو
سیہنڈ کہتے ہین * اور اُنکو کپڑا بھی دوزخ کے رنگ سے بھی زیادہ
سیاہ ملیگا * فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ دخان مین اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوم
طَعَامُ الْاَثِیْمِ کَالْمُهْلِ یَغْلِیْ فِی الْبُطُوْنِ * ترجمہ بیشک درخت سیہنڈ کا

کھاتا ہی گنہگار کا جیسے پگھلا تانبا کھولتا ہی پیٹون مین * اور
دوزخ مین سات دروازے مین ایک دروازے دوسرے دروازے
تک ستر ہزار برس کی راہ ہی اور چوڑائی بھی اُسکی اُسیقدر *
ایک ایک دروزہ ایک ایک گروہ کے لیئے مقرر ہی * اور ہرایک
دوزخ اپنے اوپر کے دوزخ سے ستر درجہ گرم * اللہ تعالی کے دشمن
اور نافرمان اُس مین ڈالے جاینگے * اُنکی گردنون مین بھاری بھاری
آگ کے طوق اور ہاتھہ پاؤن مین لوہو کی ہتھکڑیان اور بیڑیان
دی جائینگی * دونوہاتھونکو پیٹ کیطرف سے نکال کو پیٹھہ کیطرف
کھینچینگے آگ کے کوڑے مارینگے * یہہ حال سُنکر جناب پیغمبر ع م
بہت متفکر ہوئے رونے لگے * پھر پوچھا کہ بھائی جبرئیل کس
طبقہ مین دوزخ کے کون قوم رہنگی * جبریل علیہ السلام نے
بیان کیا * یارسول اللہ سب کے نیچے کے طبقے مین منافقوں کی جگہہ
ہی * جو ظاہر مین مسلمان کہلاتے ہین اور باطن مین جو جو کفر
اور شرک کے کام ہین کرتے رہتے ہین * اللہ و رسول کی محبت
دلمین نہین رکھتے قیامت سے ہرگز نہین ڈرتے * مُنہہ مین کچھہ دل
مین کچھہ * مُنہہ کے سچے دلکے جھوٹے * اور فرعون اپنی قوم سمیت
وہین رہیگا اُسکا نام ہاویہ ہی * اُسکے اوپر کے طبقے مین [illegible]
رہینگے جو اللہ تعالی کو مانتے تھے پھر [illegible]

وقت پکارتے تھے * اُنکی منّت مانتے تھے خدا کے کارخانے مین شریک اور مختار ٹھہراتے تھے * اور وہی عبادت کے آداب اُنکے ساتھہ بجالاتے تھے * اُسکا نام جہنم ہی * اُسکے اوپر کے طبقے مین یہود و نصارا جو آخری زمانے کے پیغمبر پر کہ اُنکی لتا ہونیسے اُنکی پیغمبری صاف ثابت ہی جسکا حال منت کے باب سے معلوم کر چکے ایمان نلائے رہینگے اُسکا نام سقر ہی * اُسکے اوپر کے طبقے مین شیطان اور اُسکی ذرّیات اور جنہنے اُسکی پیروی کی رہینگے اُسکا نام لظی ہی * اُسکے اوپر کے طبقے مین سود کہانیوالے رہینگے اُسکا نام حطمہ ہی * اِن چھہ طبقونکا حال بیان کرکے حضرت جبرئیل چپ ہو رہے * تب جناب رسالت مآب نے پوچھا کہ چھہ دوزخ کا بیان جو تمنے کیا معلوم ہوا اب ساتوین کا بھی حال کہو کہ اُسکے رہنے والے کون ہین * بولے یا رسول اللہ یہہ خبر نہ پوچھو * حضرت نے فرمایا کیون نہین اُسکی حقیقت بھی سنائیے * حضرت جبریل نے جناب پاک کا سر اپنی چھاتی سے لگایا چوم کر کہا آپ نیچے آنکھین کرکر دیکھئے * حضرت نے جو دیکھا بڑی کثرت سے عورت اور مرد اُسمین بھرے ہیں * حضرت جبریل سے پوچھا یے کسکی اُمت ہین * حضرت جبریل نے بیان کیا کہ تمہاری اُمت کے لوگ ہین * جنہون نے دنیا مین بڑے بڑے گناہ کیئے تھے اور سرکشی تکبّری کے ساتھہ رہتے تھے *

دے تو به دنیا سے گذر گئے * حضرت یہہ سنکر مارے غم کے
بیہوش و بیتاب ہو گئے * حضرت جبریل نے حضرت کے سر مبارک کو
اپنے سینے لگا کر بوسہ دیا * حضرت وو ہین ہوش مین آئے فرمانے لگے
بعد انبیا اب سخت مصیبت اور بڑی پریشانی مجھکو حاصل ہوئی *
یہہ کہکر رونے زارو نے اپنے حجرے مین تشریف لیگئے * جانماز پر
گر کے آہ وزاری کرنے لگے * اپنے خداوند کریم ورحیم کی عبادت مین
مشغول ہوئے * سجدے پر سجدہ کرنے دعا پر دعا مانگتے * سات
دن تک یہی حال رہا کسی کو اصحاب کی خبر نہوئی که حضرت
کہان تشریف فرما ہوئے * آخر کو سب اصحاب ملکر حجرے کے
دروازے پر آئے * حضرت نے پہلے سے بلال رضی اللہ عنہ کو وہان
بٹھلادیا تھا اور فرمایا تھا که اگر کوئی آوے تو اسے بہتر آنے نہ دیجو *
جب یارون نے قصد کیا حجرے مین جاوین بلال نے منع کیا که
حضرت کا حکم ہی که اندر کوئی نہ آوے * یار سب بیقرار ہوئے
ناله او فریاد کرتے کرتے آخر کو سب اپنے اپنے گھر آئے * اور یہہ
گمان ہوا که شاید آپ نے رحلت فرمائی * بعد اسکے حضرت بی بی فاطمه
رضی اللہ عنہا کی خدمت مین جاکر یہہ سرگذشت مفصل بیان کی *
حضرت بی بی کو کئی دن سے جو موافق معمول کے حضرت نے کہانے
کے وقت نہین بلایا تھا اسکا غم تو تھا ہی یہہ خبر سنکر اور بھی بیتاب

موئي * نہايت بيقراري سے روتي موئين حُجرے کے پاس آئين *
ديکھا کہ بلال بيٹھے ہين * فرمايا کہ اگر دروازا کھول دو * تو
حضرت کے چہرۂ مبارک کو ديکھہ کر سعادت حاصل کرون دونو
جہان کي دولت سے فايدہ اٹھاؤن * بلال نے کہا کہ حضرت نے منع
کيا ہي کہ کوئي اندر نآوے * يہہ بات سنکر ارشاد ... ين
پاک پروردگار کي جناب مين عرض کرنے لگين * خدايا اگر
تو اپنے کرم سے اِس دروازے کو کھول دے تو مين اپنے باپ کا
چہرہ ديکھون زيارت کرون * دين دنيا کي نيک بختي حاصل
کرون * وو ہين الله تعالی کي قدرت سے وہ دروازہ کُھل گيا
حضرت بي بي بھيتر چلي گئين * ديکھتي کيا ہين کہ حضرت پيغمبر
خدا صلي الله عليه وآله وسلم خاک پر بيٹھے مسجد سے مين پڑے
ہين * روتے روتے آنکھين آپ کي سوج گئي ہين * چہرۂ مبارک
زرد اور جسم ضعيف دُبلا ناتوان ہوگيا ہي * ہاتھہ باندھہ کر
عرض کيا * يا ابوي يا رسول الله يہہ کيسا غم و درد کا عالم ہي * يہہ
... اور ماتم ہي جو آپ نے اختيار کيا ہي * مجکو اور
... کو ايسي سخت مصيبت مين ڈالا ہي * زبان
... سے ... اپنے اِس عاجزہ کو اپنے رازسے تک آگاہ کيجئے *
... سے سر اُٹھا کر ديکھا کہ بي بي فاطمہ نہايت

عاجزي اور بيقراري سے کهرتي مين * فرمايا کيا کهون اي جان
بابا کيا بولون اي فاطمه * آج سات دن هرئے مين که جبريل نے
آکر ايك خبر هوش ربا دي هى جسکے سننے سے ميرے دل پر بيقراري
چها رهي کليجے مين تهرتهري لگ گئى * اُس خالق کي جناب مين
پڑا هون زحقيقي کى خدمت کر رها هون * جبتك وهي اپنے
فضل سے ميري عقده کشائي نکرے کون ميري خبر لے * کس سے يهه
مصيبت دفع هو سکے * حضرت بي بي يهه واردات سنکر باپ کے ساتهه
دعا مين مشغول هوئين رو رو کر مناجات کرنے لگين * ايك ساعت
گذري هوگي که وهين حضرت جبريل تشريف لائے * هنستے هنستے آئے
فرمانے لگے يا رسول الله حق تعالى نے تمهاري اُمت پر کچهه رحم کيا
خوشي کرو بهت غم نکهاؤ * حضرت نے يهه خوشخبري سنتے هي سجده
شکر کا ادا کيا * پهر پوچها که ميري اُمت کے گنهگار کس صورت سے
دوزخ مين جاوينگے * حضرت جبريل نے کها مردونکی داڑهي عورتون
کے سر کے بال پکڑ کر داخل کرينگے * مگر اور اُمت کے گنهگار رونکي
طرح سے مُنهه انکا سياه اور چهره کالے کی صورت نهوگا * طوق زنجير
گلے مين نه ڈالا جائيگا * اتنى بات سنکر حضرت کي کچهه تسلي هوئى *
روايت هى که جسوقت پيغمبر صاحب کي گنهگار اُمت کو دوزخ
مين ليجاوينگے * مالك وهاںکے داروغه پوچهينگے * يے کسکی اُمت

کون قوم میں جو اُن گنہگاروں کی طرح اُنھیں نہیں لاے * فرشتے کہینگے ہمکو اِسیطرح پر حکم ہوا ہی * پھر مالک پوچھینگے اي گنہگارو تم کس کی اُمت ہو ہم بتاؤ * وے بولینگے ... ہمین جن پر قرآن شریف اور رمضان کا روزہ ... مُنکر کہینگے کہ یہہ دونوں تو محمد رسول اللہ کے ... دوزخی یہہ نام سُنینگے رورو کر بیان کرینگے ... اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اُمت میں ہیں * پھر اُسی سطرح ... طرف پڑیگی دیکھینگے کہ زبانیہ یعنے دوزخ کے پیادے سے ہیبت ناک بھیانی صورت سے بیٹھے ہیں * اور انواع طرح کے عذاب وہان دکھائی دیتے ہیں * نپٹ بیحواس اور مضطر ہو کر مالک سے کہینگے * اگر ہم کو حکم ہو تو ہم سب ملکر اپنی اِس مصیبت پر خوب روئین اور فریاد و فغان مچائین * مالک کہینگے اي بد بختو آج کا رونا تمہارا کیا کام آویگا * اگر دنیا مین سمجھہ کر چلتے اللہ اور رسول کے فرمان بجالاتے اپنی خواہش اور طمع کو کسی کام مین دخل نہ دیتے تو آج کاہیکو ... یہہ درد مین پڑتے * ایسے رنج و غم مین مبتلا ہوتے * آخر مالک دوزخ کو حکم فرماوینگے * کہ کیا دیکھتے ہی اِنکو اپنی طرف کھینچ ... دوزخ ... اپنا اُنکی طرف پسار کر دوڑیگی * ایکبارگی ... کلمۂ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ محمد رسول اللہِ جاری ہوگا *

محمد رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم کا نام سنتے ہی الگ ہوجاتی ہے* پھر مالک غصہ ہوکر دوزخ کو کہینگے* اِن لوگون کو پکڑ* دوزخ جواب دیگی یہ لوگ اللہ کے پیارے محمد مصطفی کا نام لیتے ہین کیونکر پکڑون* مالک کہینگے اسی اللہ تعالی کا یون حکم ہی ہم تم کیا کرین* تب دوزخ کی آگ دوڑکر ہرایک کو پکڑیگی* کسی کے گردن تک اور کسی کے کمر تک لپٹ جائیگی* جسکا جیسا گناہ ہی اُسکو اسی اندازے کے موافق عذاب مین پھنسائیگی* مالک فرماوینگے ای دوزخ کی آگ خوب خبردار اُنکے منہہ اور سینونکو نجلائیو* منہہ سے قرآن پڑھا ہی اور سینے مین روزے کی بھوکھ پیاس کا دکھہ اُٹھایا ہی* غرض اسی حال سے جبتک اللہ تعالی چاہیگا دوزخ مین اُنکو رکھیگا* جب اُنکا رہنا برابر ہوگا اور مدت عذاب کی تمام ہوئی* تب اللہ تعالی کا حکم حضرت جبریل کو پہنچیگا* کہ ای جبریل محمد کی اُمت کا کیا حال ہی جاکر دیکھو* حضرت جبریل آوینگے* دوزخ کے داروغہ اُسوقت اپنے تخت پر دوزخ کے بیچون بیچ بیٹھے ہونگے* حضرت جبریل کو دیکھہ کر تعظیم کو اُٹھینگے اور کہینگے کل ہر آئے* حضرت جبریل فرماوینگے محمد مصطفی کی اُمت کا احوال دیکھنے آیا ہون* فرماؤ اُنکا کیا حال ہی کس حالت مین ہے پہنچے ہین* مالک کہینگے اوشت پرمصت هدی کو اُنکی دوزخ کی آگ کہا گئی ہی

گئي هي يهه کهکر دوزخ کے منهه پر سے سرپوش اُٹهاوینگے * دوزخي حضرت جبريل کو ديکهه کر کهينگے اي مالک سچ فرماو يهه صاحب کون هين جنکي صورت سے همکو محبت کي بو آتي هي * اُنکي پياري وضع همارے دلکو بهت بهاتي هي * مالک فرماوينگے اي گنهگارو يهه حضرت جبريل عليه السلام هين حضرت محمد مصطفی صلي الله عليه وآله وسلم کے پاس سے آتے هين * گنهگاران دونو کے نام سنتے هي شور و غل مچا کو ناله و آه کر کر بڑي منت اور زاري سے عرض کرينگے * يا حضرت جبريل همارا اسلام همارے پيغمبر کو پهنچاي اور همارے دکهه اور مصيبت کي خبر اُنکو ديجئے * اور کهئے که آپ دنيا مين هماري تسلي فرماتے تهے که گنهگارون کي شفاعت مين کرونگا * جهنم کے عذاب سے اُنکو چهڑاونگا * حق تعالی سے اُنکے واسطے مغفرت معافي چاهونگا * بهت دن گذر رہے که هم اِس مصيبت مين گرفتار رهوئے کيا همکو آپ بهول گئے * جلد هم گنهگارون کي خبر ليجئے هماري مخلصي کي فکر کيجئے * حضرت جبريل جب الله تعالی کي جناب مين حاضر هونگے * پيغام گنهگارونکا حضرت رسالت پناه کو پهنچانا بهول جائينگے * الله تعالی پوچهيگا کهو جبريل محمد کي اُمت کا کيا حال هي * عرض کرينگے خداوندا تو سب جانتا هي تجهه پر ظاهر هي * مين کيا عرض کرون جو دکهه اُن پر گذرتا هي مين

کس منہہ سے سناؤن* تو کریم ورحیم هی جیسا مناسب هو حکم فرما ؤ*
پهر الله تعالي اپنے فضل سے حضرت جبریل کو یاد دلاویگا* کہ تم نے
ان گنہگارونکا پیغام انکے پیغمبر کو نہین پہنچایا* اب جاؤ اور سنادو*
اورمیرے حبیب سے کہو کہ اب گنہگارون کي شفاعت کے مقام مین آؤ
انکی مغفرت چاهو اپنے وعدہ کو وفا کرو* حضرت جبریل علیه السلام
حضرت پیغمبر خدا کے پاس جہان وے بڑي خوشي اورعزت سے
ایك دانه موتي اورایک دانه یاقوت کے خیمے مین جس مین چار
هزار بڑے بڑے موتي لٹکتے هین* جڑاؤ تخت پر نور کا تاج سر پر
دیئے اپني آل اطہار اور اصحاب باوقار کے ساتهه بیٹهے هین* اور
هزارون حورین خدمت مین حاضر هین جا ئینگے* جب حضرت علیه
السلام حضرت جبریل کو دیکهینگے پوچهینگے کہو بهائی کہان سے آتے
هو کیا خبر لائے* حضرت جبریل فرماوینگے دوزخ کي طرف سے
آتا هون تمهاري امت کا پیغام لایا هون* احوال انکا یہه هی کہ
دوزخ کي آگ انکا جسم کها گئي صرف جان باقي هی* بڑي مصیبت
سخت اذیت مین گرفتار رهین* مجهکو دیکهکر بہت خوش هوے*
تمهاري خدمت مین بہت بہت سلام عرض کیا هی اور یہه پیغام دیا
هی* کہ اب همکو کچهه تاب توانائي باقي نہین رهي* رحم کیجئے
هماري فریاد کو پہنچیئے لله هماري خبر لیجیئے* حضرت پیغمبر صلعم

اللہ علیہ و آلہ وسلم اِس پیغام کو سُنتے ہي نہایت غمگین اور مضطر ہوکر زار زار روینگے * نور کا تاج اپنے سر سے اُتارینگے ننگے سر فرادی کي صورت بنا کر حضرت جبریل ع م کو ساتھہ لیکر عرش معلی کے آگے سجدے مین گرینگے * ہزارون زبان سے حق جلّ و علی کي صفت اور ثنا بیان کر کے دعا ئین مانگینگے * اپني اُمت کي مغفرت چاہینگے اور کہینگے * خداوندا دنیا مین مین نے تیرے حکم بجا لانے مین بہت تکلیف اُٹھائي * اور میرے بال بچّون نے بھي میرے پیچھے ہر طرح کي اذیت پائي قتل ہوئے مارے گئے * مین نے اُسکا عوض تجھسے وہان کچھہ نہین لیا * اب یہان مجھہ پر رحم کر میري اُمت کے گناہون سے در گذر * تب جناب باري سے حکم ہوگا * اى محمد سجدے سے اپنا سر اُٹھاؤ دعا تمہاري قبول ہوئي اُمت تمہاري بخشي گئي * دوزخ کیطرف جاؤ اپني اُمت کونکال لو بہشت مین پہنچاؤ * حضرت وہان سے بامُراد دلي دوزخ کے نزدیک آکر مالک دوزخ کے داروغہ سے پوچھینگے * کہئے میري اُمت کہان ہی * مالک جہنم کا مُنہہ کھول دینگے * حضرت کي صورت جب دوزخیون کو نظر پڑیگي ایک مرتبہ سب کے سب فریاد واویلا کر کے عرض کرینگے * یا رسول اللہ یا حبیب اللہ یا شفیع المذنبین یا رحمة للعالمین ہم لوگ اب اِس حالت کو پہنچے کہ کچھہ جسم باقي نہین رہا دوزخ کي آگ نے سب کہا لیا

جلا دیا بھسم کر ڈالا * صرف جان باقی ہی ہم پرمہربانی کیجئے اِس دکھہ سے نجات دیجئے * حضرت فرماوینگے کہ مین نے تمہاری مغفرت جناب باری سے چاہی اب تمہاری نجات ہوئی * غم نکھاؤ ذرا صبر کرو * پھر مالک کو اِسکی خبر دینگے * اللہ تعالیٰ کے فضل کا حال بیان فرماوینگے * مالک یہہ سنتے ہی فی الفور اُن لوگونکو جہنم سے نکالنے کا حکم دینگے * حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوزخ کے دروازے پر آکر اُن لوگون کو جنھون نے اپنا ایمان شرک کی باتون سے دنیامین بچایا تھا مگر شیطان اور نفس کی گمراہی سے گناہ کے کام کرتے ہوے بے توبہ مرگئے تھے اُنکو وہانسے جلد نکال کر اپنے ساتھہ لیجا کر بحرالحیوۃ کے دریا مین غسل دلواوینگے * بدن ہوگا اُنکا صاف ستھرا جیسے ماکے پیٹ سے نکلا * چہرہ اُنکا نورانی چودھوین رات کے چاند کی طرح لانانی * پھر ہر ایک کی پیشانی پر داغ آزادگی کا لکھا جاگا * بعد اِسکے سب کے سب بہشت مین داخل ہونگے * اور جو لوگ آخری زمانے کے پیغمبر محمد مصطفیٰ صلعم پر ایمان نہین لائے اور اُنکی شریعت کے مطابق نہین چلے اور کفر و شرک مین ڈوبے رہے ویسے لوگ خواہ آدمی ہون خواہ جن جہنم مین پڑے رہینگے * نوع بنوع کا عذاب چکھینگے کبھی وہانسے مخلصی نپاوینگے * یا اللہ یا رحیم ہمکو اور سب مسلمانونکو نیکی کرنے کی توفیق عنایت کو اور بُرے

کامونسے بچا کہ دوزخ کے عذاب سے بچین بہشت مین جگہہ پاوین
آمین رب العالمین بحرمت محمد وآلہ الامجاد *

ساتوان باب بہشت کے احوال مین

فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ حج مین اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ * ترجمہ اللہ داخل کریگا اُنکو جو ایمان لائے اورکین بھلا ئیان باغونمین بہتین جنکے نیچے نہرین گہنا پہناوینگے اُنکو وہان کنگن سونے اورموتی کے اور اُنکی پوشاک وہان ریشم کی * حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین * فرمایا رسول اللہ نے کہ بہشت کی دیوارین سونے اورروپے سے بنی ہین اور صحن مشک سے * اورگہاس وہانکی زعفران اورکنکر پتھر وہانکے جواہر * رسول خدا نے فرمایا ہی کہ جب بہشتی بہشت مین داخل ہو نگے آواز آویگی کہ اے بہشت کے رہنے والو خوشیان کرو عیش مناؤ کہ اب یہان سے کسی کو نکلنا نہین * ہمیشہ ہمیشہ اسی آرام مین رہا کرو * اللہ تعالی کی نعمتونسے مالامال رہو * اب کوئی یہان نمریگا * موت کا منہہ نہ دیکہیگا * پہر موت کو دوزخیون اوربہشتیون کے روبرو لاکر ذبح کرڈالینگے * جوجس مقام کے لایق ہی وہ

وهان همیشه رها کریگا * فرمایا الله تعالی نے سورهٔ زخرف مین
وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ * ترجمه اور یهه وهي
بهشت هی جو میراث پائی هی تم نے بدلے اُن کامونکے جو کرتے تهے *
اور ثابت هی قران مین که بهشت مین ایسي نعمتین بهشتیونکو ملینگي
که هرگز کسي نے کبهي نه دیکها نه سُنا * الله هي جانتا هی که وه کیا
هی * جیسا فرمایا الله تعالی نے سورهٔ سجده مین فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا
أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ * ترجمه سو کسي جی
کو معلوم نهین جو چهپا دهرا هی اُسکے واسطے جو ٹهنڈک هی
آنکهونکي بدلا اُسکا جو کرتے تهے * اورفرمایا پیغمبر علیه السلام
نے که بهشت کي ایك کوٹهري کي جگهه سب باتونمین تمام دنیا کے
اچهے مکانونسے بهتر هوگی * اور بهشتیونکا جمال ایسا هوگا که کسي کے
وهم فهم مین نهین آسکتا * اور میوے رنگ برنگ کے ایک میوے
مین ستّر طرح کا مزه ملیگا * جسوقت بهشتي چاهینگے بیٹهے کهڑے لیٹے
اُسیدم وه میوا موجود هوکر نزدیک آجاگا * بهشتیون کا نه پیشاب
نه پایخانه * جو کهائینگے بعد هضم کے پسینا هوکر بهه جاگا * نه کسي
کو کبهي کچهه آزار دکهه هوگا * نه کوئي کسی مصیبت مین پهنسیگا *
وهان کے مردونکي عمر پوري جوانی کي تین تیس تین تیس برس کی
اورعورتونکي اٹهاره اٹهاره برس کي * عورتین مرد جب آپسمین

ایک کو دوسرا دیکھیگا اُسکے حسن کو دیکھہ کر حیران رہ جاویگا* مرد سب بے داڑھی امرد کی صورت ہونگے* حسن اور جمال عورتونکا ایسا جو کوئی عورت ایک اُنگلی اپنی باہر نکالے تو تمام دنیا اِس کنارے سے اُس کنارے تک روشن ہو جاوے* اور ہر ایک عورت کے پاس ستّر قسم کا زیور موجود رہیگا* جس قسم کا جس وقت چاہیں پہرین* وہی زیور اُنکی خوشی کے موافق رنگ روپ طرح بدلتا جاویگا* کبھی بدرنگ میلا پُرانا ناقص نہوگا* اور جسکا درجہ بہشت میں سب سے کم ہوگا وہ بھی پانچ محل کا بالاخانہ پاویگا* ایک سونے کا ایک روپے کا ایک موتی کا ایک یاقوت کا ایک عرش کے نور کا* اور فرمایا علیہ السلام نے کہ وہاں کے مردونکو سَو مردونکی قوت ہوگی* اور اُنکے بدن میں سوا سر اور رمینہ اور بھون اور ناک کے کہیں جگہہ بال نہونگے* اور کپڑا اُنکا اکثر ستھرا سبز رنگ کا ہوگا* اور بہشتیونکی خواہش کے موافق جس رنگ کا چاہئے موجود رہیگا* اور جب گوشت کھانے کا شوق کسی کو ہوگا جانور پرند حاضر ہوکر کہینگے ای خدا کے دوست ہم نے دریا سے سلسبیل سے پانی پیا عرش کے نیچے کے باغ سے اُڑکر یہان آئے ہیں* اچّھے اچّھے میوے وہاں ہماری خوراک ہی تم ہمارا کباب نوش کرو* بعد ہ آدھے جانور اُنمیں کے بھونے ہوئے اور آدھے پکّے ہوئے

موجود هونگے * بہشتي جب اُنکو کھا کر آسوده هو جائینگے پھر وے
جانور موجود هوکر اُڑکر چلے جائینگے * یہه عجیب تماشا هوگا *
اور بہشتیونکو زیور ملیگا کنگن * اور انکو تھي ایسي بیش قیمت
که هفت اقلیم کي مملکت اُسکے بدلے مین نہین هوسکتي * اور حدیث مین
آیا هی که جب مومنونکو بہشت مین لیجاوینگے وهانکے خادم اُونتون
اور گھوڑون کو موتیون اور یاقوتون کے جڑاؤ زین اور رہالان
پاکھر سے کس کر حاضر کرینگے که مومن سوار هوکر جلد هرجا هین
سیر کرتے پھرین * اور بہشتیونکا سلام آپسمین جسطرح دنیا مین
مومنین کرتے هین اَلسَّلَامُ عَلَیکُم یهي هی * اور فرشتے کہینگے سَلَامٌ
عَلَیکُم طِبتُم فَادخُلُوهَا خَالِدِینَ * یعنے سلام پہنچے تمکو تم لوگ پاک
هو داخل هو جاؤ اسمین همیشه رهنے کو * اور جو فرشتے دنیا مین
عمل لکھنے کو اُن پر موکل تھے وهان اُنکي رکاب مین حاضر رهینگے *
هرایک جگہه اور مکانات وهانکے اُنکو دکھاوینگے * ایک بالاخانے کي
چوڑائي ایک مہینے کي راه اور هر بالاخانے مین ستر کوٹھریان
هونگي جنکي لنبائی چوڑائي تین تین کوس تک * هر طرح کے نقش
ونگار چمکتے اُنکی دیوارونمین هین * که دیکھتے هوئے آنکھون مین
چکاچوند سي لگجاوے * اور هر بالاخانے مین هزار دروازے * اور
خدمت کو هزار غلام باندي هر وقت مستعد رهینگے * اور هر بالاخانے

کے آگے سنر گھوریہ دود و پروالے کھڑے رہینگے * چلنے مین ایسے تیز کہ بہشتي اگر ہزار کوس کے مقام کو جایا چاہے پلک کی جھپک مین پہنچا دیوین * جب بہشتي اپنے مکان پر جا پہنچیگا کہ جسکي دل پر نہي نہ شمیل کیا دیکھیگا کہ ایک تخت یاقوت کے دانے کا بنا ہوا دھرا ہی * جسکي تعریف اللہ جلّ شانہ فرماتا ہی * فِیْھَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ وَّاَکْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ * وہ تخت بلندي پر ہوگا اور اُسمین یہہ خاصیت رکھي جائیگي کہ جب وے چاہین نیچے ہوجاوے جب چاہین اُٹھ جاوے * بہشتي اُسپر بیٹھینگے اور خادم اُنکے قطار باندھ کر خدمت کو کھڑے رہینگے * اُسدم بہشتي یون شکر ادا کرینگے * اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَہٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّءُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ * یعنے شکر اللہ کا جسنے سچ کیا ہم سے اپنا وعدہ اور وارث کیا ہمکو اس زمین کا بسین بہشت مین جہان چاہین سو کیا خوب نیک ہی محنت کرنیوالونکا * اُن بالاخانون کے آگے ایک جگہہ اور ہوگي کہ جہان بہشتي بیٹھ کر آپسمین دنیا کي باتین کیا کرینگے * نہایت خوشي اور آرام کي صحبت ہے کھتکے میسر آوینگي * پھر ہر جمعہ کو پاک پروردگار کي دیدار کي نعمت سے جو بہشت کي سب نعمتون سے افضل ہی سرفراز ہوا کرینگے * یہہ تو تھوڑا سا احوال مجملاً بہشت کا بیان ہوا * اگر ہرایک اُسکي نعمتونکي حقیقت

لکھون آٹھ برسون مین تمام نہو* اوردوزخ مین نہ رہو* پس
ای مومنو اگر تم اللہ تعالی کی رحمت اور اسکی نعمت کی طمع
رکھنیوالے ہو اور بہشت مین جایا چاہتے اور اسکی مہربانی کے گھر مین
رہا چاہتے ہو تو دھیان کرو اور نیک کامون مین مشغول رہو* ہمیشہ
اللہ و رسول کی فرمان بردار ی بجا لاو* گناہ کے کامون سے اپنے تئین
بچاؤ* برے عملون سے کنارا پکڑو* برے اعتقاد و نسے بچو* اپنی ہر
دعا مین بہشت کی تمنا ظاہر کرو* اور دوزخ سے نجات مانگو*
حضرت پیغمبر صاحب نے فرمایا ہی جو کوئی اخلاص سے تین دفعہ
کہیگا یا اللہ مجھکو بہشت نصیب کر* بہشت بھی اس آدمی کی
خواہش حق تعالی سے کرتا ہے* اور جو کوئی تین مرتبہ دوزخ سے
اپنی خلاصی چاہیگا* دوزخ بھی اسکی خلاصی کی آرزو رکھیگی*
یا پروردگار ہمکو اور تمام مومن مردون اور عورتونکو اپنی طاعت
اور حکم برداری کی توفیق دے* اور نیک کامون پر ثابت قدم رکھ
اپنے نبی ہمارے اور اسکی اولاد اور اصحاب پاک کی عزت سے
یہ دعا میری قبول فرما* آمین ثم آمین*

* آٹھوان باب ماباپ اور ہمسایے کے حق کے بیان مین *

فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ بنی اسرائیل مین* فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا
تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا* وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ

ترجمه نه کہه اُنکو هون اور نه جهڑک اور کہه اُنکو بات ادب کی
اور جهکا اُنکے آگے کندهے عاجزي کر کے نیاز سے * اور اسی آیت سے
پہلے فرمایا * وَقَضَى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا *
ترجمه اور حکم کیا تمہرے رب نے که نپوجو اُسکے سواے کسي کو
اور ماں باپ سے بهلائي کرو * ان آیتوں سے ماں باپ کا درجه بہت بڑا
معلوم هوا * که الله تعالی نے اپني عبادت کے ساتهه ماں باپ
کا حکم فرمایا * اور بهلائي کرنا اُن سے یهه که اپني خوشي پر اُنکي
خوشي کو مقدم رکهنا * جس کام میں وے راضي رهیں رهي کام
بجالانا * لیکن یهه بهي معلوم هوا که اپني تابعداري کو الله تعالی
نے پہلے کہا هے * اِس سے سمجهه لو که اگر ماں باپ کي بات ایسي هو
که جس سے الله تعالی کي تابعداري اُٹهه جاوے تو اُسکو نکیا چاهئے *
که الله کا حق اُنکے کہنے پر مقدم هے * اور مقدور بهر اُنکي خدمت
کرنے میں قصور نکرے * اور بے ادبي کے لفظ اُنکے زبان سے نکالے *
جابر رضي الله عنه روایت کرتے هیں که پیغمبر خدا صلي الله علیه
وآله وسلم سے کسي نے پوچها که کون کام بہتر هے * فرمایا نماز
ٹهیک کرکے پڑهني وقت پر اور نیکي کرني ماں باپ سے * خوش رکهنا
همسایه کو * جو یے کام نهیں کرتا الله تعالی اُس سے راضي نهیں هوتا *
اور اُسکو دوزخ میں هي جگهه دیتا * اور فرمایا که جو شخص الله

سے روزي کي وسعت اور عمر کي دراري چاهتا هو اُسکو ...
ماباپ سے سلوک کرے* اور ان سے ملے* نقل هی که ایک بزرگ
کہتے هین که مین نے توریت مین دیکها هی حق تعالی فرماتا هی
ای فرزند آدم الله تعالی کي نعمتونکا شکر ادا کرتے رهو* اور ما
باپ کي رضامندی حاصل کرو که تم بهشت مین جگهه پاو* اور هر
طرح کی آفتون سے بچو* پیغمبر خدا علیه السلام فرماتے هین*
که جو کوئی ماباپ کے دل کو رنجیده کریگا اُن کو دکهه مین رکهیگا
کیسی هی عبادت کرے قبول نهوگی نه بهشت مین جانے پاویگا*
نقل هی که ایک شخص نے جناب رسالت مآب کي خدمت مین عرض کي
که میري ما بڑهیا بهت ضعیف هوگئي هی* مین اپنے هاتهو سے اُسکو
نہلاتا کهلاتا هون طهارت کروا تا هون غلاظت اُسکي
دهویا کرتا هون* فرمائیے که ما کا حق مجهسے ادا هوا یا نهین* آپ نے
فرمایا اگر تو اسطرح سو برس تک ما کي خدمت کرتا رهے تو بهي
اُسکے حق سے ادا نهوسکنا* مناسب هی که جبتک جیتا رهے اُسکي
خدمت کیا کر* الله تعالی رحم کرے تو تجهکو بخشے* اور فرمایا
علیه السلام نے که الله تعالی کي رضامندي ماباپ کي رضامندي
سے متعلق هوئي هی* جو کوئي ماباپ سے نیکي کریگا وه اُس سے راضي
رهیگا* اور فرمایا که جو کوئي ماباپ کے منهه پر محبت سے نظر

مقبول کا ثواب پاوے * اور جو شخص ماباپ کی قبر پر
ہر برس جاوے ثواب پہنچاوے * اُسکے نامۂ اعمال مین حج
اور عمرے کا ثواب لکھا جاوے * کتاب مین لکھا ہی کہ ماباپ
کے دس حق ہین * بھوکے ہون کھانا کھلاوے * ننگے ہون کپڑا
پہناوے * عزت حرمت اُنکی بجا رکھے * جب بلاوین بے عذر
حاضر ہووے * اُنکے حکم اور نیکے حکم سے پہلے بجالاوے * مگر اُنکے
کہنے سے بدعت اور رسوم جاہلیت کے کام یا کوئی کام جو خلاف
حکم خدا اور رسول ہو ہرگز نکرے * کڑی بات اُن سے نکہے * بے شرمی کی
بات اُنکے سامنے نبولے * اُنکا نام لیکر نہ پکارے * راہ مین ان سے
آگے نہ بڑھے اگر کافر اور فاسق ہون تو نرمی سے اُنکو سمجھاوے
شریعت کے احکام بتلاوے زجر و توبیخ نکرے اور جو نہ مانین
چپکا ہورہے اُنکے ساتھ ہو کے شرک کا مون مین اُنکا شریک نہووے *
اُنکے حق مین بھلائی کی دعا مانگا کرے * اور ما باپ پر اولاد کے
چار حق ہین * نام اُنکا اچھا رکھے * احکام شریعت سکھلاوے اور
قرآن پڑھاوے * ختنہ دلادے * وسعت ہو تو نیک عورت سے شادی
کروادے * انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ
حضرت کے وقت ایک شخص تھا جسکا نام علقمہ * بڑا پارسا نیک کار
صدقہ خیرات بہت دیتا * اچانک بیمار ہوا ہلاکی کو پہنچا * اُسلئے

بھیجی حضرت پیغمبر علیہ السلام کی خدمت میں گئی* بولی یا حضرت میرا خاوند جان کندنی کی حالت کو پہنچا* حضرت نے تین شخصونکو حضرت علی حضرت عثمان حضرت سلمان رضی اللہ عنہم کو علقمہ کے پاس تلقین کے لئے بھیجا کہ کلمۂ شہادت پڑھاوین* تینون بزرگ جب وہان پہنچے دیکھا کہ علقمہ بڑی سختی کی حالت میں گرفتار ہین کلمہ پڑھا* اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ* دیکھا کہ علقمہ چاہتے ہین کہ اس کلمہ کو ادا کرین زبان یاری نہین دیتی* جب کئی مرتبہ سعی کی اور کچھہ فائدہ نہوا تو پھر کر حضرت کی جناب مین آئے اور یہہ احوال بیان کیا* حضرت نے متعجب ہو کر فرمایا کہ اسکی ماں جیتی ہی* تو اون نے عرض کیا کہ جیتی ہی* بلال کو حکم کیا کہ تم جاؤ میری طرف سے سلام پہنچاؤ اور اسکو اپنے ساتھہ یہان تک لاؤ* حضرت بلال گئے اور یہہ پیغام پہنچایا اور کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اگر تم نہ آ سکو تو ہمین وہان آوینگا* یہہ بات سنکر علقمہ کی ماں نے کہا کہ میری جان مال سب کچھہ رسول اللہ پر صدقے ہی* میری کیا مجال کہ حاضر نہون* یہہ کہکر اٹھی اور عصا ہاتھہ میں ٹیکتی ہوئی چلین* حضور مین پہنچ کر السلام علیکم کہکر بیٹھین* تو ندی حاضر هی جو خدمت حضرت کی جو مین نظر پڑی اون کی تعظیم کو اٹھہ

رہے ہو نے * بہت آو بھگت سے اپنے پاس بٹھلایا * پھر پوچھا
کہ علقمہ کی ما تمہارا بیٹا کیسے کام کیا کرتا ہی * اُنھون نے عرض کیا
کہ علقمہ بہت نیک اطوار ہی نماز روزہ خوب ادا کرتا ہی *
صدقہ خیرات بہت دیتا ہی * لیکن میری فرمانبرداری نہین چاہتا
اِس لئے مین اُس سے خوش نہین * حضرت نے سبب پوچھا * کہا
کہ اپنی جورو کی باتین سنکر مجھہ سے قضیہ کرتا ہی * اُسکی خاطر
میری خاطر پر عزیز رکھتا ہی * حضرت نے خیال کیا کہ یہی سبب ہی
کہ علقمہ کے منہہ سے کلمہ نہین نکلتا * بلال کو حکم فرمایا کہ لکڑیان
جمع کرو علقمہ کو اُسمین ڈالکر جلانا ہوگا * اُنکی ما یہہ حکم
سنکر عرض کیا * یا رسول اللّٰہ مین صدقے تمہارے میرے بیٹے کی
کیا تقصیر ہی جو ایسا حکم آپ دیتے ہین * فرمایا کہ مین چاہتا ہون
کہ دنیا مین اُس کو جلاؤن جو عاقبت کی آگ سے اُسکو تھوڑی
خلاصی ملے * ای علقمہ کی ما مین قسم کھاتا ہون اُسکی جسکے قبضۂ
قدرت مین میری جان ہی * کہ جب تک تو علقمہ سے راضی نہوگی
نماز روزہ حج و خیرات اُسکو کچھہ فایدہ نکریگا * اللّٰہ تعالی کے
یہان اُسکا بچاو نہوگا * یہہ سنکر بولی یا رسول اللّٰہ اگرچہ علقمہ نے
مجھکو بہت رنجیدہ رکھا تھا پر اِس وقت میرا دل اُسپر جلا * اور
آپ کے فرمانے سے کلیجا کانپ اُٹھا * حضرت گواہ رہین کہ مین نے

اُسکی تقصیر معاف کی اور اُس سے راضی ہوئی * پھر حضرت نے ان
تینون اصحاب کو علقمہ کے پاس روانہ کیا * وے تشریف لیگئے *
باہر سے سنا کہ علقمہ کلمۂ شہادت کو اچھی طرح سے باآواز بلند
ادا کرتے ہین * وہی کلمہ پڑھتے پڑھتے جان بحق تسلیم ہوئے * حضرت
رسالتمآب کو خبر ہوئی آپ وہان تشریف لائے نماز جنازہ
کی ادا کی * پھر بعد دفن کے لوگونکی طرف متوجہ ہو کر فرمایا *
یارو خبردار رہو جو شخص اپنی جورو یا کسی اور کی خاطر ماباپ
کو اذیت دیتا ہی وہ خدا کے غضب مین گرفتار رہتا ہی * اُسکی
کوئی عبادت قبول نہین ہوتی * حضرت نے فرمایا ہی کہ بندہ مسلمان
نہین ہوتا جبتک دل اور زبان اُسکی یکسان نہووے * اور مسلمان
نہین ہوتا جبتک ہمسائے کی تکلیفات مین اپنے تئین شریک نکرے *
سو ہمسائے کا حق ماباپ کے حق کے برابر جانو * ہرگز کسی بات مین
دغل و بیمروتی و زیادتی کرو * پھر فرمایا کہ جو کوئی اللہ اور رسول پر
ایمان لاوی اُسکو چاہئے کہ حق ہمسائے کا ادا کرے * ایک نے
سوال کیا کہ فرمائیے حق ہمسائے کا کیا ہی * حضرت نے بیان کیا
کہ جب قرض مانگے دیوے رہتے ہوسکے نچھپاوے * جب بلاوے
جاوے * جب بیمار ہو بیمارپرسی کرے * جب سفر کو جاوے
اُسکے اسباب اور اہل و عیال کی نگہبانی مین رہے * جب کسی مصیبت

مین درفشار رموا سکا شریک هو وسے کسیطرح اسکو دکهه لد یوسے * بهلے کامون کي نصیحت کرسے * یهه مومن همسائے کا حق هی * اگر همسایه کافر هو تو اسکے چار حق مین * اول حق اسکے سانهه بهلائي کرسے * دوسرا حق اسکے مال مین کچهه طمع نرکهے * تیسرا حق اپني تکلیف اسپر نہ آلے * چوتها حق آسپر زور ظلم نه پہنچا دیوے * خدا وند اهمکو اور سب مسلمانون کو ایسي توفیق عنایت کرکه ماباپ خویش اقربا یگانے بیگانے دنیا مین هم سے خوش رهین * اور بعد موت کے نیکي سے یاد کرین * آمین یارب العالمین *

* نوان باب سود کهانیوالون کے بیان مین *

فرمایا الله تعالی نے تیسرے سپارے کے چهتے رکوع مین * قَالُوٓا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا * وَأَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا * فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ * وَأَمْرُهٗٓ إِلَى اللّٰهِ * وَمَنْ عَادَ فَأُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ * ترجمه انهون نے کها سودا کرنا بهي تو ویسا هي هی جیسا سود لینا * اور الله نے حلال کیا سودا اور حرام کیا سود * پهر جسکو پهنچي نصیحت اسکے رب کي اور باز آیا تو اسکا هی جو آگے هو چکا * اور اسکا حکم الله کے اختیار * اور جو کوئي پهر کرسے وهي مین دوزخ کے لوگ * وسے اسي مین رها کرینگے * اِس آیت سے معلوم هوا که آگے کافر سود اکري اور سود

لینے کو ایک جانتے جیسا اب بھی جھو تیے مسلمان سود کہا ... لیے
یو نہیں کہتے ہیں کہ سود لینا بھی تو تجارت ہی اور اسکا نام ... لیے
نفع ... رکھا ہی # سو اللہ تعالی نے کھول کر فرما دیا کہ سود
حرام ہی یہہ حیلہ او فریب تمھارا کام نآویگا # بعد ... ہی
جو کوئی مسلمان ہوکر سود لیگا وہ مقرر جہنمی ہوگا # حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس رات مجھکو ساتوین آسمان پر
لیگئے # دیکھا مین نے ایک گروہ کو کہ سر انکے نیچے اور پانون انکے
اوپر ہین # پیٹ پھول کر مشک کی صورت ہورہے ہین # سانپ بچھو
انکے اندر بھرے نظر آتے ہین # آنکھون سے پیپ بہی جاتی ہی #
نہایت بدبو چلی آتی ہی # یہہ حال دیکھکر مین نے جبرئیل سے پوچھا
یہ کون لوگ ہین جو ایسے سخت عذاب مین پکڑے گئے ہین # جبرئیل
نے بتلایا کہ یا رسول اللہ یہ لوگ دنیا مین نڈر ہوکر سود کھاتے تھے
سوایسے سخت عذاب مین ڈالے گئے # پھر فرمایا کہ جو کوئی حرام
سے مال جمع کرکے یعنے ظلم کرکے سود لیکے زنا کرکے رشوت لیکے
چوری وغیرہ کرکے خیر خیرات کرتا ہی اچھے کامون پر لگاتا ہی
جیسا للہ کہا کہ ... ادینا # پل مسجد مہمان سرا بنانا # اللہ تعالی کی
درگاہ مین وہ کام نیک اسکا قبول نہویگا # ہرگز اسپر کچھہ ثواب

نپاویگا * کیونکه یهه مال اُسکا نهین اُسکے ملك مین نهین آیا * اور
جبتک کوئي چیز کسي کے ملك مین نآوے اُسمین تصرف کرنا دایں
نهین * اور ایسي کہا نبي نے کہا کرجو کوئي نیك عمل کرتا هی اُسکا وه عمل
هرگز منظور نهین هوتا * بلکه الله کي نافرماني کے سبب اُسکے اوپر اُلتي
لعنت پرهتي هی * اور الله تعالی نے سوالهوین سپارے کے تیسرے
رکوع مین نافرمانون کے حق مین ارشاد کیا هی * قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ
بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا * الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ
يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا * ترجمه تو کهه ای محمد هم بتادین تمکو کن کے
کام بہت خراب هوے * جنکي محنت بہتک رهي دنیا کي زندگی مین
اور وے سمجھتے هین که خوب بناتے هین هم کام * اِس سے معلوم هوا
که جبتك کوئی مسلمان نه بنے یعنے اپنے عقاید درست اري کے تہیك
نکرے * اور فرقهٔ ناجیه یعنے سنت و جماعت کے طریق پر نه چلے
اور ان باتونکا حکم هوا هی اُنکو احتیار نکرے اور جن کامون سے
منع کیا گیا هی اُنکو نچھوڑے اور برا نجانے * اگر لاکھون هین روپئے
اپني دانست مین الله کي رضامندي کے کام سمجھه کر خرچ کرے
هرگز وے کام اُسکي جناب پاك مین مقبول نهونگے * اور اُسکي
محنت اور سعي کچھه فائده نکرینگي مفت بر باد جاینگي * سو پہلے
چاهئے که اپنے عقاید درست کرے * اور مقلد ورپھر نیک عملون

پھر قایم رہے اور بڑے عملوں سے بھاگے * کیونکہ جب درخت کی جڑ مضبوط ہوئی تو شاخ ہری رہیگی پھل بھی لگینگے * اور جو جڑ سست ہے یا ناقص ہوگئی تو پھل کاہے کو لگینگے اگر لگے بھی تو پھر چار ... کام کے لایق نہوئگی * روایت ہی جابر رضی اللہ عنہ سے ... اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ وَكَاتِبَهٗ ... وَقَالَ هُمْ سَوَاءٌ * ترجمہ لعنت کی رسول علیہ السلام ... کھانیوالے اور دینے والے اور اسکا تمسک لکھنے والے اور اسکے ... پر * اور فرمایا کہ یہ سب گناہ میں برابر ہین * اور فرمایا ... ہونے سے روپیا روپے سے گیہوں گیہوں سے جو جو سے خرما خرمے سے نمک نمک سے برابر لے * اسمین جو کوئی ان چیزو نمین کچھ زیادہ لیگا سود ٹھہریگا * اور جس شہر اور گانون مین سود خوار بہت ہونگے وہ شہر اور گانون البتہ ویران ہوگا * وہان کی چیزونمین برکت باقی نرہیگی * اور قرض دینا کسی کو بے منفعت اسکا ثواب البتہ بہت ہی * حضرت علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ معراج کی شب کو بہشت کے دروازے پر مین نے لکھا دیکھا کہ جو کوئی ایک درم اللہ کی راہ مین خیرات کرے اسکو دس درم کا ثواب ملیگا * اور جو کوئی اللہ کے واسطے ایک درم کسی کو قرض دیوے اسکو اٹھارہ درم کا ثواب ملیگا * اس زیادتی کا سبب مین نے جبریل علیہ السلام

یہ پوچھا * اُنھون نے کہا کہ جب کوئی خدا کی راہ مین کچھہ دیتا ہی کبھی محتاج اور کبھی غیر محتاج کو پہنچتا ہی * اور آدمی قرض نہین چاہتا مگر احتیاج کے وقت * اِسواسطے قرض دینے کا ثواب خیرات پر زیادہ ہوا * اور وزن اور ناپ مین لینے کے وقت زیادہ لینا اور دینے کے وقت کم دینا دونو بہت بُرا ہی * اللہ صاحب نے سورۂ مطففین مین * وَیلٌ لِلمُطَفِّفِینَ الَّذِینَ اِذَا اکتَالُوا عَلَی النَّاسِ یَستَوفُونَ وَاِذَا کَالُوهُم اَو وَّزَنُوهُم یُخسِرُونَ * ترجمہ خرابی ہی گھٹا نیوالونکی وے جب ناپ لین تو بڑھا کر لین اور جب ناپ دین اُنکو یا تول دین تو گھٹا کر دین * ایسے لوگ جو اسطرح کے گناہ کر کے اپنے لڑکے بالونکو کھلاتے ہین دنیا کماتے ہین قیامت کے دن وے بڑی سختی مین گرفتار ہونگے * کیا تعجب ہی کہ آدمی عاقبت کو جو ہمیشہ کی دولت ہی اُسکو دیکر دنیا کو جو محض ناچیز ہی مول لیتے ہین * اور روزمان کے تول کی کچھہ خبر نہین رکھتے * سو حقیقت مین یے لوگ قیامت پر ایمان نہین رکھتے * اور وہان کی باز پرس کا خطرہ نہین کرتے * پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک زمانا آویگا جو سب سود خور ہوینگے * کسی نے پوچھا یا نبی اللہ کیونکر سب لوگ سود خور بن جاینگے * آپ نے فرمایا اسطرح ہے کہ کوئی بسود کا معاملہ کریگا کوئی اُسکے اِس کام مین

مل ذکریگا کوئي درمیان میں وکیل بنیگا کوئی گواه هوگا کوئی
لکھنے والا * غرض دنیا میں سود کا کاروبار ایسا پھیلیگا کہ کسی کو
اِسکے کھانا عیب نہ معلوم هوگا * بلکه جو کوئي منع کریگا تو تعجب
جانینگے * پھر کسي کے سمجھانے سے هرگز نہ سمجھینگے * اُسکو اپني
برّي کمائي جانکر دلمین اُسکي برائي کو آنے نہ دینگے * پھر اِس
سا. اورنا فرمانی کي چلن کے ساتھہ اپنے تئین مسلمانون گنتے رهینگے *
حقیقت مین وے تو دشمن هین خدا اور رسول کے * چنانچه الله
تعالیٰ نے فرمایا هی تیسرے سپارے کے چھٹے رکوع مین که جو سود
لینا بعد حکم کے نہین چھوڑتے هو تو خبردار هو جاؤ لڑنے کو الله اور
اُسکے رسول سے * بھائیو اب اِس سے زیاده اَور کیا سنوگے که سود
کھانے والے جو سود کھاتے هین گویا الله اور رسول سے لڑائی کرتے هین *
اور جسنے الله اور رسول سے لڑائي کي پھر اُسکا حال کیا هوگا اپنے
دلمین خوب سمجھه لو * اور فرمایا علیه السلام نے قرض خواه
قرضدار کي سواري پر سوار نہو اور اُسکا هدیه نه لے * کیونکه
قرضدار سے جسطرح فایده قرض خواه کو پہنچے وه سود هی * مگر
جو قرض کے آگے سے یہه رسم آپس مین جاري هو * یا الله یا کریم
همکو اور سب مسلمانونکو حرام کے کھانے اور حرام کے کسب اور حرام
مال حاصل کرنے سے بچا ئیو بلکه شبهه کی چیز ونسے بھی محفوظ

رکھیو* نبی صاحب کی اور اُنکی آل پاک کی عزت و حرمت سے
آمین یا رب العالمین ۰

دسوان باب زکوۃ اور عشر یعنے زراعت کا خزانہ دینے کے احوال مین

فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ بقر مین تین جگہہ * اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ * ترجمہ کھڑی رکھو نماز اور دو زکوۃ * اور اسی طرح کئی سورون مین اس کی تاکید فرمائی * اس سے معلوم ہوا کہ سب عبادتون مین اس عبادت کی بڑی تاکید ہی * اسکا ترک کرنیوالا سخت عذاب مین گرفتار رہوگا * نقل ہی کہ کسی نے حضرت سے پوچھا تھا کہ حکم ایک بس تھا کھڑی کھڑی جو اللہ تعالی نماز اور زکوۃ کا حکم فرماتا ہی اس مین کیا بھید ہی * فرمایا جو کوئی جس چیز کو دوست رکھتا ہی ہمیشہ اُسکو یاد کیا کرتا ہی * سو اللہ کے نزدیک ان کامو کے برابر کوئی عبادت نہین * کیونکہ تابعداری کی صورت اس مین خوب پائی جاتی ہی جان سے اور مال سے اور دنیا مین یے دونون بہت پیارے ہین ہر کوئی یہہ چاہتا ہی کہ جان پر تکلیف نہو اور مال گھر سے باہر نجاوے * سو وہ خاوند ان دونو سے بندیکو جانچتا ہی * حضرت عبد اللہ ... رت عباس کے بیٹے راضی ہو اللہ اُنسے کہتے ہین ... فرمایا کہ جو کوئی نماز

پڑتے ہے اور حکم شرع کے موافق زکوۃ ادر عشر ند سے تو اُسکي نماز قبول نہین * اور فرمایا علیه السلام نے * مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ یُوَدِّ زَکٰوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِیْبَتَانِ یُطَوَّقُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ثُمَّ یَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَیْهِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ اَنَا کَنْزُكَ * ترجمه جسکو دیتا هی الله تعالی مال پھر ادا نہین کرتا وہ اُسکی زکوۃ بنایا جاتا هی وہ مال قیامت کے دن سانپ سرگنجا اُسکي آنکھون پر دو نقطے سیاہ هین * لپیٹا جاتا هی وہ سانپ گردن مین طوق کیطرح * پکڑتا هی وہ دونو جبڑے اپنے مالك کو پھر کہتا هی وہ مین تیرا مال هون اور تیرا گنج * یعنے وهي مال زهردار اژدها بنکر آدمي کے گلے مین لپیٹیگا * اور اپنے زهر سے هردم اُسکے کلیجے کو پاني پاني کریگا * اور فرمایا جو کوئی مال زکوۃ دیتا هی اُسکا مال پاک طیب هوتا هی * بعد زکوۃ کے جسقدر رہا وہي رهتا هی الله تعالی اُسمین برکت دیتا هی * اور اُسلوا ور اُسکے مال کو آفتون سے بچاتا هی * اور فرمایا که جب میري اُمت مین کئي چیزین ظاهر هونگي * اُسکي بلدي مین سب کے سب بکرتے جاینگے * ایک یہه که جب گناہ علانیه ظاهر هونے لگینگے تب کئي طرح کے مرض دنیا مین پھیلینگے * هزارون آدمي ایك پر ایک مرنے لگینگے * دوسري یہه که جب لوگ سود آپسمین اظاهر لینے لگینگے * اُنکے جانورون پر آفت آویگي گاے گھوڑے بھیڑي بکریان

(کم)

مزاروں مرینگي * تیسري یهه که جب زکوة دینا موقوف کرینگے
پاني برسنا بند هوگا قحط سالي پڑیگی * چوتهي یهه که جب نماز پڑهنے
مین سُستي کرینگے حلال روزي نملیگي ڈانوانڈول پهرینگے * پانچوین
یهه که جب عهد شکني کرینگے دشمن کے لوگ هرطرف سے گهیر لینگے
خون ریزي مچیگي * چهتهي یهه جب مال اوقبروں کے صدقے سے هاتهه
کهینچینگے اور لوگ لینے کے وقت تول مین زیاده لینگے پهر دینے کے وقت
کم دینگے مهنگي پڑیگي ظالمون کي حکومت هوگي * سو یهه سب پیش گوئي
همارے پیغمبر صلعم کي اب ظاهر هوتي جاتي هی * ای بهائیو
مسلمانی کا دعوا کرنیوالو خوب سوچو اور دهیان کرو اپنے گریبان
مین منهه ڈال کر دیکهو * اب تو خوشیان کرتے هو دولت کماتے هو حرام
حلال کچهه نهین دیکهتے کہنا سُننا سمجها نا بجها نا هرگز نهین مانتے *
جب جان کندني کي حالت پهنچیگي اُس وقت اِسکا حال یے شبهه معلوم
هوگا یهي نافرماني کا مزه بے شك چکهو گے * اور همیشه همیشه اُسکي
سزا پاتے رهو گے * اور کتاب مین لکها هی که جو کوئي زکوة دیتا
رهیگا عُشر ادا کرتا رهیگا اُسکو پهلے آسمان مین سخي دوسرے مین
طیّب یعنے پاک تیسرے مین مطیع یعنے حکم بردار چوتهے مین ابار
یعنے نیک کار پانچوین مین معطي یعنے دا تا چهتهوین مین مبارک
ساتوین مین مغفور یعنے بخشا گیا کهینگے * اور جو زکوة اور عشر

کو ... سات برس مے بدل دیا * اس سے
معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جب چاہے جو چاہے کرے * دلیل اس کی
قران شریف کی آیتین ہین * وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ * اور اِنَّ
اللّٰہَ یَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ * اور اِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ * بعضے ملحد اِس قدرت
سے اللہ تعالیٰ کی منکر ہوکر کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ کو اب کچھہ قدرت
نہین کہ کوئی نیا حکم کرے * جوکرنا تھا کرچکا * سو ایسے لوگ تو
اللہ تعالیٰ کے دشمن ہین کہ اُسکے کمال مین جو ہر دم کامل ہی
نقص پہنچاتے ہین * الٰہی ہم کو اور سب مومنون کو بھلے کامو نکی
توفیق دے اور برے عملون سے دور رکھہ * حرمت سے اپنے
رسول مختار اور اُن کی آل اطہار کی * امین یا رب العالمین *

* اگیارہوان باب شراب وغیرہ نشا پینے والون کے بیان مین *

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ساتوین سپارے کے دوسرے رکوع مین *
یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ
مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ * ترجمہ اے ایمان
والو یہہ جو ہی شراب اور جوا اور ... اور پاسے گندے کام ہین
شیطان کے * سو ان سے بچتے رہو ... تمہارا بھلا ہو * تفسیر اور
حدیث سے معلوم ہوا کہ جس چیز ... کہ نشا لانے لگے وہ
تھوڑا بہت حرام اور نجس ہی * اور ... مگر مرتی

نہو وہ نجس نہین لیکن حرام ھی تھوڑی ھو یا بہت * اور جُوا وہ
کہ شرط بدے کسی چیز پر کہ اُسمین جیت اور ہار ھو تی وہ حرام
ھی * اور ایک طرف کی شرط حرام نہین * با قی جو کھیل کہ اُنمین
شرط بدنی رواج ھی اگر بغیر شرط کھیلے تو جُوا نہین لیکن یہہ کہ
شیطان اِس بہانے سے اللہ کی یاد اور نماز سے روکتا ھی * بی بی عایشہ
رض نے کہا کہ فرمایا رسول علیہ السلام نے * مَا اَسْکَرَ مِنْہُ الْفَرَقُ
فَمِلْاءُ الْکَفِّ مِنْہُ حَرَامٌ * ترجمہ جو چیز نشا لاوے فرق بھر پینے سے
ایک چلّو بھر بھی اُسکا حرام ھی * فرق سولہ رطل کا ھوتا ھی اور رطل
ھوتا ھی ایک سو اُ ننچھ بھری ساڑھے چھہ ماشے کا اور بھری
ساڑھے دس ماشے کی * یہان فرق سے مراد بہت اور چلّو سے مراد تھوڑا
چنانچہ اگلی حدیث سے ثابت ھوا * روایت کیا احمد او ترمذی اور
ابو داود نے * کہا جابر رض نے کہ فرمایا رسول صلعم نے * مَا اَسْکَرَ کَثِیْرُہٗ
فَقَلِیْلُہٗ حَرَامٌ * روایت کیا اُسکو ترمذی اور ابو داؤد و ابن ماجہ نے
* م * یعنے جس چیز کا بہت نشہ لاوے اُسکا تھوڑا بھی حرام ھی *
اور ایک صحابی نے پوچھا کہ یا حضرت مین نے یتیم کے مال سے شراب
مول لی تھی اب یہہ حرام ھو تو اُسکا کیا حکم * فرمایا کہ پھینک
دو شراب کو اور توڑ ڈالو اُسکے باسنون کو * ایک روایت یون ھی
کہ اُنھون نے پوچھا کہ اُسکا سرکہ بناؤن حضرت نے فرمایا نہین *

ابن عمر رض نے کہا کہ خطبہ پڑھا عمر رض نے منبر پر رسول علیہ
السلام کے بیچ فرمایا کہ نازل ہوئی آیت شراب کے حرام ہونے
کی اور وہ پانچ چیزون سے ہوتی تھی * انگور اور کھجور اور گیہون
اور جو اور شہد سے * اور خمر یعنی شراب وہ چیز ہی جو چھپاوے عقل
کو یعنی آدمی کو مست بیہوش بناوے * روایت کی بخاری نے
و م * اور اسی مضمون کی حدیث ترمذی اور ابوداود اور ابن
ماجہ نے بغیر خلاف مضمون کے نعمان بن بشیر سے روایت کی ہی *
انس رض نے کہا کہ جب حرام ہوئی شراب اس دن ہمکو انگوری
شراب بہت کم ملتی تھی مگر تھوڑی اور اکثر ہمارے شراب بنتی تھی
خرمے سے روایت کی بخاری نے * کہا بی بی عایشہ رض نے سوال کیا
کسی نے رسول علیہ السلام سے کہ تبع یعنی شہد کی شراب کا کیا حکم
ہی * فرمایا کُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ متفق علیہ * م * یعنی جو نشہ کی
چیز نشا لاوے وہ حرام ہی * کہتے ہیں کہ یمن کی یہی شراب تھی *
اور قاموس میں جو بڑی معتبر لغت ہی لکھا ہی کہ خمر وہ چیز
ہی جو مست کرے وہ انگور کے رس سے ہو یا اور کسی چیز سے * اور
عام ہے یہی تر ہی * کیونکہ جب خمر مدینے میں حرام ہوئی اسوقت
وہان انگور کی شراب نتھی بلکہ وہان کے لوگ خرمے سے شراب بناتے
تھے * اور وجہہ تسمیہ خمر کا یہ ہی کہ لغت میں خمر کے معنے چھپا لینے

اور فساد واقع ہونے کے ہین اور خمر چھپاتی ہی عقل کو اور پردا کرتي هي اُسکو * اور ابن عمر رضی الله عنهما کہتے ہین که فرمایا رسول الله علیه السلام نے * کُلُّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ وَکُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ * روایت کي مسلم نے * م * انس رض نے کہا کہ سوال کیا کسی نے حضرت سے که سرکه بنایا جاوے خمر سے فرمایا آپ نے نہین روایت کی مسلم نے * م *

اِن حدیثونکی روسے معلوم ہوا که خمر یعنے شراب انگور اور خرما وغیرہ پر موقوف نہین * جو کہانے پینے کي چیز نشه لاوے عقل کو چھپاوے وہ خمر هی * اُسکي تهوڑي بہت سب حرام * چنانچه امام شافعي وامام احمد وامام مالك اور امام محمد حنفی رحمة الله علیهم اور بہت سے اگلے پچھلے علماؤن کا یہي مذهب هی *

اِن حدیثون کي اور اِن امامون کے اتفاق کي روسے تاڑي کي روٹی اور تاڑي وغیرہ کا خمر کہ بہي کہانا نہ چاهئے اگرچه امام ابو حنیفه رحمة الله علیه کے نزدیك درست هی * مگر ورع محتاط مسلمانون کو لازم هی که اِس سے دور رهین * اور دیلم رض سے روایت هی که ایک شخص حضرت کے پاس آیا * اور اُسنے عرض کي که هم سرد ملك مین رهتے هین اور سخت اور محنت کے کام کرتے هین * اور یهه بغیر قوت بدن کے نہین هوسکتا * اور شراب پینے سے همکو قوت ملتي هی کیا هم پئین شراب * حضرت نے فرمایا جو شراب تم پیتے هو

وہ نشہ لاتی ہی * اُسنے کہا ہان * حضرت نے فرمایا تو ذو رزمو
اُس سے * پھر اُسنے عرض کی یا رسول اللہ لوگ وہان کے ایسے نہین
ہین کہ پینا چھوڑ دین * حضرت نے فرمایا کہ اگر نہ چھوڑین تو
قتل کرو اُنکو * روایت کی ابو داود نے * م * اور فرمایا علیہ السلام نے
کہ حق جل شانہ نے اپنی موگند یاد کر کے فرمایا ہی کہ جو شخص
ایک چلو شراب پیئے کا ضرور اُسکو دوزخیونکا پیپ پلاؤنگا * اور جو
کوئی چھوڑ دیگا اُسکو میرے خوف سے بے شبہہ اُسکو بلاؤنگا بہشت کی
نہرونسے جو پاک اور صاف ہی روایت کی احمد نے * اور فرمایا
علیہ السلام نے کہ داخل نہونگے بہشت مین تین شخص ایک جو پیا
کرتا ہی شراب * دوسرا جو توڑتا ہی علاقہ رحم کا یعنے ناتا اپنایت کا *
تیسرا جو سچ جانتا ہی جادو کو * روایت کی احمد نے * اور فرمایا
کہ اگر شراب پینے والا اسی حالت مین مرجاوے یعنے توبہ نکرے
تو اللہ تعالی کے سامھنے اُسکا حال بت پرست کا سا ہوگا * روایت کی
احمد اور ابن ماجہ نے * اور فرمایا علیہ السلام نے تین شخص ہین
کہ اللہ تعالی نے اُن پر بہشت حرام کی ہی * ایک وہ جو مدمن الخمر
یعنے ہمیشہ پیئے شراب * دوسرا عاق جو دُکھ دے ماباپ کو * تیسرا
دیوث جو بیعزتی روا رکھے اپنے گھر لے مین * یعنے اُسکے گھر
والے حرام کاری کیا کرین اور وہ جانے پھر چپکا ہورہے روایت

کي احمد اورنسائي نے* اور فرمايا عليه السلام نے کہ جو کوئي شراب پيتا هي چاليس صبح کي نماز اُسکي الله تعالي قبول نهين کرتا* اِس حديث سے معلوم هوا کہ جب چاليس صبح کي نماز جو سب عبادتون سے افضل هي قبول نهين هوتي تو دوسري عبادت تو بطريق اولي قبول نهوگي* روايت کي ترمذي نے اور نسائي اور ابن ماجه نے ابن عمر سے* اور فرمايا عليه السلام نے مَنْ اَطْعَمَ شَارِبَ الْخَمْرِ لُقْمَةً سَلَّطَ اللهُ عَلَيْهِ حَيَّةً وَ عَقْرَبًا فِي قَبْرِهٖ وَمَنْ قَضٰى حَاجَتَهٗ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰي هَدْمِ الْاِسْلَامِ وَمَنْ جَالَسَهٗ حَشَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى وَلَا حُجَّةَ* ترجمه جو کوئي ايک لقمه کسي نشه پينے والے کے منہہ مين رکهيگا الله تعالي اُسکي گورمين مقرر کريگا سانپ اور بچهوکه ڈسے اُسے ڈسا کرين* اور جو اُسکي حاجت برلاوے تو گويا وہ مسلماني کي جڑ اُکهاڑنے پرلگا هي* اور جو اُسکے ساتهه بيٹهيگا الله تعالي اُسکو قبر سے اندها اُٹهاويگا* اور حق تعالي کے پاس اُسکي کچهه حجت نچليگي* اور فرمايا کہ جو کوئي نشه پينے والے سے مصافحه کريے يا اُسکو سلام کريے* الله تعالي چاليس برس کي عبادت اُسکي ناچيز کردے* يه دونون حديثين ذخيرة الملوک کي هين* ام سلمه رضي الله عنها سے روايت هي* نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَمُفْتِرٍ* ترجمه منع کيا رسول الله نے هر ايک نشه لانيوالي اور سست

کرنیوالي چیز ہے * اِس حدیث سے اور آگلي حدیثوں سے ثابت ہوا
کہ تاڑي اور گانجہ اور مدت اور بھنگ اور افیون اور جو چیز
اِس قسم کي ہو سب حرام ہی روایت کي ابوداود نے * ام * اي
بھائي مسلمانو ہوشیار ہوجاؤ * ایسي بُري چیز سے تم دور رہو *
کسي نشے پاني کے نزدیک نجاؤ * اور اگر کوئي تم مین سے کچھہ نشہ
کھاتا پیتا ہو چاہئے کہ جلد توبہ کرے * اور الله تعالی کي جناب
مین اِستغفار بجالاوے * پھر اُسکے گرد نجاوے * اور نشہ پینے
والونکي صحبت سے پرہیز کرے * یا الله یا کریم ہم کو اور جمیع
مسلمانونکو اِن حرام چیزون سے بچا اور دور رکھہ بفضله وکرمه
آمین ثم آمین بحرمت النبي وآله الامجاد

* بارھوان باب نماز کے بیان مین *

فرمایا الله تعالی نے سورہ ھود کے دسوین رکوع مین * وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ
طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ترجمہ
اور کھڑي کر نماز دونوں سرے دن کے اور کچھہ ٹکرون مین رات کے
البتہ نیکیان دور کرتي ہین بُرائیونکو * اور عبادہ بن صامت
رضي الله عنه سے روایت ہی * فرمایا رسول علیه الصلوۃ والسلام نے
خَمْسُ صَلَوَاتٍ اِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰي مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ
بِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَي اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يَغْفِرَلَهٗ

وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ لَهٗ عَلَي اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَآءَ غَفَرَلَهٗ وَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ * ترجمه پانچ نمازين هين كه فرض كيا اُنكو الله تعالى نے * جو كوئي اچهي طرح كرے اُنكے وضوونكو اور ادا كرے اُنكو اُنكے وقتون مين اور تمام كمال بجالاوے اُنكے ركوعون او سجدونكو * هے الله تعالى پر عهد كه معاف كرے اُسكو * اور جو كوئي نكرے ايسا تو حق تعالى پر كچهه عهد نهين اگر چاهے بخشے اُسكو اور اگر چاهے عذاب كرے اُسكو * يعني جو شخص اِسطرح كي نمازين پرهيگا خصوصًا ركوع اور سجود كو كه اُسمين بند كيا ورتا بعداري كي صورت خوب پائي جاتي هے اچهي طرح ادا كريگا تو الله تعالى پر عهد هے يعني الله تعالى نے وعده كيا هے اور اپنے اُوپر لازم كرليا هے كه اُسكو بخشديے * اور ابو دردا رضي الله عنه روايت كرتے هين اَوْصَانِي خَلِيْلِي اَنْ لَا تُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْأً وَّاِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَتْرُكْ صَلٰوةً مَّكْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا وَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَاِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ * ترجمه نصيحت كي مجهكو ميرے دوست جاني يعني محمد مصطفي عليه الصلوة والسلام نے كه شريك مت كر الله كے ساتهه كسي كو اگرچه تكرے تكرے كيا جاوے اور جلايا جاوے * اور مت چهوڑ نماز كو جان بوجهه كر * اور جو كوئي چهوڑ دے نماز كو يعني ودانسته پس بيزار هوا اُس سے عهد

مسلمانی * یعنے وہ اِسلام کے دایرے سے نکل گیا * اور مت پی شراب
کیونکہ وہ تمام برائیونکی کُنجی ہی * اور فرمایا علیہ السلام نے کہ
حکم کرو اپنی اولاد کو نماز پڑھنے کا جب وے سات برس کے ہوں *
اور مارو اُنکو جو نہ پڑھین نماز جب وے دس کو پہنچین * اور جلدا
جُدا سلاؤ اُنکو بچھاونے پر آپسمین * سوال کیا ابن مسعود نے پیغمبر
خدا صلواۃ اللہ وسلامہ علیہ سے کہ پیارا کام کونسا ہی اللہ کے نزدیک *
فرمایا کہ نماز ادا کرنی وقت پر * پھر پوچھا اور کون کام ایسا ہی *
فرمایا فرمان برداری ماباپ کی * سوال کیا اور کون کام * فرمایا
جہاد کرنا اللہ کی راہ مین * ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی
کہ ایک روز باہر تشریف لیگئے حضرت پیغمبر خدا جاڑے کے ایام
مین * درخت پت جھڑ ہورہے تہے * حضرت نے ایک ڈالی کو پکڑ
کر ہلایا بہت سے پتے گر پڑے * فرمایا ای ابوذر جب کوئی بندہ
مسلمان نماز پڑھتا ہی اللہ تعالی ہی کی رضامندی کے واسطے تو پہی
دور ہوتے ہین اُسکے گناہ اُسکے جسم سے * جسطرح یہ پتے
جھڑتے ہین اِس درخت کے * اور عبد اللہ بن شقیق سے روایت ہی
کہ پیغمبر خدا کے اصحاب کسی کام کو اِتنا بُرا نہین جانتے تہے کہ وہ
کفر کو پہنچاتا ہی مگر نماز کو * اور فرمایا علیہ السلام نے جب کوئی
شخص اچھی طرح وضو کرکے نماز کو قیام اور قرات کے ساتھ جیسا

حکم ہی تعظیم اور تکریم سے پڑھتا ہی * بعد ادا کرنیکے نماز اُسکو
یہہ دعا کرتی ہی ای بندے تو خوش رہ جسطرح تونے مجھے حرمت
سے ادا کیا * اللہ تعالی تجھکو ایسی حرمت دیے اور قیامت کے دن
بہشت مین لیجاوے * اور نماز کہتی ہی کہ مین قیامت کے دن
تیرے ایمان اور تابعداری پر گواہی دونگی * پھر اُس نماز کو
فرشتے آسمان پر پہنچاتے ہین قیامت کو وہ اُسکی شفاعت کریگی *
اور جو کوئی وضو اور نماز کو اُسکے آداب اور ارکان سے نہین پڑھتا
نماز اُسکی سیاہ تاریک ہوتی ہی * پھر اُسکے حق مین بد دعا کرتی ہی
کہ ای شخص جیسا تونے مجھکو بے عزت اور خراب کیا اللہ تعالی تجھے
بھی بے عزت اور خراب کرے * اور وہ کہتی ہی کہ مین اللہ تعالی
کے نزدیک گواہی دونگی کہ تو نہایت بے ادب اور قابل دوزخ کے
ہی * پھر جب اُسکو اوپر لیجاتے ہین تو آسمان کے دروازے
بند ہوجاتے ہین * اور ایسی نماز اللہ کی جناب مین مقبول نہین
ہوتی * پھر کر اُس پڑھنے والے کے منہہ پر مارتے ہین * اور فرمایا
علیہ السلام نے جو کوئی پانچ وقت کی نماز جماعت کے ساتھہ دلسے
متوجہ ہوکر اچھی طرح ادا کرتا ہی * اللہ تعالی اُسکو پانچ چیز
عنایت فرماتا ہی * ایک یہہ کہ گور کے عذاب سے اُسے بچاویگا *
دوسری یہہ کہ رزق کی تنگی اتنی نہوگی کہ جس سے پریشان رہے

تیسری یہہ کہ چہرہ اُسکا منور ہوگا ایمان کے نور سے * چوتھی یہہ کہ
نامۂ اعمال اُسکے داہنے ہاتھہ مین دینگے * اور پُلصراط سے بجلی
کی طرح پار ہوجاگا * پانچوین یہہ کہ بے حساب اور بے عذاب
بہشت مین داخل ہوگا * اور ہمین اُس شخص سے راضی رہونگا * اور جو
شخص نماز مین کاہلی اور سستی کرتا ہی بارہ طرح کی سختی مین
گرفتار رہوتا ہی * تین دنیا مین * تین مرنے کے وقت * تین گور مین *
تین قیامت مین * دنیا کی برائیان یے مین * جو کام کسب کریگا
برکت اُسمین نپاویگا * چہرہ بے نور ہوگا * اچھے آدمیون سے محبت
نرہیگی * موت کے وقت کی سختیان یے ہین * پیاسا بہوکہا ہوکر مریگا *
جان کندنی کی سختی مین پڑیگا * ملک الموت کو بہیانک صورت
سے دیکہیگا * گور کی برائیان یے ہین * منکر نکیر قبر مین غضب کی
صورت سے آوینگے * گور کی تنگی ظاہر ہوگی * قبر کے اندہیرے
مین پہنسیگا * قیامت کی برائیان یے ہین * حساب کی سختیون مین
پڑیگا * اللہ تعالی کے غضب مین گرفتار رہوگا * بڑی بری جگہہ عذاب
کی دوزخ مین پاویگا * اور جو کوئی نماز جماعت بغیر عذر ترک
کریگا * اللہ تعالی ہر رکعت کے بدلے ہزار برس تک اُسکو دوزخ
مین ڈالیگا * حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پیغمبر خدا سے روایت
کرتے ہین کہ فرمایا علیہ السلام نے کہ جسنے نماز پڑہی عشا کی

جماعت کے ساتھ گویا اُسنے آدھی رات کا قیام کیا * اور جسنے نماز پڑھی صبح کی جماعت سے گویا اُسنے تمام شب کو عبادت مین کاٹا * اور فرمایا علیہ السلام نے کہ جماعت کی نماز ستائیس درجہ ثواب مین زیادہ ہی تنہائی کی نماز سے * اور بعضی روایت سے پچیس درجہ زیادہ معلوم ہوتی ہی * حکم نماز جماعت کا بعضے علماکے نزدیک فرض عین ہی * وسے کہتے ہین کہ جو شخص اذان سنکرا حاضر نہو تو اُسکی نماز درست نہین مگر کوئی عذر شرعی ہو * اور بعضونکے نزدیک فرض کفایہ ہی * اور بعضونکے نزدیک سنت موکد ہی اور بعضون کے نزدیک واجب * بہرحال اسکا ترک کرنا بغیر عذر کے بہت بُرا * اور فرمایا علیہ السلام نے * وَالدَّرَجَاتُ اِفْشَاءُ السَّلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ * ترجمہ جن عملون سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک مرتبہ بڑھتا ہی تین قسم ہین * پکار کر سلام کرنا * اور کھانا کھلانا اور نماز پڑھنی رات کو جس وقت لوگ سوتے ہوئے ہین * بیت * شرف مرد بجود است و کرامت بسجود * ہر کہ این هردو ندارد عدمش بہ زوجود * اور فرمایا علیہ السلام نے * سات گروہ ہین کہ اُنکو اللہ تعالیٰ اپنے سایۂ رحمت مین رکھیگا جسدن کسیکو سایہ نملیگا * پہلا امام عادل * دوسرا جوان صالح * تیسرا وہ شخص جو مسجد سے نکلا اور دل اُسکا پھروہین لگا رہا * چوتھے وسے جو

آپس مین الله کے واسطے دوستي رکھتے هین * ملتے مین بهي سمجهکر
اور جدا هوتے مین بهي سمجهکر * پانچوان وه جو تنهائي مین الله
کو یاد کرکے روتاهی * چهتا وه جسکو بلاوے ایک عورت دولتمند
اور خوبصورت پهر وه الله تعالی ڈرسے بازرهے * ساتوان وه آدمي
جو دیتاهی الله کي راه مین اِسطرح چهپاکرکه دهنے هاتهه کی
خبر بائین هاتهه کو نه پهنچے * عبد الله ابن عمر رضي الله عنهما
روایت کرتے هین که فرمایا علیه السلام نے * اَلْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ
الصَّلٰوةِ رِضْوَانُ اللهِ وَالْوَقْتُ الْاٰخِرُ عَفْوُ اللهِ * ترجمه نمازاد اکرني
اول وقت مین الله سبحانه تعالی کي خوشي کا موجب هی اور آخر مین
عفو هی * اِس حدیث سے معلوم هوا که بیشک عفو وهین هوتاهی
جهان کسي سے تقصیر هوتي هی * اور رضامندي وهین پائي جاتي هی
جهان کسي کام مین خوبي پائي جاتي هی * اور تقصیر والا خطرے
اور دهکے کے مقام مین رهتاهی * ابوهریره رضي الله عنه نے روایت
کي هی که ایکدن پیغمبر خدا صلعم مسجد کے گوشه مین بیتهے تهے
که ایک شخص آیا اور اُسنے نماز پرهي * پهر حضرت کے روبرو آکر
سلام علیك کیا * حضرت نے جواب سلام دیکر فرمایا که پهر نماز
پرهه کیونکه تو نے نماز ادا نهین کي * پهر گیا وه اور نماز پرهی
پهر روبرو آکر سلام علیك کیا * حضرت نے جواب دیا اور فرمایا

126

کہ جا پھر نماز پڑھ مرگز تو نے نماز نہین پڑھی * عرض کیا اُسنے تیسری دفعہ یا چوتھی دفعہ کہ یا رسول اللہ مجھہ کو بتلائیے کہ کیونکر نماز پڑھون * حضرت نے ارکان اور آداب نماز کے سکھائیے اور کہا کہ ہر رکن کو نماز کے اطمینان سے پڑھ جلدی نکر * اور فرمایا کہ اگر اسطرح پڑھی تو نے نماز تو کامل ہوئی تیری نماز * اور جسقدر اسمین کمی کریگا اور پھر اگر جلدی پڑھیگا اُتنی ہی تیری نماز ناقص ہوگی * اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت نے اِسی سبب سے اُسکو مکرر فرمایا کہ نماز دُہراوے کہ وہ نماز اُسکی ناقص تھی * سو اَی بھائی مسلمانو یہہ نماز دین کے گھر کا ستون ہی * اگر تم چاہتے ہو کہ یہہ گھر قایم اور درست رہے تو ستون کو کھڑا رکھو * جو ستون گرا گھر گرا تم ڈالو انلت ول ہوئے گھر سے نکلے * چاہئیے کہ اِسے کبھی نچھوڑو ترک نکرو اچھی طرح پاک صاف ہو کر دل لگا کر اِسکام مین متوجہہ رہو * اور اُسکے ہر ایک رکن کو موجب حکم کے بجالاؤ * اللہ تمہارے دین اور دنیا کے کام سب پورے کریگا * دنیا مین عزت اور حرمت بخشیگا کسی کا محتاج نکریگا * عاقبت مین گناہون سے نجات دیکر اپنی رضامندی کے مکان مین ہزارون طرح کی نعمتون اور لذتون کے ساتھہ ابد الاباد رکھیگا * یا اللہ یا ارحم الراحمین ہمکو اور سب مسلمانونکو توفیق اپنی

تا بعد اسکی اور رسول کی عطا کر اپنے نبی مختار انور اُنکی آل اطہار و
اور اصحاب با وقار کے طفیل سے * آمین ثم آمین *

* اٹھہتر ہوان باب قرآن شریف پڑھنے کے بیان میں *

فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ واقعہ میں * اِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ فِي كِتَابٍ مَكْنُونٍ
لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ * ترجمہ بیشک قرآن ہی عزت والا لکھا چھپی
کتاب میں اسکو وہی چھوتے ہیں جو پاک رہتے ہیں * اور ابو موسی
رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا علیہ السلام نے *
مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ مَثَلُ الْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا وَطَعْمُهَا
طَيِّبٌ * وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ مَثَلُ التَّمْرِ
لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ
الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ
مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ * ترجمہ کہاوت اور حقیقت
اُس مسلمان کی جو پڑھتا ہی قرآن اور عمل کرتا ہی اُسپر ترنج
کی سی ہی * بو اُسکی اور مزہ اُسکا دونو خوب ہی * اور کہاوت اور
حقیقت اُس مسلمان کی جو پڑھتا ہی قرآن اور عمل نہیں کرتا
اُسپر چھوہارے کی سی ہی کہ بو نہیں اور مزہ اُسکا میٹھا * اور کہاوت اور
حقیقت اُس منافق کی جو نہیں پڑھتا قرآن اندراین کے پھل کی
سی ہی کہ بو نہیں اور مزہ کڑوا * اور کہاوت اور حقیقت اُس منافق

کی جو پڑھتا ہی قرآن ریحان کی سی ہی کہ خوش بوا ور مزہ کڑوا * اور فرمایا علیہ السلام نے ابو سعید بن معلی کو * اَلَا اُعَلِّمُكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ فِي الْمَسْجِدِ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَلَمَّا اَرَدْنَا اَنْ نَّخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ قُلْتَ اَلَا اُعَلِّمُكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ هِيَ سَبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهٗ * ترجمہ کیا نہ سکھاؤں تجھے جو بڑی بزرگی اور بڑائی کی سورت ہی قران شریف سے پہلے اُسکے کہ مسجد سے نکلے * پھر پکڑا میرے ہاتھہ کو جب ارادہ کیا ہم نے کہ باہر آوین * عرض کیا مین نے یا رسول اللّٰہ آپ نے فرمایا تھا کہ مین تجھکو بڑی بزرگی کی سورت قران سے بتاؤنگا * فرمایا حضرت نے کہ سورۂ الحمد وہ سبع مثانی ہی اور قران عظیم جو دیا گیا مجھے * یعنے جسکا اشارا حق تعالی نے فرمایا ہی * لَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ * یہ سات آیتین جنھین نماز مین مکرر پڑھتے ہین معاذ جہنی رضی اللّٰہ عنہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم نے * مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيْهِ اُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُهٗ اَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي الْبُيُوْتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيْكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٰذَا * ترجمہ جو پڑھے قرآن اور عمل کرے اُسپر پہناوینگے اُسکے ماباپ کو ایسا تاج قیامت کے روز کہ چمک اُسکی آفتاب

کي چمك سے زيادہ هوگي جو هوتمهارے گهرون مين * پهر کيا خيال کرتے هو تم اُسکے حق مين جسنے خود عمل کيا هو اُسپر * يعنے اُسکے عمل سے ماباپ کے ساتهه جب يہه سلوک هوا تو اُسکے واسطے کيا کچهه نهوگا * حضرت علي عليه السلام نے روايت کي هی فرمايا جناب پيغمبر خدا صلوٰة الله عليه نے مَنْ قَرَأَ القُرْاٰنَ فَاسْتَظْهَرَهٗ فَاَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَ شَفَّعَهٗ فِيْ عَشْرَةٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُمُ النَّارُ * ترجمه جس شخص نے پڑها قرآن پهر ياد کيا اُسکو پهر حلال جانا اُسے جو اُسمين حلال لکها هی * اور حرام جانا اُسے جو اُسمين حرام لکها هی اور اُسپر چلا * داخل کريگا اُسکو الله جنت مين اور قبول کريگا اُسکی شفاعت اُسکے دس گهر کے لوگون کے حق مين ايسے که جن پر واجب هوگئي تهي آگ * يعنے نافرماني اور فسق فجور کے سبب ويسے لوگ جهنم کے لايق هوے تهے * عبد الله ابن عمر رضي الله عنهما روايت کرتے هين که فرمايا رسول صلي الله عليه و آله وسلم نے * اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ تَصْدَءُ كَمَا يَصْدَءُ الْحَدِيْدُ اِذَا اَصَابَهُ الْمَاءُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا جِلَاءُهَا قَالَ كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَ تِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ * ترجمه البته اِن دلونکو زنگ لگجاتا هی سياه هوتے هين * جيسا پاني لگنے سے لوها زنگ پکڑتا هی * پوچها لوگون نے يا رسول الله کون سي چيز اُسکو چمکاتي اور روشن کرتي

هي * فرمايا اكثر ياد كرنا موت كا اور تلاوت كرنا قرآن كا * اور فرمايا عليه السلام نے دوزخ كے درميان ايك ميدان هي وهان ايك كنوا هي اُسمين ايك سانپ رهتا هي ايسا زهردار اور ازبسكه سخت آواز كه اُسكي آواز سے دوزخ عذاب مين گرفتار هي * جوكوئي قرآن كي عزت نهين كرتا اور اُسكو پڑهكر بهول گيا اُسكو اُسكے مُنهه پر ليجاكر عذاب كرينگے * اور فرمايا رسول عليه الصلوة والسلام نے جوكوئي سورة يس پڑهيگا الله كي رضامندي كے واسطے الله تعالي اُسكے گناهون كو جو آگے كرچُكا هي معاف كريگا * اور اگر فقير هو تو تونگر بنا ويگا * هر آفت اور بلا سے نجات ديگا * جو دن كو پڑهے رات تك الله تعالي كي امان مين رهيگا * اور رات كو پڑهے تو دن تك اُسكي حفاظت مين رهيگا * اور جان كندن كے وقت پڑهے تو سكرات موت آسان هووسے * اور آيا هي سورة يس كا پڑهنا دس ختم كے برابر هي * اور يهه سورة دل هي قرآن كا * اور فرمايا كه سورة طه ويس كو هزار برس آسمان وزمين كي خلقت سے آگے الله جل شانه نے پڑها * جب سُنا اُن دونو نكو فرشتون نے كها كه كيا خوشي اور خوبي هوگي اُس اُمت كے واسطے جسكے حق مين يے سورتين نازل هونگے * اور كيا خوبي هوگي اُن دلونكو جو اُٹها وينگے اِنكو يعني ياد كرينگے * اور كيا خوشي هوگي اُن زبانونكو جنہے

اٹھاوینگے بیچ کلام اور پڑھینگے اُنکو* اور فرمایا کہ جب صبح ہووے اور کوئی کہے تین مرتبے* اَعُوذُ بِاللّٰہِ السَّمِیعِ العَلِیمِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ* پھر پڑھے تین آیت سورۂ حشر کے آخر کی* اللہ تعالی بھیجیگا ستر ہزار فرستونکو کہ اُسکے واسطے دعا مانگیں اور معافی چاہیں شام تک* اور جو مر جاوے اُس دن تو مریگا شہید* اور جو کوئی پڑھے اِسیطرح شام کو یہی سلوک کریگا اللہ تعالی اُسکے ساتھہ صبح تک* اور فرمایا جو کوئی پڑھے ہر روز دوسو مرتبے سورۂ قل ہو اللہ احد کو پچاس برس کے گناہ اُسکے معاف ہوینگے مگر قرض* یعنے یہہ معاف نہین ہوگا جبتک ادا کریے یا چھوڑ دیوے* اور فرمایا کہ جو کوئی اِس سورہ کو باوضو لاکھہ مرتبے پڑھیگا تو دیکھیگا اپنی جگہہ بہشت مین اور فرمایا جو کوئی فقیر ہو جب گھر مین جاوے درود اور قل ہو اللہ پڑھا کرے* اللہ تعالی اُسپر فضل کریے تو تونگر ہو جاوے* اور اِس سورہ کے بہت نام ہین* مبارک* جمال* امان* نور* صمد* اساس* اجل* شفیقہ* معرفت* صفت* مذکورہ* نسبت* براءت* توحید* تفرید* اِخلاص* مبارک اِسواسطے کہتے ہین کہ تمام برکت اُسمین لکھی ہے* جمال اِسواسطے کہتے ہین کہ* اِنَّ اللّٰہَ جَمِیلٌ وَّیُحِبُّ الجَمَالَ فَسُئِلَ عَنہُ مَا ذٰلِكَ قَالَ قُل ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ* امان اِسواسطے کہ پیغمبر صاحب نے فرمایا ہے

که الله تعالی آگر میری اُمت کو عذاب کرتا تو دو چیزین نه دیتا ایک رمضان کا مهینه دوسرا سورهٔ قل هو الله احد * نور اسواسطے که فرمایا رسول علیه السلام نے هر چیز کے واسطے ایک نور هی اور قرآن کا نور قل هو الله احد * متنفره اِس لئے که پیغمبر صاحب نے فرمایا هی که جو کوئی اِس سوره کو پڑهیگا او رجیسے گا گناهون سے نفرت کریگا * اساس اِس لئے که آسمان اور زمین کی مضبوطی اِس سے هی * احد اِسواسطے که الله تعالی هی کی صفت اُس مین پائی جاتی هی * شقیقه اِسواسطے که پڑهنے والا اُسکا کفر سے ایکطرف هوجاتا هی * معرفت اِسواسطے که جو کوئی اِسکو خاز مین پڑها کریگا الله تعالی کی معرفت خوب حاصل کریگا * صفت اِسواسطے که الله جل شانه کے اوصاف اُس مین بهرے هین * نسبت اِسواسطے که معنے اُسکے الله تعالی کی ذات سے نسبت رکهتے هین * مذکوره اِسواسطے که ملایک اِسکا ذکر آپسمین کرتے هین * نجات اِس لئے که اِس کے معنے پر جو ایمان لاتا هی دنیا اور آخرت مین عذاب سے نجات پاتا هی * توحید اِسواسطے که الله تعالی کی توحید کی دلیل هی * تفرید اِسواسطے که الله تعالی کی فردانیت کا اِسمین ذکر هی * اخلاص اِسواسطے که جو اخلاص کے ساتهه اسکو پڑهیگا هرطرح کی سختی اور محنت سے خلاصی پاویگا * اور فرمایا علیه السلام نے که جب بسم الله

زبان سے کہتا ہی لڑکے کے ما باپ اور اُستاد اُسکے دوزخ سے نجات پاتے ہیں * اور تفسیر میں شیخ صاحب نکی لکھا ہی کہ جب اُستاد لڑکے کو بسم اللہ پڑھاتا ہی چار بہشت لڑکے کے اور اُستاد کے بخشے جاتے ہیں * اور فرمایا جو کوئی کھانا کھانے کے وقت بسم اللہ پڑھتا ہی اللہ تعالیٰ اُسکو فقر سے بچاتا ہی اور جو کوئی مرنے والے میں بسم اللہ کہا کرے وہ کہانے کی چیز اُسکے بدن میں نور ہوجاوے * اور جو کوئی حاکم کے روبرو جاوے اور پڑھے * بسم اللہ الرحمن الرحیم * رَبِّیَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ * حاکم اُسپر غصہ نکرے بلکہ رحم فرماوے * اور جو کوئی سوتے وقت ایک مرتبہ کہے بسم اللہ الرحمن الرحیم لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم تمام ہوتے پاک ہوجاوے * نقل ہی کہ پیغمبر صاحب صلعم نے بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بعد مرنے کے خواب میں دیکھا * فرمایا تم رہے واسطے میں کیا تحفہ لاؤں جس میں تمھاری روح خوش ہو * کہا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم آپ اکثر پڑھا کیجئے * نقل ہی کہ ایک دن حضرت علیہ السلام گورستان میں تشریف لیگئے معلوم ہوا آپ کو کہ ایک مردے پر عذاب ہوتا ہی * حضرت کو اُسکے حال پر رحم آیا چاہا کہ دعا کریں * حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے کہا کہ یا رسول اللہ دس مرتبے بسم اللہ

اِس مرد سے کیواسطے پڑھو * جو ہین حضرت نے پڑھا فی الفور
اُس مُردے سے پڑ سے عذاب موقوف ہُوا * اور حورین اُسکی خدمت کو
حاضر ہوئین * حورون سے پوچھا کب تک یہان رہوگی * عرض کیا
صور کے پھونکنے اور بحرا لحیواۃ مین غسل کر کے بہشت کے اندر
داخل ہونے تک * اور فرمایا علیہ السلام نے کہ سورۂ تبارک الذی
عذاب قبر سے بچاتی ہی اپنے پڑھنے والے کو جو کوئی ہو تے وقت
ہمیشہ ورد رکھے * اور حضرت کا یہی معمول تھا * اور فرمایا کہ
اذا زلزلت الارض برابر ہی نصف قرآن کے * اور سورۂ اخلاص
تین حصے کے برابر * اور سورۂ کافرون چوتھائی کے برابر ہی *
اور فرمایا جو کوئی پڑھے آخر سورۂ آل عمران کو ان فی خلق السموات
والارض سے آخر تک رات کو * اُسکو ثواب ملیگا تمام رات کی عبادت کا *
اور فرمایا سب چیزون کے واسطے دُلہن ہی اور قرآن کی دُلہن
سورۂ رحمٰن ہی * ایفع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ کسی نے
سوال کیا حضرت رسالتمآب سے کہ یا رسول اللہ کون سورۃ بہت
بزرگ ہی قرآن مین * فرمایا قل ہو اللہ احد * پھر پوچھا اُسے کون
آیت سب سے بزرگ ہی * فرمایا آپ نے آیۃ الکرسی * پوچھا پھر
کون آیت ایسی ہی کہ جسکی خیر اور برکت تمکو اور تمھاری اُمت
کو پہنچتی ہی * فرمایا آخر سورۂ بقر کا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی

رحمت کا خزانہ ہی عرش کے نیچے ہے * اِس اُمت کے واسطے لیہا ہی * اُس آیت نے دنیا اور آخرت کی کسی چیز کو نہین چھوڑا سب کو شامل ہی * اور فرمایا کہ آیۃ الکرسی کے درمیان پچاس کلمے ہین ہر ایک کلمے مین پچاس برکت ہی جو کوئی فرض نمازکے پیچہے آیۃ الکرسی پڑھا کرے پچاس نیکی اللہ تعالیٰ اُسکے نامۂ اعمال مین لکہے اور بہشت مین اُسے داخل کرے * حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول علیہ السلام نے جو کوئی پڑھے قرآن اور طلب کرے اُس سے روزی یعنے قرآن کو دنیا حاصل کرنے کا وسیلہ کرے آویگا وہ قیامت کے دن کہ خشک یعنے بہت ذلیل اور بے عزت ہوکر * اُسکے چہرہ پر مطلق نور نہو گا * سجہہ لو کہ قرآن شریف کے پڑھنے کا طریق یہہ ہی کہ باوضو قبلہ رو ہوکر مؤدب بیٹھے اور قرآن شریف کو اونچے پر رکھے اور تعوّذ کرکے تدبّر اور خضوع اور خشوع سے شروع کرے لفظونکو درست پڑھے * جہان قصر ہو وہان قصر اور جہان مد ہو وہان مد اور جہان ادغام ہو وہان ادغام اور جہان ٹہرا ہو وہان ٹہرا ولازم پکڑے * اُسکے برخلاف کرنا ممنوع ہی * بعضے جہلا اسکا ہرگز خیال نہین رکہتے گنہگار ہوتے ہین * تدبّر کے معنے دل لگانا اور خوب دہیان کرنا * اور خشوع و خضوع کے معنے محبت ظاہر ہی اور عاجزی اور نرمی * یعنے قرآن شریف

کہوا خلاص قلبی سے پڑھے دنیا کی خواہش اس سے نکیے ＊ اور ہنسی ٹھٹھا بیہودہ کوئی نالایق حرکات اسوقت نکرے ＊ اور اگر معنے قرآن کے وہ سمجھتا ہی تو جہان بشارت کی آیت ہو خوشی کرے اور جہان وعید ہو ڈرے اور ہوشیار ہو وے ＊ رونا قرآن کی تلاوت مین طریق صالحونکا ہی کہ وے اپنی تقصیرات اور گناہونکو اور انجام کارکو دہیان کرتے ہین اور اگلون پچھلون کا حال معلوم کرکے کانپ جاتے ہین غمگین ہوتے ہین ＊ بزرگون نے فرمایا ہی کہ دل کی صفائی اور درستی کی پانچ چیزین ہین ＊ دہیان لگاکر قرآن پڑھنا ＊ شکم خالی رکھنا ＊ اپنے اعمال اور خطا پر خیال کرکے صبح کو تڑکے رونا ＊ نیک کارونکی صحبت اختیار کرنی ＊ پچھلی رات کو نماز پڑھنی ＊ اور جو کوئی عبادت کے کام کر کے دنیا کی طمع رکھے بیشک لایق عذاب کے ہووے ＊ اور جو ترتیب آیات قرآن کی ہی اسکے خلاف اسطرح سے کہ ماقبل اور مابعد کو کہ اس آیت سے متعلق ہی چھوڑکر پڑھنا اور وظیفہ کرنا بدعت ہی ＊ باقی کبھی مصلحت کی دلیل کو پڑھنا یا لکھنا مضایقہ نہین ＊ قرآن کے پڑھنے اور پڑھانے کا بڑا فایدہ اور ثواب ہی ＊ قرآن کے ایک حرف کا ثواب دوسری دعا اور ورد کے سو حرفون کے ثواب سے زیادہ ہی ＊ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ جو کوئی قرآن پڑھنے مین مشغول رہ کر ذکر اور سوال سے باز رہیگا ＊ مین اسکو وہ

ثواب دونگا جو دعا کرنے والونکو بڑي منت اور عاجزي سے
دیتا هون * الله تعالي همکو اور سب مومنون کو اس نعمت کے حاصل
کرنے کي توفیق دیوے * آمین ثم آمین بحرمت النبي و آله الطیبین

* چودهوان باب ماه مبارک رمضان کے احوال مین *

فرمایا الله صاحب نے سورهٔ بقر کے ساتوین رکوع مین * یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ
ترجمه اي ایمان والو حکم هوا تم پر روزے کا جیسا حکم هوا تها
تم سے اگلون پر شاید تم پرهیزگار هوجاؤ * اور فرمایا اس آیت
کے نیچے شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ * ترجمه
رمضان کا مهینا جسمین اترا قرآن هدایت هي لوگونکے واسطے *
حضرت ابو هریره روایت کرتے مین که فرمایا رسول صلي الله
علیه و آله وسلم نے * کُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ یُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا
اِلٰی سَبْعِمِائَةِ قَالَ اللهُ تَعَالٰی اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ *
ترجمه هر ایک عمل آدمیونکا بڑهایا جاتا هي اسطرح پر که ایک
نیکي کے بدلے مین دس نیکي کا ثواب دیتے مین سات سو تک * مگر
روزه * فرمایا الله تعالي نے که اسکا ثواب بیحد اور بے اندازه هي
اگر اخلاص اور صدق نیت سے بجالاوے * کیونکه وه میرے واسطے
هي * اور مین بدلا دونگا اسکا جو چاهونگا اور جتنا چاهونگا * اگرچه

سب عبادتین اللہ ھي کے واسطے مین * لیکن حق سبحانہ تعالی نے روزے کو اپنے کرم سے خاص کیا اپنے واسطے * اسمین بڑي بزرگي اسکي ھوئي * یہہ اِس لئے کہ اِس عبادت مین دکھاوا نہین ھوتاھي برخلاف اور عبادتون کے * اِسي واسطے منع ھی کہ سواے فرض روزے کے نفل کے روزونکا حال کسي سے ظاھر نکرے * اور فرمایا کہ روزہ دار کو دو خوشیان حاصل ھوتي مین * ایک روزہ کھولنے کے وقت اور دوسري اپنے پروردگار سے آخرت مین ملاقات کرنے کے وقت * اور فرمایا کہ روزہ دار کے منہہ کي بو حق سبحانہ تعالی کے پاس مشک سے زیادہ خوشبو ھی * اور فرمایا کہ روزہ ڈھال ھی یعنے مومن کو جہنم کي آگ سے بچاویگا * اور فرمایا کہ جب کوئي تم مین روزہ دار ھو تو فحش اور بري بات منہہ سے نہ نکالے * اور نہ چلاوے نہ جھگڑا مچاوے * یہانتک کہ اگر کوئي گالیان دے تو یہي کہے کہ مین روزہ دار ھون * فرض مین زبان سے کہے اور نفل مین دل سے * اور ابوھریرہ رضي اللہ عنہ روایت کرتے مین کہ فرمایا رسول علیہ السلام نے اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَّيُنَادِيْ مُنَادٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ اَقْبِلْ يَا بَاغِيَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ

ترجمه جب پہلی رات رمضان کے مہینے کی ہوتی ہی * جکڑے جاتے مین شیاطین اور قید کئے جاتے مین بد ذات سرکش جن اور بند کئے جاتے مین دروازے جہنم کے * پھر کوئی دروزہ اُسکا کھلا نہین رہتا * اور کھولے جاتے مین دروازے بہشت کے پھر کوئی دروازہ اُسمین کا بند نہین رہتا * پکارتا ہی پکارنیوالا یعنے فرشتہ * ای چاہنے والے نیکی کے آگے بڑھ یہہ تیرا وقت ہی * ای چاہنے والے بدی کے باز رکھہ اپنے تئین گناہو نسے کہ یہہ توبہ کا اور گناہو نسے بچنے کا وقت ہی * اور اللہ ہی جہنم سے بچانے کا مالک ہی * اور یہہ مخلصی جہنم سے ماہ رمضان کی ہر رات کو ہوتی ہی شب قدر پر موقوف نہین * اور فرمایا علیہ السلام نے کہ آیا رمضان کہ وہ مہینا مبارک ہی فرض کیا اللہ نے تم پر اسکا روزہ * اور اُسمین ایک رات ہی کہ وہ بہتر ہی ہزار مہینے سے * جو کوئی اس سے محروم رہا وہ بہت بڑی نیکیون سے محروم رہا * اور فرمایا کہ روزے اور قرآن دونو شفاعت کرینگے لوگون کی * کہیگا روزہ الہی مین نے باز رکھا تہا اِسکو کھانے سے اور اُسکی خواہش کی چیزو نسے * سو قبول کر اسکے حق مین میری سفارش * اور کہیگا قرآن کہ مین نے نیند سے اُسکو باز رکھا تہا * یعنے راتو نکو مجھے پڑھتا تہا اپنے آرام کو ترک کرتا تہا سو قبول کر میری شفاعت * پھر

قبول ہوگی اُن دونون کي شفاعت * اور فرمایا جو کوئي روزے کے ایام مین روزہ دارکو کھلاوے * بخشے اللہ تعالی اُسکے گناہونکو اوردوزخ سے نکالے * اور اُسکو ثواب دیگا اُس روزہ دار کے ثواب کے برابر * لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم سب ایسے مقدور والے نہین مین کہ روزہ دارکو کھلاسکین * حضرت نے فرمایا کہ یہي ثواب پاویگا جو روزہ کھلاویگا کسي شخص کو ایک چلّو لسّي یا ایک کھجور سے یا تھوڑے پاني سے * اور جو پیٹ بھر کر کھلاویگا اُسکو پلاویگا اللہ تعالی میرے حوض سے کہ کبھي پیاسا نہووے یہانتک کہ داخل ہو بہشت مین * اور یہہ ایسا مہینا ہی کہ پہلے دس مین اُسکے رحمت ہی اور بیچلے دس مین مغفرت اور پچھلے دس مین چھٹکارا دوزخ سے * اور جو کوئي فرصت دیوے اپنے لونڈي اور غلام کو اِس مہینے مین * بخشدے اللہ اُسکے گناہ اور بچاوے اُسے جہنم کي آگ سے * اور فرمایا علیہ السلام نے سنواري جاتي ہي بہشت شروع سال سے آخر تک * پھر جب آتا ہی پہلا دن رمضان کا بہتي ہی ہوا عرش کے نیچے سے اور لگتي ہي حورون کو * کہتي ہین حورین اُس وقت خوش ہوکر * اي پروردگار جلد کردے اپنے بندونسے ہمارے واسطے شوہر * کہ ہماري آنکھین اُنسے ٹھنڈي ہون اور اُنکي آنکھین ہم سے * سلمان فارسي رضي اللہ عنہ سے روایت ہی کہ شعبان

گي آخري تاريخ مين خطبه پڑھا رسول عليه الصلواة والسلام نے
پھر فرمايا اي مسلمانو بڑے بزرگ مهينے نے تم پر سايه ڈالا * يهه
بڑي برکت کا مهينا هی * اُسمين ايک رات هی که هزار مهينے سے
بهتر * الله تعالى نے اُسکے روزے فرض کئے تم پر * اور راتونکو جاگنا
نفل * جو کوئي اچهے کامو نسے الله تعالى کي نزديکي چاهيگا يعنے
اُسمين نفل کي عبادت کريگا تو اَوَر اوقات اور مهينون کی فرض عبادت
کا ثواب مليگا * اور جو کوئي فرض عبادت اُس مين ادا کريگا وه
اور مهينونمين ستر فرض ادا کرنيکے برابر ثواب پاويگا * اور يهه
مهينا صبر کا هی يعنے اپنے تئين خواهشونکي چيزونسے تها مے * اور
صبرکي مزدوري بهشت هی * اور يهه مهينا سلوک اور مهرباني کا هی
يعنے فقيرون بهوکهون ننگونسے سلوک کرے * اور اس مهينے مين
روزي زياده هوتي هی * عَن سَهلٍ رض قال قال رسول الله صلم * لَا يَزَالُ
النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الفِطْرَ متفق عليه * م * کها سهل رض نے که
فرمايا رسول عليه السلام نے هميشه رهينگے لوگ نيکي کے ساتهه
جبتک جلدي کرتے رهينگے افطار مين * عن عمر رض قال قال رسول
الله صلى الله عليه وآله وسلم * اِذَا اَقبَلَ اللَّيلُ مِن هٰهُنَا وَاَدبَرَ النَّهَارُ
مِن هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمسُ فَقَد اَفطَرَ الصَّائِمُ متفق عليه * م * جب
آگے آئي رات يهان سے * يعنے مشرق سے مياهي رات کي ظاهر هوتي

اور پیچھے متادن وماں کے یعنی مغرب ہے اور ڈوب گیا سورج یعنی تحقیق روزہ کھولا روزہ دار نے ❊ یعنی بعد غروب ہونے آفتاب کے روزہ کھولنے دیر نہ لگاوے ❊ اور علامت غروب ہونے کی مشہور ہمین یہی ہی کہ مشرق کیطرف سیاہی بلند ہووے بیچ آسمان کے پہنچنا سیاہی کا شرط نہیں ❊ مسلمانکو یونہیں چاہئے کیونکہ یہود اور نصارا دیری کرتے ہیں افطار میں یہانتک کہ سیاہی تمام آسمان میں دور جاوے اور مل جاوین آپس میں تارے ❊ سو انکے خلاف میں بکڑ جاتا ہی انکا دستور اور زور پکڑتا ہی دین اسلام ❊ اور اس سے ظاہر ہوا کہ دین کی قوت دشمنون کی مخالفت میں ہوتی ہی ❊ چنانچہ ابی ہریرہ رض نے کہا کہ فرمایا علیہ السلام نے ،، لَا یَزَالُ الدِّینُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لِاَنَّ الْیَهُودَ وَالنَّصَارٰی یُؤَخِّرُوْنَ ❊ ہمیشہ دین غالب رہیگا جبتک لوگ شتابی کرینگے روزہ کھولنے میں کیونکہ یہود اور نصارا توقف کرتے ہیں اسمضمون روایت کیا ابوداود اور ابن ماجہ نے ❊ م ❊ اور انس رض کی روایت سے بھی معلوم ہوا کہ عمل حضرت کا یہی تھا کہ پہلے افطار کرتے تھے پیچھے مغرب کی نماز پڑھتے تھے ❊ بزرگون نے کہا ہی کہ روزہ تین قسم پر ہی ❊ ایک روزہ عوام کا ہی وہ کیا ہی ترک کرنا کھانا پینا جماع کا ❊ ایک روزہ خواص کا ہی وہ کیا ہی ہر ایک بدن اور عوام کو حرام

اور مکروہ للہ تو نہیں روزے رکھنا بلکہ مباح ہے جب کہ جس سے نفس ضعیف نہ ہوتے * اور ایک روزہ اخص الخواص کا ہے وہ کیا ہے کہ سواے اللہ تعالی کے کسی دوسری طرف رخ نکرے بس اُسیکی طرف دھیان لگا رکھے * اور فرمایا رسول علیہ السلام نے بہت روزہ دار ایسے ہیں کہ اُنکو کچھہ ماہہ نہیں ہی روزے سے سواے پیاس کے * اور بہت رات کے جاگنے والے ایسے ہیں کہ اُنکو اُس وقت کی عبادت سے کچھہ حاصل نہیں سواے جاگنے کے * یہہ وجہ ایسی عبادت میں اُسکے ارکان اور آداب کا لحاظ نہیں رکھے * ور بالائی اور نا مناسب کام عمل میں لانے کہ جس سے روزے اور نماز کا فایدہ اُنکو نہیں ملتا * اور فرمایا علیہ السلام نے کہ افضل روزہ بعد رمضان کے اللہ کے مہینے کا روزہ ہے کہ وہ محرم ہے * اور افضل نماز بعد فرض کے تہجد کی نماز ہے * کہ اُسمیں تکلیف اور محنت بہت ہوتی ہے * اور چاہیے کہ جب کوئی روزہ رکھے کا یعنے دسویں تاریخ کا رکھے تو ایک روز پہلے یا پیچھے یا آگے اور پیچھے دونو ملا لے * اور روزہ ذی الحجہ کے عشرے کا بھی بہت ثواب رکھتا ہی * مگر حج کرنیوالو نمیں جسے قوت ہووے رکھے * کسی نے سوال کیا دوشنبہ کے روزے سے * آپ نے فرمایا کہ اُس دن میں پیدا ہوا اور اُس دن مجھہ پر وحی آئی * یہہ شکرانہ ہی حضرت کے پیدایش کا اور شریعت کے آنیکا * ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے

روایت هی کہ فرمایا علیہ السلام نے کہ جو کوئی رمضان کے
روزے رکھے پھر چھہ روزے شوال کے عید پھر کرتو اُسنے
گویا تمام برس کے روزے ادا کئے * اور فرمایا کہ روزہ نہ رکھے
کوئی جمعہ کا مگر ایک روزہ آگے یا پیچھے سے اور ملا لے * اور
فرمایا جو کوئی ایک روزہ رکھے حق سبحانہ کی رضامندی کے واسطے
ستر برس اُسکو دوزخ سے نجات ہوگی * بی بی عایسہ رضی اللہ عنہا
روایت کرتی ہین کہ روز دوشنبہ اور پنجشنبہ کو جناب پیغمبر خدا
روزہ رکھا کرتے تھے * اور فرمایا حضرت نے کہ دوشنبہ اور پنجشنبہ
کے دن اعمال بنی آدم کے جناب باری مین گذرانے جاتے ہین *
مین بہت چاہتا ہون کہ روزے کی حالت مین میرے اعمال
حضور مین پہنچین * اور فرمایا علیہ السلام نے ابوذر رضی اللہ عنہ
کو کہ اگر چاہتے ہو کہ مہینے مین روزہ رکھو تو تین روز تیرھوین
چودھوین پندرھوین رکھا کرو * اور بعضی حدیث سے ستائیسوین
اور اتھائیسوین اور انتیسوین بھی ثابت ہوا ہی مگر اکثر
تاریخین بہت حدیثون سے ثابت ہین * اور فرمایا کہ ایک دن
روزہ رکھنا اور ایکدن افطار کرنا بھائی داؤد پیغمبر علیہ السلام
کی سنت ہی * جو کوئی اس مذہب سے روزہ رکھے بہت ثواب پاوے *
اور روایت ہی بی بی حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہ چار چیز نکلو

حضرت علیه الصلواة والسلام ترک نهین کرتے تھے* ایک روزہ
عاشوره کا اور تین روزے ذي الحجه کے اور تین دن هر مهینے مین*
اور دو رکعت نماز فجر کي فرض نماز کے پہلے* یا الله یا کریم تو همکو
اور جمیع مسلمان مرد اور عورت کو توفیق اپنی بندگي کي عنایت
کر* اور رمضان شریف کے روزه اور نمین شمار کر* آمین
ثم آمین بحرمت النبي و آله واصحابه اجمعین

پندرهوان باب حج کے بیان مین

فرمایا الله تعالي نے وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا
اور الله کا حق هی حج کرنا آدمیون پر بیت الله کا جو کوئی پاوے
اُس تک راه اور دوسري جگهه فرمایا* اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ فَمَنْ
فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ وَمَا تَفْعَلُوا
مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى وَاتَّقُونِ يَا
أُولِي الْأَلْبَابِ* ترجمه حج کئي مهینے هین معلوم پهر جسنے لازم کرلیا
اُن مهینون مین حج تو بے پرده هونا نهین عورت تو نسے نه گناه کرنا
نه جهگرا کرنا حج مین* اور جو کچهه تم کروگے نیکي الله کو معلوم
هوگي اور خرچ راه لیا کرو که بهتر خرچ راه هی گناه سے بچنا*
اور مجهسے ڈرتے رهو اي عقلمندو* ان آیتون سے معلوم هوا که
الله تعالي نے هر آدمي پر حج فرض کیا هی که تمام عمر مین ایک

دمعہ اپنے تئین بیت اللہ مین پہنچا دیے اور حج کے ارکان ادا لا وے
اور مینہ اُسکا کافی ہو لیکن فقہ کی کتابون مین لکھا ہی کہ جب نو شرطین
پائی جاوین تو حج فرض ہوتا ہی * عقل * بلوغ * حریت * اسلام
سلامتی بدن کی * راہ کی خبر * اہل وعیال کے کھانے پہنے اور رہنے کے
گھر کی طاقت حج سے پھر آنے تلک * اپنے کھانے پہنے اور
سواری * علم حج کا یعنے اتنا جانے کہ حج کرنا مسلمان کو
اور فرضونکا جاننا ضرور نہین * اور عورت کے حق مین محرم کا ہونا
اُسکے ساتھہ جوان ہو یا پیر اگر تین دن رات کی راہ سے مکے کا سفر زیادہ
ہو * اور تین شرطون سے حج کا ادا کرنا صحیح ہوتا ہی * احرام باندھنا
اور مکان معین اور وقت معین * اور میقات کا مکان جہان احرام باندھتے
مین سات مقام ہی * اہل مدینہ اور جو ادھر سے آوین ذوالحلیفہ
ہی * اور اہل عراق وخراسان وما وراء النہر کے واسطے ذات عرق *
اور اہل شام ومصر ومغرب کے واسطے جحفہ * اور اہل نجد کے لیئے قرن *
اور یمن کے واسطے یلملم ہند وستانیونکی بھی یہی میقات ہی *
اور جو لوگ میقاتون کے درمیان اور مکے سے خارج مین اُنکی میقات
حل ہی * اور مکیونکی میقات حرم ہی * اور رکن یعنے فرض حج مین
دو مین کھڑا ہونا عرفات مین اگرچہ ایک ساعت ہو اور طواف
زیارت * اور واجب اُسمین پانچ مین پھرنا صفا اور مروہ کے ۔

درمیان اور توقف کرنا مزدلفه مین * اور کنکریان پهینکنا قربانی کے دن اور ایام تشریق مین * اور سر منڈانا یا کترانا اور طواف صدر کرنا جسکو طواف وداع کہتے ہین . اور تو نیہہ باهر رهنے والونکو * اور سنت هین اُسمین طواف قدوم اور رمل یعنے ۔ دوڑ کر چلنا کندهونکو هلاکر تے * اور دوڑنا درمیان دو سبز کهمبونکے جو صفا اور مروه کے بیچ مین هی * شب باشی کرنا منا مین قربانی کی راتونکو * اور جانا منا سے عرفات کو آفتاب نکلنے کے بعد * اور جانا مزدلفه سے آفتاب نکلنے سے پہلے * اور رات رهنا مزدلفه مین اور ترتیب رکهنا تین دفعه کی کنکریون مین * اِسکے سوا ئے جو هی آداب حج هی * اور حج فرض هوا چهٹے برس هجرت کے اور بعضے کہتے هین نوین برس * غرض جو کوئی اُوپر لکهی شرطونکے موجود هونے حج نکریگا بڑا گنهگار هوگا * عن ابی هریرة رض قَالَ خَطَبَنَا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوا * م * کہا ابو هریره رض نے خطبه سنایا همکو رسول علیه السلام نے پهر فرمایا که اے لوگو تمپر حج فرض هوا تم پرسو حج کرو * وعنه قَالَ سُئِلَ رسولُ الله صلی الله علیه وآله وسلم اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ متفق علیه * م * کہا ابو هریره رض نے که پوچهے گئے رسول علیه السلام که کونسا

عمل تہت پھر ہی فرمایا ایمان لانا اللہ اور اُسکے رسول کے ساتھہ
پوچھا پھر کونسا فرمایا کہ جہاد کرنا اللہ کی راہ مین * پوچھا پھر
کونسا کام فرمایا حج مبرور * کہتے ہین کہ حج مبرور وہ ہی کہ جسمین
گناہ کے کام نکرے اور مسلمانون کو نکرے صحیح یہی ہی * یا یہی
صحیح تر یہہ ہی کہ مراد اِس سے وہ حج ہی جو اللہ کے یہان مقبول
ہوا اگرچہ قبول ہونیکا سبب وہی ہے جو اوپر کہا * لیکن اللہ تعالیٰ
کا فضل وسیع ہی کبھی قبول کرتا ہی اپنے فضل سے کسے کام کو اور
اُسکی معصیرات کو معاف کرتا ہی * بعضون نے کہا ہی کہ حج مبرور
وہ ہی کہ جیسا گیا تھا اُس سے بہتر پھرے * رغبت رکھے عاقبت کی
اور نفرت رکھے دنیا سے اور پھر گناہ نکرے * وعنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ
کَیَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ متفق علیه * م * کہا ابوہریرہ رضی نے فرمایا رسول
صلعم نے جسنے حج کیا اللہ کے واسطے پھر نکیا رفث اور فسق اور پھر
آیا ایسا ہی اُس دن کہ جنا اُسے اُسکی مانے * رفث کہتے ہین صحبت
کرنے کو عورت سے یا اِس مقدمے کی باتین زبان پر لانی اور بیشرمی
کی باتین اور بد باتین مُنہہ سے نکالنی * اور فسق بُرے کام خلاف
شرع کرنے * اور قرآن شریف مین ذکر جدال کا بھی آیا ہی یعنے
اپنے لوگون سے غصہ فساد جھگڑا گالی گلوچ کرنا * سو یہہ فسق مین آگیا

اسواسطے اِس حدیث مین ذکر نہین کیا * ف * اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کوئی اسطرح حج کریے وہ گنا صغیرہ اور کبیرہ دونون سے پاک ہو جاوے * عبد اللہ ابن عباس رض نے کہا کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ہوئی ایک سوارونسے مقام روحا مین اور یہ مدینے سے تین منزل ہی * پوچھا آپ نے کہ کون قوم ہین * قافلے کے لوگون نے کہا مسلمان ہین * پھر سوال کیا انھون نے تم کون ہو * فرمایا آپ نے مین رسول ہون اللہ کا * اُٹھا کر دکھایا ایک عورت نے ایک چھوٹے لڑکے کو اور سوال کیا کیا اسکے واسطے حج ہی * فرمایا ہان اسکے حج کا ثواب تجکو ملیگا * مسلم نے روایت کی * م * اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ نابالغ لڑکے اور لڑکی کی عبادت کے کامونکا ثواب اُنکے ماباپ کو ملتا ہی کیونکہ وہ اُنکی خدمت اور غمخواری اور پرورش کرتے ہیں * اور یہہ جب بالغ ہو پھر اُسکو حج کرنا چاہئے * اسیطرح بندہ جب آزاد ہو * مگر مقبر اگر حج کرے تو مالدار ہونیسے حج کرنا اُسپر واجب نہین * عبد اللہ ابن عباس رض نے کہا سوال کیا ایک عورت نے پیغمبر صلعم سے کہ یا رسول اللہ میرے باپ پر حج واجب ہوا اور وہ بوڑھا ہی ضعیف کہ سوار ہونیکی طاقت نہین رکھتا کیا اُسکی طرف سے مین حج کرون * فرمایا آپ نے ہان * م * اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر کیطرف سے حج فرض

ادا کرنا اسکو ضعف اور ناتوانی ہوتو درست ہی * اور ایک نے پوچھا حضرت سے کہ میری بہن نے نذر مانی تھی حج کیا ور وہ مرگئی * حضرت نے فرمایا کہ اگر وہ کچھ قرض ادا رہوتی تو تو ادا کرتا اسنے کہا البتہ * فرمایا کہ ادا سکو بھی ادا کر یہہ فرض خدا کا ہی یہہ سب فرضون پر بھاری ہی * مسئلہ امام ابو حنیفہ رض کے مذہب مین بغیر وصیت اور راہ خرچ دینے کے دوسرے کیطرف سے حج جایز نہین * اور امام شافعی رح کے نزدیک یون ہی کہ اگر کوئی مرگیا اور اسپر اللہ تعالی کا حق نماز یا روزہ یا حج باقی ہی تو واجب ہی لوگون پر کہ وصیت اور تقسیم میراث کے پہلے اس کے مال سے ان کامونکو انجام کرین * مسئلہ امام ابو حنیفہ اور امام مالک رح کے نزدیک اگر کوئی بغیر ادا کئے حج فرض جو اسپر ہی دوسرے کیطرف سے حج ادا کرے تو درست ہی * اور امام شافعی اور امام احمد رح کے نزدیک درست نہین پہلے اپنا حج ادا کرے پھر دوسرے کیطرف سے ادا کرے * عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم * مَنْ مَلَكَ زَادًا وَرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ وَلَمْ تَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا * کہا علی علیہ السلام نے کہ فرمایا رسول صلعم نے جو کوئی مقدور رکھتا ہو کھانے کپڑے وغیرہ لوازمہ اور سواری کا اتنا کہ پہنچاوے اسکو اللہ تعالی کے گھر

تک اور وہ حج نکرے پس اُسمین اور یہودي یا نصرانی ہوکر مرنے مین کچھہ فرق نہین * روایت کي ترمزي نے * م * بي بي ام سلمہ رض نے کہا کہ فرمایا رسول علیہ السلام نے جو شخص احرام باندھے حج کا یا عمرے کا مسجد اقصی یعنے بیت المقدس سے مسجد الحرام تک بخشدے اللہ تعالی اُسکے گناہ جو پہلے کیا اُس سے یا جو پیچھے کریگا * م * اور ابي امامہ رض نے کہا کہ فرمایا رسول علیہ السلام نے جو شخص کہ اُسکو مانع نہین کوئی حاجت ظاهري یعنے توشہ اور راحلہ وغیرہ سب موجود هی یا کسي ظالم نے اُسکو نہین روکا یا کسي بیماري سے وہ عاجز نہین تھا اِسکے اُسنے حج مرتے [illegible] نہین کیا اور مرگیا پس گویا وہ موا یہودي یا نصراني ہوکر روایت کي دارمي نے * م * عن ابن عباس رض قال قال رسول اللہ صلي اللہ علیہ وآلہ وسلم * مَنْ اَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَعْجِّلْ رواہ ابو داود والدارمي * جسنے ارادہ کیا حج کا اور ادا پر قدرت رکھتا هی تو چاهئے کہ جلدي کرے اِس فرصت کو غنیمت جانے کیونکہ تاخیر کرنے مین بہت سی آفتین هین * اِسیطرح سے مسلمان کو لازم هی کہ جب کوئی نیک کام کرنے کا ارادہ کرے تومقدور بھر اُسکو جلد اتمام کو پہنچا وے کہ کل کي خبر کسي شخص کو معلوم نہین فرصت ملے یا نملے * خصوصاً مسلمان ہونے اور توبہ کرنے مین ہرگز توقف

لگو ہے * عن ابن عمر رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إذا لقیت الحاج فسلم علیہ وصافحہ ومرہ أن یستغفر لک قبل أن یدخل بیتہ فانہ مغفور لہ رواہ احمد * م * فرمایا رسول علیہ السلام نے جب ملاقات کرو تم کسی حاجی سے سلام کرو اسکو اور ہاتھ پکڑو اسکا اور کہو اسکو کہ وہ مغفرت مانگے تمہارے واسطے اللہ سے پہلے اُس کے کہ داخل ہووے اپنے گھر میں پس تحقیق وہ بخشا گیا ہے * خلاصہ یہہ ہے کہ کوئی اللہ کی راہ میں گھر سے نکلا اور جب تک راہ میں ہے گھر کو نہیں پہنچا وہ اللہ کے دربار میں معزز اور مغفور ہے پس ایسے شخص کا معاف مانگنا کسی کے حق میں اور دعا کرنی کسی کے لیئے البتہ مقبول ہے * عن ابی هریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم * من خرج حاجا او معتمرا او غازیا ثم مات فی طریقہ کتب اللہ لہ أجر الغازی والحاج والمعتمر رواہ البیہقی * جو شخص نکلا حج کے ارادے یا عمرے کے یا جہاد کے پھر مر گیا اُس کی راہ میں لکھتا ہے اللہ تعالی اُسکے لیئے ثواب جہاد کرنیکا اور حج کرنیکا اور عمرہ کرنیکا * م * سوای بھائیو جو کوئی عقل ور رکھتے ہو انکر یگا اسکا حال معلوم کر چکے کہ کیسا ہوگا ہوشیار ہو جاؤ ایسا نہو کہ یہان کی خوشی اور بے پروائی اور حیلہ بازی کے عوض میں بڑی رسوائی اور بدنامی حاصل ہو بلکہ نافرمانون میں شمار کیئے جاؤ * یہان تو

مسلے نکال کرا ور حیلے ٹھرا کر بچ رہتے ہو وہان سب حیلہ اور بہانا کھل جایکا اور کسی طرح کا مکر و فریب ہر گز کام نا یگا * الہی ہمکو اور سب مومنون کو اللہ و رسول کی فرمان برداری مین حیلہ بازی سے باز رکھہ * اور اپنے فضل و کرم سے اُسکے عمل کی توفیق نیک بخش آمین بحرمت سیدنا و شفیعنا محمد و آلہ و آصحابہ اجمعین

* سولھوان باب خاوند اور جورو کے حق کے بیان مین *

فرمایا اللہ صاحب نے پانچوین سپارے کے تیسرے رکوع مین * اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَاۗءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ * فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا * ترجمہ مرد حاکم مین عورتون پر اسواسطے کہ بڑائی دی اللہ نے ایک کو ایک پر * اور اِسواسطے کہ خرچ کیئے اُنھون نے اپنے مال * پھر جو نیک بختنین ہین سو حکم بردار رہین خبرداری کرتیان مین پیٹھہ کے پیچھے اللہ کی خبرداری سے * اور جنکی بدخوئی کا ڈر ہو تمکو تو اُنکو سمجھاؤ اور جدا رہو اُنسے سوتے مین اور مارو اُنکو * پھر اگر تمھارے حکم مین آوین تو مت تلاش کرو اُن پر راہ الزام کی * یعنے اللہ تعالی نے مرد کا درجہ بڑا بنایا تو عورت کو تابعداری کرنی چاہیئے اگر وہ

هو ارت کرے تو مرد پہلے درجے سمجھا وے نمانے تو ما تھہ مرنا
ترک کرے مگر رہے ایک ہی گھر مین * پھر نمانے تو آخر درجے کو
مارے * ایسا نہین کہ کوئی عضو توٹ جاوے * اِسمین اگر حکم
بردار بن جاوے تو اُسکی تقصیرونکی تلاش نکرے * فرمایا رسول صلی
الله علیه و آله وسلم نے * لَوْ اَمَرْتُ اَحَدًا اَنْ یَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ
الْمَرْاَۃَ اَنْ تَسْجُدَ زَوْجَهَا مِنْ عِظَمِ حَقِّهٖ عَلَیْهَا * ترجمه اگر مین حکم
دیتا کسیکو که سجده کرے تو حکم دیتا عورت کو که سجده کرے
اپنے شوهر کو کیونکه مرد کا بڑا حق ہی اُسپر * یعنے عورتین مردونکی
بہر صورت تابعدار ہین * جیسے تمام عالم کی بنیاد آدمیون کے
واسطے ہی اِسیطرح خلقت عورتونکی مردونکے واسطے ہوئی ہی
که لوگ بڑھین دنیا کا انتظام ہو * بس یہے عورتین کھیت ہین
مردونکی * الله تعالی نے فرمایا * نِسَاءُ حَرْثٌ لَّکُمْ * جسطرح لوگونکے
حق مین آیا ہی که * اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ اُمَّهَاتِکُمْ * یعنے بهشت
تمهاری ماؤنکے قدمون تلے ہی * اور غازیونکے حق مین آیا ہی *
اَلْجَنَّةُ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ * یعنے بهشت تروارونکے سایه تلے ہی *
اوراسیطرح عورتونکے حق مین وارد ہوا ہی * اَیُّمَا اِمْرَاَۃٍ مَاتَتْ
وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ * یعنے جو عورت مرجاوے اور
شوهر اُسکا اُس سے راضی ہو داخل ہوگی وه جنت مین * پس عورت

گو بہرحال تعظیم اور اطاعت شوہر کی لازم ہی * اور جن عبادتو نسے نفلون کی مردونکو اللہ صاحب کے یہان نزدیکی حاصل ہوتی ہی عورتونکے حق مین اُسکا فایدہ دو صورت پر موقوف ہی * ایک تو یہہ کہ خوش رکھے شوہر کو اپنی اطاعت سے * دوسری یہہ کہ پرورش کرے اپنے لڑکونکو اللہ کی رضامندی اور محبت سے * اور فرمایا کہ جس عورت نے پانچ وقت کی نماز پڑھی ہی رمضان کا روزہ ادا کیا ہی حرام اور بد کامون سے اپنے تئین بچا رکھا ہی شوہر کی سعو رمان بر داری مین رہی ہی اُس کی جگہہ بہشت مین ہو گی * جس دروازے سے چاہے جاوے * اور فرمایا کہ جب جورو خصم خوش ہو کر ایک جگہہ بیٹھتے مین اور محبت سے آپسمین ملتے ہین دس نیکی اُنکے نامۂ اعمال مین لکھی جاتی ہی * اور دس بدی وہان سے دہوئی جاتی ہی * اور دس درجہ اللہ تعالیٰ کے قرب کا بڑھتا ہی * اور جب غسل کرتے ہین جتنے بال اُنکے بدن مین ہین اُتنی نیکی اُنکو ملتی ہی * اور اُسیقدر بدی اُنسے دور ہوتی ہی * اور جب عورت کو لڑکا پیدا ہونے کے وقت درد ہوتا ہی ہر دفعہ کے بدلے ہزار نیکی اُسکو دینگے اور ہزار بدی اُس سے دور کرینگے * کتابون مین لکھا ہی کہ جب عورتون نے جناب رسالت مآب کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ مردونکو بہت نیک عملونکے ثواب

ملتے مین جیسے نماز جمعہ وجماعت نماز عید جنازہ عیادت
بیمارونکی حج عمرہ جہاد اور ہم لوگ اِس نعمت سے بے نصیب رہے
اِسکا کیا سبب * آپ نے فرمایا کہ تم جاؤ اور دوسری عورتون کو
خبر دو کہ تمکو پیدا کیا اللہ تعالی نے اِسواسطے کہ تم اپنے شوہرون
کے ساتھہ اچھی طرح سے رہو ملاپ رکھو * ہر کام مین اُنکی رضامندی
پر چلنا تمھارے حق مین اِن عبادتونکے برابر ہی * اِن باتونسے
تمکو ویسا ہی ثواب ملیگا * اور یہہ بھی لکھا ہی کہ عورتونکے حقمین
گھربار کی خدمت جیسے کھانا پکانا گھر باہر کے لوگونکو بانٹنا جھاڑنا
بہارو دینی لڑکونکی خدمت کرنی شوہر کی چیزین حفاظت سے
رکھنی چھوٹے بڑونکی خاطرداری کرنی جہاد کا مرتبہ رکھتی ہین *
بلکہ اِس سے زیادہ کیونکہ جہاد مین آدمی کا فرونسے لڑا مارا گیا
چھٹی ہوئی * اور یہہ عورت رات دن گھر کی دہستی مین تکلیف
اُٹھاتی ہی اور انواع طرح کے دُکھہ برداشت کرتی ہی * غرض
اکثر عورتین یہی کام کرتی ہین لیکن جو نیت اُنکی یہہ ہو کہ یہ کام
ہم حق سبحانہ تعالی کی رضامندی کے واسطے کرتی ہین تو سب
ولی کا مرتبہ پاوین * اور حدیث مین آیا ہی کہ عورت جب حمل
سے ہوتی ہی اُسوقت سے لڑکے کے دودھ پلانے تک غازیکا ثواب
پاتی ہی * اگر اِس عرصے مین مرجاوے تو شہادتکا درجہ پاوے *

معتبر کتابون مین لکھا ھی * اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ الْغَیْرَۃَ عَلَی النِّسَاءِ وَالْجِہَادَ عَلَی الرِّجَالِ فَمَنْ صَبَرَ مِنْھُنَّ اِیْمَانًا وَاحْتِسَابًا کَانَ لَہٗ مِثْلُ اَجْرِ الشَّہِیْدِ * جانو کہ غیرت یعنے جھل عورتون مین ذاتی ایک صفت ہوتی ھی * جب مرد دوسري عورت کرتا ھی تو وے جھل کرتي ھین * ھوا کر کوئی عورت ایسی ہو کہ دیندار ي کی رو سے خیال کرے کہ مردونکو چار عورتونکا حکم ھی * میرے سوا تین اور کر سکتا ھی اُسکے سوا سے لونڈیان جتني ہون * پس مین اللہ تعالی کے حکم پر کیون نچلون اور شکوہ کرون * پھر اُسپر شوہر سے راضي رہے اور ہر بات مین صابر * گو دل مین اُسکے کچھہ برائي گذرے مگر اُس کو کسی طرح پر ظاہر نکرے * یعنے سوتون سے نہ جھگڑے گالیان نہ دے برا نکہے * تو ایسي عورت دینداري مین سچّي ھی * اور حق تعالی اُسکو درجہ شہید کا دیتا ھی * کیونکہ یہہ بات ایسی ھی کہ اکثر عورتین اِس جھل سے اپنے تئین ھلاکت مین پہنچاتي ھین * تو جو عورت ایسے رنج اور غم کو اپنے اوپر اللہ تعالی کي خوشي کے واسطے قبول کریگی کیون نہین ایسا درجہ پاویگي * پھر جو عورت اِس بات مین تحمل اور صبر نہین کرتی اور ہمیشہ شوہر سے اور سوتون سے قضیہ و جھگڑا رکھتي ھی وہ اِس نعمت سے محروم ھی اور دینداري مین جھوتھي * بلکہ شوہر کي ناراضمندي سے حق تعالی کي خفگي مین

پڑیگي * کیونکه اُسکے شوهر نے خلاف حکم شرع کے وہ کام نہین کیا * باقي رهي یهه بات که اگر وہ مرد موافق حکم شرع کے دینے لینے کھانے پینے سب باتون مین برابري نرکھیگا تو حق سبحانه تعالی کے دربار مین پکڑا جایگا * مدینے کي ایك عورت نے حضرت سے پوچھا که شوهر کا حق مجهه پر کیا هی * حضرت نے فرمایا که شوهر کے بدن سے پیپ لهو بهتا هو پهر تو اُسکو بے کراهیت اپني زبان سے چاٹ کے صاف کرے تو بهي تجهه سے حق شوهر کا ادا نهو * کتابون مین لکها هی که عورت پر شوهر کے دس حق هین * پهلا یهه که جب مرد کو خواهش هو بغیر عذر شرعي کے منع نکرے * دوسرا یهه که شوهر کے گهر سے بے حکم اُسکے کسي کو کچهه ندے * اگر دیگي تو شوهر ثواب پاویگا اور یهه عذاب * تیسرا یهه که بدون اذن شوهر کے نفل کا روزہ نرکهے * چوتها یهه که بدون اجازت شوهر کے گهر سے باهر پاون نه نکالے * پانچوان یهه که شوهر کا عیب اپنے لوگون پاس ظاهر نکرے * چهتها یهه که جو چیز ضرور رهی اُسکے سوا شوهر سے نمانگے * ساتوان یهه که شوهر کي خوشي سے خوشي کرے اور اُسکے غم سے غمگین رهے * آتهوان یهه که شوهر کو کسي بات مین شرمنده نکرے غیرت ندلواوے * نوان یهه که اپنے تئین همیشه بناوے رکهے * اور جو حرکت شوهر کو پسند ناوے اُس سے باز رهے *

دسوان یہہ کہ لڑکونکو بد دعا نکرے * پس جو عورت اپنی شرارت اور مکرا پن سے ان باتونکوا پنی خاطر مین نلاوے حق تعالی کی لعنت اور غضب مین گرفتار رہوے * اور فرمایا علیہ السلام نے کہ عورت سے قیامت کے دن نماز کے بعد شوہر کے حق کی پرسش ہوگی * نقل ہی کہ جناب پیغمبر علیہ السلام کے وقت مین ایک عورت اپنی ما اور اپنے شوہر کو چھوڑکر مرگئی * ایک دن اسکی ما نے خواب مین دیکھا کہ بیتی کے سر پر آگ جلتی ہی * سخت عذاب مین گرفتار رہوتی ہی ناک اور منہہ سے اسکے لہو ٹپکتا ہی * دونو ہاتھہ سر پر بند ہے ہین پاون مین آتشی بیڑیان پڑی ہین * سانپ چھاتی سے لٹک رہا ہی * یہہ حالت دیکھہ کر ما نے پوچھا ای بیتی تیرا یہہ حال کیون ہوا * اسنے بیان کیا ای ما آگ جو سر پر جلتی ہی یہہ تو اسکا عوض ہی کہ مین اپنے خاوند کا عیب دوسرون سے ظاہر کرتی تھی * اور ہاتھہ میرے سر پر جو بند ہے ہین یہہ اسکا بدلا ہی کہ مین بے اذن شوہر کے گھر کی چیز دوسرونکو دیتی تھی * اور سانپ جو چھاتی پر چڑہا کاٹتا ہی یہہ اسکا عوض ہی جو بے حکم خاوند کے دوسرے کے لڑکونکو اپنا دودھہ پلاتی تھی * اور منہہ اور ناک سے جو لہو بہتا ہی یہہ اسکا بدلا ہی کہ شوہر کو گالیان دیتی تھی اور کوستی تھی * اور پاونمین جو آگ کی بیڑیان پڑی ہین یہہ اسکا عوض ہی جو

بے اجازت خاوند کے گھر سے باہر پاؤن نکالتی تھی * ای ماجانی میرے دُکھہ پر رحم کر اِسوقت میرے کام آ * شاید اللہ تعالی اپنے غضب سے مجھکو مخلصی دیے * اب توجا اور میری طرف سے پیغمبر خدا کی جناب مین سلام عرض کر کے یہہ حال میرا ظاہر کر کہ وے میرے شوہر کو بُلا کر سمجھاوین اور میری تقصیرین اُس سے معاف کرواوین * جب صبح ہوئی اُسکی ما روتی کلپتی حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی * بہت عاجزی اور بیکسی کے ساتھہ بیٹی کی طرف سے سلام اور وہ پیام عرض کیا * حضرت نے اُسکے شوہر کو بُلایا اور فرمایا ای فلانے میری خاطر سے اپنی جورو کی تقصیرین معاف کر * اِس بُڑھیا کو غم اور الم سے نجات دے * اُسنے عرض کیا یارسول اللہ مین کیونکر اُس سے راضی ہوؤن اُسنے مجھکو بہت جلایا ہی اور دُکھہ دیا ہی * حضرت نے فرمایا اللہ تعالی رحیم ہی رحم کرنیوالونکو دوست رکھتا ہی * جو تو اُس پر رحم کریگا اللہ تعالی تجھہ پر رحم فرماویگا * عرض کیا بہت بہتر آپ کا کہنا میرے سر آنکھون پر * مین نے معاف کیا اُسکی تقصیرون سے درگذرا * رات کو بیٹی نے ما کو پھر خواب دکھایا * کیا دیکھتی ہی کہ بیٹی بہشت مین داخل ہوئی ہی وہان کے زیور اور لباس سے سنواری گئی ہی * مانے پوچھا اب یہہ درجہ تجھکو کیونکر ملا * اُسنے جواب دیا میرے

شوھر نے مجھکو معاف کیا حق تعالی نے عذاب سے خلاص دیا * ای
ما میرے حال کی خبر دنیا کی عورتونکو دیجوکہ سمجھہ بوجھہ
کر چلین * اپنے اپنے خاوند کی رضامندی اور تابعداری مین قصور
نکرین * تو اللہ تعالی کے عذاب سے بچین * اور یہہ کتا بمین لکھا ھی
کہ عورت کے حق بھی اُنکے شوھرون پر ھین * پہلا یہہ کہ عورت کو
پردے مین رکھے ایسا حکم نکرے جسمین اُسکو باھر جانا پڑے *
دوسرا یہہ کہ شریعت کی راہ بتاوے * وضو نماز روزہ حج زکوۃ
حیض ونفاس کے حکم سکھاوے * اور جو باتین اُسکے دین کے کام
کی ھون بتلاوے * جو نہ سیکھے تو پہلے نرمی سے سمجھاوے اُسمین
بھی درست نہو توسا تھہ سونا ترک کرے * اِسمین بھی نمانے تو
مارے * اِسمین بھی راہ پر نآوے تو طلاق دے * تیسرا یہہ کہ
حلال کی کمائی اپنے مقدور کے موافق اُسکو کھلاوے پلاوے
پہناوے * کیونکہ جو گوشت حرام کی روزی سے بڑھتا ھی دوزخ
مین جلایا جاتا ھی * پانچوان یہہ کہ اگر ناموافقت ھوتو اُسکو
خوشی سے چھوڑ دے لٹکا نرکھے * چھٹا یہہ کہ اُس کی رات کے
سونے کا گھر علاحدہ مقرر کرے * ساتوان یہہ کہ جن عورتون نے
اپنے ماباپ سے بہت ساجہیز پایا ھی اُسکا کچھہ ذکر نکرے اُسکا
طعنہ ندے * آتھوان یہہ کہ اگر ایک جورو دولتمند ھو اور

اچك فقير تو دونونكي خاطرداري برابر كريے * نوان يهه كه عورت كو كاليان نه دےے * دسوان يهه كه عورت كے ماباپ يا بهائيونكے ماتهه هوسكے تو احسان كرے * گيارهوان يهه كه عورتونكو اكثر الله تعالى كي عبادت اور اچهي خصلتون كي نصيحت كريے * بارهوان يهه كه جب سفر سے آوے كچهه سوغات اُنكے واسطے لاوے * حديث مين آيا هي كه حضرت كے وقت مين كسي نے اپني جورو سے كها كه جبتك مين باهر سے نه آؤن تو بالاخانے سے هرگز نيچے نا تريو * اور باپ اُس عورت كا نيچے كے مكان مين رهتا تها بيمار هوا * اُسنے حضرت سے پُچهوا بهيجا كه مين باپ كے ديكهنے كو نيچے جاؤن * حضرت نے فرمايا كه اپنے خاوند كے حكم پر قايم ره * جب وه مر گيا عورت نے پهر نيچے آنے كے لئے حضرت سے اجازت چاهي * آپ نے فرمايا كه اپنے شوهر كے حكم كو بجالا * غرض اُسكے باپ كو لوگون نے دفن كيا پر وه عورت نيچے نا تري * حضرت عليه السلام نے فرمايا * إنَّ اللهَ تَعَالَى قَدْ غَفَرَ لِأَبِيهَا بِطَاعَتِهَا لِزَوْجِهَا * يعني بيشك الله تعالى نے بخشديا اُس عورت كے باپ كو اِس سبب سے جو اُسنے اپنے شوهر كي تابعداري كي * عن جابر رض قال قال رسول الله صلعم ثَلٰثٌ لَا يُقْبَلُ لَهُمْ صَلٰوةٌ وَلَا يَصْعَدُ لَهُمْ حَسَنَةٌ اَلْعَبْدُ الْآبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى مَوَالِيهِ فَيَضَعَ يَدَهُ فِي اَيْدِيهِمْ وَالْمَرْاَةُ السَّاخِطُ عَلَيْهِمْ زَوْجُهَا وَالسَّكْرَانُ حَتّٰى يَصْحُوْا

رواه البيهقي * کہا جابر رض نے کہ فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے تین شخص مین کہ اُنکي نماز قبول نہین هوتي یعنے اُسپر ثواب تمام نہین هوتا اگرچه ذمه چھوٹتا هی * اور نہین بلند هوتي هي اُنکي واسطے نیکي * پہلا بندہ بھگوڑا جبتک که پھر آوے اپنے خاوندونکي طرف اور رکھے اپنے هاتھه اُنکے هاتھو مین یعنے اپنے تئین اُنکے اختیار مین دے * دوسري وہ عورت جسپر غصه هوا اُسکا شوهر * تیسرا متوالا بیهوش جبتک هوش مین آوے * جب اِس حدیث سے معلوم هوا که ایسونکي نمازکا ثواب کامل نہین هوتا تو سمجھا گیا که کوئی نیکي اِن کي جبتک اپنے قصور سے توبه نکرین مقبول نہین * الہي همکو اور سب مردونکو اور عورتونکو هدایت کر اور توفیق دے جو الله اور رسول کے حکم کے موافق چال چلین * شرع کے احکام پر قایم رهین جو روین خاوندونکي دوستي اور محبت سے تابعدار رهو کر آپسمین گذران کرین * آمین یا رب العالمین * بحرمت النبي وآله واصحابه اجمعین *

* سترهوان باب جھوٹهه اور کذب کي بُرائي کے بیان مین *

فرمایا الله صاحب نے چودهوین سپارے کے بیسوین رکوع مین * اِنَّمَا یَفْتَرِي الْکَذِبَ الَّذِینَ لاَیُؤْمِنُونَ بِاٰیَاتِ اللهِ وَاُولٰئِکَ هُمُ الْکَاذِبُونَ * ترجمه جھوٹهه بناتے وے هین جنکو یقین نہین الله کي باتون پر * اور وهي لوگ هین جھوٹھے * عبدالله ابن مسعود

رضي الله عنه روايت کرتے هين که فرمايا رسول صلی الله عليه
و آله و سلم نے * عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ
الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّي الصِّدْقَ حَتّٰي
يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ صِدِّيْقًا وَاِيَّاكُمْ وَالْكِذْبَ فَاِنَّ الْكِذْبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ
الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّي الْكِذْبَ حَتّٰي
يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ كَذَّابًا * ترجمه لازم کرلو اپنے اوپر سچ کہنے کو کيونکه سچ
کہنا راه دکھلاتا هی يعني پہنچاتا هی نيکي کي طرف * اور بے شك
نيکي پہنچاتي هی بہشت کی طرف * اور همیشه آدمی سچ کہتے کہتے پہنچ
جاتا هی سچائي کو يہانتک که لکھا جاتا هی وه آدمي الله تعالی کے
دربار مين سچّا * اور بچاؤ اپنے تئين جھوتھه کہنے سے کيونکه جھوتھه
کہنا راه دکھلاتا هی يعني پہنچاتا هی بدکاري کيطرف اور بيشك
بدکاري پہنچاتي هی دوزخ کيطرف * اور همیشه آدمي جھوتھه
کہتے کہتے پہنچ جاتا هی جھوتھه کو يہانتک که لکھا جاتا هی وه حق
تعالی کي درگاه مين جھوتھا * اِس حديث سے معلوم هوا که سچ نيك
عمل هی که اُسکي خوبي برهتے برهتے آدمي کو دنيا مين عزت
ديتي هی اور آخرت مين بھي کام آتی هی * اور جھوتھه بہت بد
کام هی که اُسکي برائي برهتے برهتے آدمي کو دنيا مين بے اعتبار اور
بيحرمت کرتي هی اور آخرت کے وقت بھي عذاب مين ڈالتي هی

اور فرمایا علیه السلام نے که جهوتهه کهنا تین جگهه مصلحتاً جائز
هی * ایك اپني عورت سے کیونکه عورتین کم عقل تهوري بات مین
بدگمان هوجاتي هین اُنکي تسلي کے واسطے مضایقه نهین * دوسرے
لڑائي مین دانوگهات کو * تیسرے دو آدمیون کے بیچ ملاپ
کردینے کو * اورفرمایا علیه السلام نے که جب جهوتهه بولتا هی بنده
جدا هوتا هی اُس سے فرشته ایك کوس اُسکے منهه کی بدبو کے سبب
جو پیدا هوئی جهوتهه بولنے سے * عبادة بن صامت روایت کرتے
هین که فرمایا علیه الصلوة والسلام نے * عهد و پیمان کرو مجهه سے
سات چیز کا * اقرار کرتا هون اور ضامن هوتا هون مین تمهارے واسطے
بهشت کا * اول یهه که سچ کها کرو جب کچهه بات کهو یا کوئي خبر
دو * دوسري یهه که پورا کرو جب کسي سے وعدہ کرو * تیسري یهه
که امانت مین خیانت نکرو جب تمکو کوئي امین کرے * چوتهي
یهه که چهپائے رهو اپني ستر کو که کُهل نجاوے * پانچوین یهه که
نیچي رکهو اپني آنکهین اُن چیزون سے جنکا درست نهین دیکهنا یعنے
پرائي حرمت پر نگاه نڈالو * چهتهي یهه که بچا رکهو اپنے هاتهونکو
بد حرکتون سے * یعنے ظلم کرنا یا حرام کهانا * اورفرمایا علیه السلام
نے جب اُتهتا هی آدمي صبح کو اُسکے بدن کے هرایك جوڑ زبان
کي منت اور عاجزي کرتے هین * پهر کهتے هین که ای بهائي خدا

خلل ایمی تد زیواورا پنے تئین بچا رکھیو کہ تمارے بچا ؤنے ہم سب کا بچاو ہی * اِس لئے کہ ہم تمہارے تابعدار ہین * اگر تم نیک اور سیدھی راہ پر چلوگی تو ہم بچینگے * اور جو تم تیڑھی اور بری راہ اختیار کروگی ہم مارے پڑینگے * عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ سوال کیا مین نے حضرت علیہ السلام سے کہ دنیا اور آخرت کی نجات کس چیز سے ملتی ہی * فرمایا کہ اپنے اختیار مین رکھہ اپنی زبان کو * نبولے کوئی بات مگر جو تیرے حق مین فایدہ کرے * اور بیٹھہ اپنے گھر یعنی عبادت کو اِدھر اُدھر بیفایدہ نہ پھر * اور رویا کر اپنے گناہون پر پھر معاف مانگ اللہ سے *

حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ یون فرماتے ہین * کہ جو آدمی بیہودہ بہت باتین بولتا ہی اُسکی شرم کم ہوتی اور جسکی شرم کم ہوئی اُسکے دل مین ریا ہی آئی * معاذ رضی اللہ عنہ نے حضرت کی خدمت مین عرض کی مجھے نصیحت کیجئے * آپ نے اشارا کیا زبان کیطرف کہ اِسکو سمہالے رہو * پھر عرض کیا ور کچھہ * فرمایا کہ اِسکے برابر بری چیز دوزخ مین لیجانیوالی کوئی نہین * عن ابی ذر رض عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ ثَلٰثَۃٌ لَا یُکَلِّمُہُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْہِمْ وَلَا یُزَکِّیْہِمْ وَلَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ قَالَ اَبُوْذَرٍّ خَابُوا وَخَسِرُوا مَنْ ہُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَہٗ

بِاَلْحَلْفِ الْكَاذِبِ رواہ مسلم # فرمایا رسول علیہ السلام نے تین شخص
ہیں کہ کلام نکریگا اللہ تعالیٰ اُنکے ساتھہ قیامت میں اور نہ دیکھیگا
بنظر رحمت سے اُنکی طرف اور پاک نکریگا اُنکو گناہوں سے اور اُنکے لئے
دکھہ کا عذاب ہی # کہا ابوذر نے ناامید ہوئے اور نقصان میں
پڑے وے پوچھا کون ہیں یہ لوگ یا رسول اللہ # فرمایا آپ نے
لٹکانیوالے ازار کے یعنے جس نے اپنا پاجامہ یا اور کوئی کپڑا ازار و
تکبر کی راہ شرعی حد سے زیادہ کیا # حد اُسکی آدھی پنڈلی ہی اور
ٹخنوں تک اور بہ تک بھی رخصت ہی # اور جو شخص کچھہ دیکر کسی
کو اُسپر احسان جتاوے اور جو شخص کہ بڑھاتا قیمتی کرتا ہی
اپنے مال کو جھوٹھہ قسم کہاکے # حدیث میں آیا ہی کہ ایک روز
حضرت نے عورتونکو جمع دیکھا فرمایا یہ لوگ اکثر دوزخی ہونگی #
کسی نے پوچھا کیا سبب # حضرت نے فرمایا کہ زبان کے سبب #
اُنکی زبان سے ہمیشہ گالی بد دعا شوہر اور گھر اور لوگوں کے حق میں
نکلتی ہی # اِس بری عادت کے سبب اللہ کے غضب میں پڑتی ہیں #
اور فرمایا علیہ السلام نے کہ معراج کی رات کو ایک قوم کو میں نے
دیکھا کہ مُنہہ اُنکا سور کی طرح اور زبان کو گردن کی طرف کھینچ
کر نکالا ہی # اور پر سے آگ کے کوڑے مارتے ہیں # جبریل سے
میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں کیا تقصیر کی ہی جو ایسے بڑے

تھا اب مین گرفتار رہو ینگے ہین * جبریل علیہ السلام نے کہا یا رسول الله یہ وے لوگ ہین جو لوگون کی حق تلفی اور اپنے فایدہ کے واسطے جھوٹھی گواہی دیتے تھے * دین کھوکر دنیا حاصل کرتے تھے * اور فرمایا علیہ السلام نے کہ منافق کی تین علامت ہی * جسمین یہ باتین پاؤ اسے پہچان لو * ایک تو یہہ جب بات کہتا ہی جھوٹھہ کہتا ہی * دوسری یہہ کہ جب کسی سے وعدہ کرتا ہی خلاف کرتا ہی تیسری یہہ کہ جب کوئی اس پاس امانت رکھے مقرر خیانت کرے * غرض جھوٹھہ بہت بد ہی کہ اس سے آدمی درجہ حیوانی مین پڑتا ہی * اور سخت مصیبت مین گرفتار رہوتا ہی * الہی ہم کو اور سب مسلمانونکو ایسی بری خصلتون سے محفوظ رکھیو * حضرت نبی صاحب اور انکی آل اور اصحاب پاک کی عزت سے *

آمین یارب العالمین *

* اٹھارہوان باب غیبت اور چغلی کرنیکی برائی کے بیان مین *

فرمایا الله صاحب نے چھبیسوین سپارے کے چودھوین رکوع مین وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا * اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَاْكُلَ لَحْمَ اَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ * ترجمہ اور کسی کے بھید کی تلاش نکرو اور بد نکہو پیٹھہ پیچھے ایک دوسرے کو * بھلا خوش لگتا ہی تم مین کسی کو کہ کھاوے گوشت اپنے بھائی کا جو مردہ ہو سو گھن آوے

تم کو * ابوهریرة رضي الله عنه روایت کرتے ھین که فرمایا رسول صلي الله علیه و آله وسلم نے * اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَةُ قَالَ اللهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ ذِکْرُکَ اَخَاکَ بِمَا یَکْرَهُ قِیْلَ اَفَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ فِیْ اَخِیْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ کَانَ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَاِنْ لَمْ یَکُنْ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهُ * ترجمه فرمایا لوگون سے که تم جانتے هو کیا هی غیبت * لوگون نے عرض کیا الله اور رسول زیاده واقف هین * فرمایا ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے عیب کا ذکر کرے اور وه بات ایسی هو که اگر وه شخص جسکا عیب بیان کیا هے تو ناخوش هو * لوگون نے پوچها که اگر وه عیب فی الحقیقت اُسکي ذات مین هو تو بهي غیبت هی * حضرت نے فرمایا البته اِسي کو غیبت کہتے هین که وه عیب اُسمین هو * اگر وه عیب اُسمین نهین هی تو تو نے اُسپر افترا کیا یعنے طوفان باندها * یهه دوسرا گناه هوا * حذیفه رضي الله عنه نے جو پیغمبر خدا کے بهیدون سے واقف تهے نقل کي که مین نے حضرت پیغمبر صاحب سے سُنا که فرماتے تهے که داخل نهین هوتا هی بهشت مین لُترا چُغل خور * یعنے جو کوئي ایک جگهه کي بات دوسري جگهه پهنچاتا هی اگرچه وه بات سچّي هو مگر جب وه جانتا هی که ایسي باتو سے لوگونکے درمیان فساد هوگا فتنه لگیگا اور پهر وه کام کرتا هی تو بڑا گنهگار هوا * اور یکا

مقرر اپنا * البتہ ایسا شخص مرد ہو یا عورت بہشت مین جانے کے
لایق نہین * اور فرمایا علیہ السلام نے کہ جو کسیکي غیبت کریگا
وہ میري شفاعت سے محروم ہوگا * اور غیبت کرنیوالے کی نیکیان
اُسکے نامۂ اعمال مین جسکي غیبت هوئي لکھي جاتي هین * قیامت
کے دن وہ نامہ دہنے هاتھہ مین اُسکے دیا جائیگا * دیکھہ کر تعجب
کریگا کہ مین نے تو یے نیکیان نہین کین کیونکر میرے نامے مین یہہ
لکھا * فرشتے کہینگے جن لوگون نے تیرا عیب دنیا مین ظاهر کیا تھا
اللہ تعالی نے اُنکي نیکیان لیکر تیرے نامے مین لکھوا دین * یے کمائي
یہہ دولت تجکو ملي اُس سے چھپي گئي * سفیان بن عبد اللہ ثقفي
روایت کرتے هین * سوال کیا مین نے پیغمبر صاحب سے یا رسول
اللہ کون سي چیز بہت بد هی کہ جس سے مین ڈرا کرون * حضرت نے
اُس کے جواب مین پکڑ لي اپني زبان اور فرمایا یہہ سب سے بد هی
جس سے انسان کو ڈرنا لازم هی * کیونکہ اکثر برائیان اِسي سے
پیدا هوتي هین * اور فرمایا کہ جو کوئي کسي کی عزت کھوئے
کو اُسپر طعنہ مارتا هی بدنام کرتا هی * اور جو کوئي کسي پر لعنت
کرتا هی * یعنے اُسکو ایسي بد دعا دیتا هی کہ اللہ کي رحمت سے
دور هووے * اور جو کوئي سخت گالیان دیتا هی بُري باتین
سُناتا هی * اور جو کوئي بیحیائي اور بیہودگي کے کلام زبان سے

کا ذکر نا ہی وہ مسلمان نہین * کیونکہ ایسی خصلتین مسلمانون مین نہین ہوتین * اور فرمایا کہ جب کوئی کسی پر لعنت کرتا ہی چڑہ جاتی ہی وہ آسمان پر بند پاتی ہی دروازے اُسکے پھر اُترتی ہی نیچے * بند پاتی ہی دروازے زمین کے پھر دہنے بائین چلتی ہی جب نہین پاتی کہین گھسنے کی جگہہ اور رہنے کا مقام پھر پلٹتی ہی جس پر بھیجی گئی * اگر وہ قابل لعنت کے تو پھرتی ہی اُسی کیطرف جسنے زبان سے نکالی تھی * پس مسلمان کو چاہئے کہ جب تلک کوئی ایسا معلوم نہو کہ وہ بے شبہہ لعنتی ہو چکا اور رہا تمہ اُسکا کفر پر ہوا تب تلک یہہ حرف اُسکے حق مین نہ نکالے * باقی جایز ہی لعنت کرنی پر اُنکی صفت کے سبب کافرون پر یہود ونصارا پر شراب پینے والون پر ظالمون پر جو رون پر تصویرین بنانیوالون پر سود کہانیوالون اور کہلانیوالون اور گواہون پر اُسکے تمسک لکھنے والون پر اور جو مرد ہوکر اپنی صورت اور وضع رفتار یونکی کریے اور عورت ہوکر مرد ونکی صورت اور وضع بناوے اور جو بال مین چٹلا دین اور جو چٹلا چاہین اور جو گُدنا دلواوین اور محلل حلال کر دینے والا اپنی زوجہ کو پہلے زوج کے واسطے اور محلل لہ وہ جسکے واسطے حلال کیا گیا * الہی ہمکو اور سب مومنونکو ایسی بُری خصلتون سے اپنی پناہ مین رکھہ * آمین یا رب العالمین *

* اُنیسواں باب حسد اور دشمنی اور دکھاوے کو عبادت کرنے کے بیان میں

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ فلق میں * وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ * یعنے کہدے اے رسول پناہ چاہتا ہوں میں حسد کرنیوالے کی بدی سے جب وہ حسد کرے * حسد کرنیوالا وہی ہی جو کسی کی اچھی چیز پر ڈاہ کرے ھد اوت سے چاہے کہ یہہ چیز اُسکی جاتی رہے * ایسا شخص بہت بُرا * ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول علیہ الصلوۃ والسلام نے * اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ یَأْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ * ترجمہ الگ رکھو اپنے تئیں حسد سے * کیونکہ حسد کھاتا ہی یعنے دور کرتا ہی نیکیونکو جیسا کھاتی ہی یعنے جلاتی ہی آگ لکڑی کو * اور معتبر کتابوں میں لکھا ہی دس چیزین ہیں کہ جن سے دس آدمی اللہ تعالیٰ کے غضب میں گرفتار ہوتے ہیں * بخل کے سبب مالدار * طمع کے سبب عالم * بے حیائی کے سبب عورتیں * دنیا طلبی کے سبب بوڑھے * کاہلی کے سبب جوان * ظلم کے سبب بادشاہ * حسد کے سبب فقیر * نامردی کے سبب غازی * غرور و بڑائی کے سبب عابد * دکھلاوے کے کام کرنے کے سبب بہت آدمی * ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے * اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ

فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَنَافَسُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا * ترجمه دور رکهوا پنے تئین بدگمانی سے کیونکه بدگمانی کرنی کمي پر سخت جهوتهه هی * اور کهوج مین نپڑو * دموکا نلکو * نهل سے مول نبڑها ؤیا کسیکونه بهکاؤ * اوربرائی نچاهو * اوردشمنی نکرو * اور پیتهه پیچهے بد نکہو یاد وستي سے ما تهه نا تهاؤ * اور دنیا کي طمع مین بهت لیگے نرهو * ایسے رهو آپسمین جیسے ایك صاحب کےد وغلام اور ایك باپ کےد و بیتے * عدي بن حاتم رض رسول علیه السلام سے روایت کرتے هین که قیامت کےد ن الله تعالی حکم کریگا که فلانے قوم کو بهشت مین لیجاؤ * جب فرشتے اُنکو لیکر بهشت کے نزدیك پهنچینگے جهان سے بهشت کي بو آنے لگیگي اور جب محل ومکان وهاں کے نظر پڑینگے * اُسدم آواز آویگي که اِن لوگون کو دوزخ مین داخل کرو اِنکا کچهه علاقه بهشت مین نهین * یهه خبرسنکر اُن لوگون پر عجب طرح کي حالت گذر یگي که مارے غم اور غصے کے قریب هلاکت کے پهنچ جانگے * آه فریاد کرینگے * داد بیداد مچاوینگے * پهرعرض کرینگے * خداوندا اگر هم کو دوزخ هی مین ڈالنا تها تو پہلے بهشت کو کیون دکهلایا اُسکي نعمتون سے کیون آگاه فرمایا * دکهلانا کچهه اور دینا کچهه اوریهه کیا معامله هی * حق سبحانه

تعالیٰ جواب دیگا کہ اُسدن کو یاد کرو کہ دنیا مین لوگونکي خاطر
سے دکھلانے کو عبادت کرتے تھے * میرے خوف سے جو تمہارا
حال تھا کبھی نکیا * لوگونکي خاطر ہر کام مین منظور رکھتے تھے
ہمارا حکم خاطر مین ہرگز نلاتے * لوگون سے شرما کر بعضے کام
ترک کرتے میري قہاري اور جباري کے ڈر سے ہرگز نچھوڑتے *
خلوت مین مجھے غایب جانکر اور طرح کے کام کرتے اور باہر
لوگونکے رو برو اور طرح کے کام عمل مین لاتے * اب اُس فریب
کي یہي سزا ہی کہ تم کو یہان فریب دیا گیا اور دکھہ پر دکھہ
زیادہ ہوا * اور فرمایا علیہ السلام نے کہ جو کوئي کچھہ عبادت
دکھاوے کو کرتا ہی وہ عبادت اُسکي حق تعالیٰ کے دربار مین
قبول نہین ہوتي * مثل اُسکي ایسي ہی جیسے بھک جگنی کا ذرا
ذرا روشن ہوا اور پھر وہین بجھہ گیا * روشني اُسکي قایم نہین
رہتي اور قرار نہین پکڑتي * ایك تماشا ہی کہ لڑکے اپنا جي
خوش کرلیتے ہین * اور فرمایا بہت لوگونکي نماز اُنکو کچھہ فایدہ
نہ دیگي جو دکھانے کو پڑھتے ہین اور دلمین کچھہ شوق نہین رکھتے
وہ نماز کیسي ہی جسطرح کوئي کنکر پتھر بھر کر گود مین بازار
جاوے لوگ جانین کہ مال ہی * پر اُس سے سودا مول نہین لے سکتا
کچھہ فایدہ نہین اُٹھا سکتا * صرف اِتنا فایدہ ہوا کہ لوگون کي

نظر و نمین مال ارتهہرا پر حقیقت مین کچھہ نہین * اور فرمایا کہ
پچہلے زمانے مین لوگ ہونگے کہ اپنے دین کو دنیا کے واسطے بیچینگے *
زبان اُنکی شکر سے بھی بہت میٹھی * دل مین اُنکے اند ھیری رات
سے بھی زیادہ تاریکی * نماز روزہ حج کرینگے اسواسطے کہ لوگ نمازی
روزہ دار حاجی کہین * بزرگ کرین تعظیم تواضع بجالاوین *
اُنکی عبادت کو جس وقت فرشتے آسمان پر لیجاتے ہین اللہ تعالی
فرماتا ہی کہ ایسی عبادت جسمین اخلاص اور محبت نہو ہمکو
پسند نہین * اِس دکھاوے کی عبادت کو یہان سے دکھلو دور کرو *
فرشتے اُسکو لاکر اُس شخص کے سر پر مارتے ہین * پھر اُس کو
دوزخیونکے دفتر خانے مین جسکا نام سجین ہی داخل کرتے ہین *
اور جو کوئی پوری عبادت اخلاص اور محبت سے اچھی طرح
ٹھیک کر کے دھیان سے ادا کرتا ہی فرشتے اُسے آسمان پر لیجاتے ہین *
اللہ تعالی فرماتا ہی اُسکو اور زیادہ کرو بڑھاؤ کہ میرے
بندے نے بڑے اخلاص سے ادا کیا ہی * دلیل اُسکی آیت قران
مین کی * وَاِن تَکُ حَسَنَۃً یُضَاعِفْھَا وَ یُؤتِ مِن لَدُنہُ اَجراً عَظِیماً *
ترجمہ اور اگر نیکی ہو تو اُسکو دونا کرے اور دیوے اپنے پاس سے بڑا
ثواب * عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ یُقضیٰ عَلَیہِ
یَومَ القِیٰمَۃِ رَجُلٌ اُستُشْھِدَ فَاُتِیَ بِہٖ فَعَرَّفَہ نِعمَتَہ فَعَرَفَھَا فَقَالَ فَمَا عَمِلتَ

فيه قال قاتلت فيك حتى استشهدت قال كذبت ولكنك قاتلت لان يقال جرئ فقد قيل ثم امر به فسحب على وجهه حتى القي في النار ورجل تعلم العلم وعلمه وقرا القرآن واتي به فعرفه نعمه فعرفها قال فما عملت فيها قال تعلمت العلم وعلمته وقرات فيك القرآن قال كذبت لكنك تعلمت العلم ليقال انك عالم وقرات القرآن ليقال هو قارئ فقد قيل ثم امر به فسحب على وجهه حتى القي في النار ورجل وسع الله عليه واعطاه من اصناف المال كله فاتي به فعرفه نعمه فعرفها قال فما عملت فيها قال ما تركت من سبيل تحب ان ينفق فيها الا انفقت فيها لك قال كذبت ولكنك فعلت ليقال هو جواد فقد قيل ثم امر به فسحب على وجهه ثم القي في النار رواه مسلم* تحقيق كه بغير اخلاص كے جنهون نے عمل كيا تها اُنمين كا پهلا آدمي جسپر حكم جاري هوگا قيامت كے دن وه شخص هي كه مارا گيا الله كي راه مين پس لاويگے اُسكو حساب كے واسطے دربار مين الله تعالي كے پهر بتلاويگا الله تعالي اُسكو اپني نعمت جو اُسے دي تهي سو وه سمجهه جاويگا اِس نعمت كو يعني اقرار كريگا اُسپر* پس كهيگا الله تعالي كه كيا عمل كيا تو نے اُس نعمت كے سبب يعني اُس نعمت كا شكر كيونكر بجا لايا* بوليگا وه شخص لڑا مين كافرون سے تيري راه مين يهانتك كه شهيد هوا مين* فرماويگا الله تعالي جهوٹهه كهتا هي تو يعني نهين لڑا

تو محض میری رضامندی پر بلکہ لڑا تو اس لیئے کہ کہین تجکو لوگ
ہوا نمرد بہادر رہو تو کہا گیا یعنے دنیا مین لوگ تجکو کہہ چکے
اُسکی مزد وری تجکو ملی خوشی دلکو حاصل ہو چکی * پھر حکم ہوگا
کہ گھسیٹین اُسکو اوندہے مُنہہ یہانتک کہ ڈالا جاویگا جہنم
مین * دوسرا شخص وہ کہ جسنے سیکھا علم اور سکھایا اُسکو اور پڑھا
قرآن پس لاوینگے اُسکو دربار مین پھر بتلاویگا اللہ تعالی اُسے اپنی
نعمتونکو سو اقرار کریگا وہ اُسکا * فرماویگا اللہ تعالی کیا کام کیا تونے
اُس سے یعنے کیونکر اُن نعمتونکی شکر گذاری کی * کہیگا وہ شخص سیکھا
مین علم اور سکھایا مین نے اورونکو اور پڑھا مین قرآن تیری
راہ مین * پس فرماویگا اللہ تعالی جھوٹہا ہی تو یعنے یہہ کام تو
اخلاص کے ساتہہ میری خوشی کو نہین کیا لیکن سکھا یا تو نے علم
اِسی واسطے کہ لوگ تجکو عالم کہین اور پڑھا یا تو نے قرآن اِس لیئے
کہ تو لوگون مین قاری مشہور رہو یعنے اُن کامون کے سبب دنیا مین
تجکو عزت اور بڑائی ملے اور فایدہ حاصل ہو سو ایسا ہوا * یعنے لوگون نے
تیری بڑائی کی تجکو فایدہ پہنچایا تیری مزدوری تجکو ملی * پھر
حکم ہوگا کہ مُنہہ کے بل گھسیٹتے ہوے لیجاو * فرشتے اُسیطرح جہنم
مین لیجا کر ڈالدینگے * تیسرا وہ شخص جسپر کشادہ کی تھی اللہ
تعالی نے روزی یعنے اُسکو مالدار کیا تھا اور بخشا تھا اُسکو ہر طرح کا

مال پس لاوینگے اُسکو پھر بتلاویگا اللہ تعالی اُسے اپنی نعمتون کو جو اُس کو دی تھیں وہ سب نعمتین پہچان لیگا وہ اُنکو * تب فرماویگا اللہ تعالی کیا کام کیا تو نے اُن نعمتونسے یعنے کس طرح اُنکا شکر بجا لایا * کہیگا وہ شخص جس راہ مین تو راضی ہوتا ہی اُسی راہ مین مین نے خرچ کیا تیری رضا مندی کے واسطے * فرماویگا اللہ تعالی جھوٹ کہتا ہی تو لیکن کئے تو نے یہ کام اسی واسطے کہ لوگ تجھے سخی کہین تیری بڑائی ظاہر ہوی سو کہہ چکے دنیا مین اُسکا بدلا تو پا چکا * پھر حکم ہوگا کہ اُوندھے منہہ گھسیٹتے ہوئے لیجاوینگے فرشتے اُسطرح جہنم مین داخل کرینگے * اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ دکھاویگا کوئی کام بغیر محبت اور اخلاص کے اُس جناب پاک مین ہرگز منظور نہین اگر ہزارون طرح سے کوئی نیک کام کرے لوگونکو نفع پہنچاوے دکھلانیکے واسطے دکھہ اُٹھاوے کبھی قبول نہین معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فرمایا حضرت رسالت مآب نے * يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَقْوَامٌ إِخْوَانُ الْعَلَانِيَةِ أَعْدَاءُ السَّرِيرَةِ * فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ يَكُونُ ذٰلِكَ قَالَ ذٰلِكَ بِرَغْبَةِ بَعْضِهِمْ إِلَى بَعْضٍ وَرَهْبَةِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ * ترجمہ ہونگے آخری زمانے مین لوگ کہ ظاہر مین بھائی اور دوست ہین اور باطن مین بیگانہ اور دشمن * پوچھا لوگون نے یا رسول اللہ کیونکر ہونگے ایسے * فرمایا کہ یہہ ہوگا بعضونکے رغبت کرنے سے بعضون کیطرف اور بعضون کے خوف اور .

گرا هیت کرنے مے بعضون کیطرف ہے * یعنے دنیا کی غرض ہے جسے کوئی غرض کسی سے رکھتے ہو. لیکے تو مانینگے دوستی محبت ظاہر کرینگے * اور جب کچھہ دنیا کی غرض درمیان نہو گی الگ رہینگے * مویے. خبر ہمارے پیمبر آخر الزمان مخبر صادق صلعم کی دی ہوئی اب اس زمانے مین ظاہر ہوئی * یا الله یا کریم مجھکو اور سب مومنون کو ایسے برے کامون او ربد خصلتو سے دور رکھہ اپنے فضل وکرم سے * بحرمت النبي وآله واصحابه اجمعين *

* بیسوان باب تکبر اور غضب کے بیان مین *

فرمایا الله صاحب نے چوبیسوین سپارے کے گیارهوین رکوع مین * إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ *

ترجمہ جو لوگ سرکشی کرتے ہین میری بندگی سے جلد داخل جاوینگے دوزخ مین ذلیل ہوکر * یعنے جو کوئی الله تعالی کے احکام سے سر پھراوے اور غرور کرے * اور اسکے کلام پر ایمان نلاوے اور لوگون مین اپنی برائی ظاہر کرے * وہ شخص جہنمی ہوگا * حضرت ابو ہریرہ رضی الله عنہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول علیہ السلام نے * ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ * شَيْخٌ زَانٍ مَلِكٌ كَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُتَكَبِّرٌ *

ترجمہ تین شخص ہین کہ بات نکریگا الله تعالی انسے قیامت کے دن

اور نه سراهیگا اُنکو اور نه دیکهیگا اُنکي طرف * اور اُنکے لیئے بڑے
دُکهه کا عذاب هي * ایك بوڑها زنا کرنیوالا * دوسرا پادشاه
جهوٹها * تیسرا درویش بڑائي کرنے والا اور حارثه بن وهب
رضي الله عنه روایت کرتے هین که فرمایا رسول صلی الله علیه و آله
سلم نے اَلاَ اُخْبِرُکُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ کُلُّ ضَعِیْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ
اَلاَ اُخْبِرُکُمْ بِاَهْلِ النَّارِ کُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَکْبِرٍ * ترجمه کیا نه بتاؤن
مین تم کو بهشتیون سے * هر ایک لاچار که ذلیل جانتے هین لوگ اُسکو
اگر قسم کها وے وه الله کي سچّا بناتا هي وه اُسکو * کیا نه بتاؤن
مین تمکو دوزخیون سے * هر ایك جهگڑالو سخت زبان بخیل مغرور
جنکو لوگ دنیا مین سخرت اور فقیر جانتے هین الله تعالی اُسکا
دوست اور رسول دگار هوتا هي * جس بات کي وه خواهش کرے
اُسکي عزت بڑهانے کو وه انجام کردے * اور جو لوگ دنیا مین
بدزباني اور سخت گوئي کرتے هین اور شوم بدبخت هوتے اور
بڑائي اور تکبري کرتے هین اُنکو ذلیل کرکے پهر جهنم مین بهردے *
اور فرمایا علیه الصلوة و السلام نے که داخل نهوگا دوزخ مین یعنے
همیشه نرهیگا آدمي جسکے دل مین ایک سرسون برابر بهي ایمان
هوگا * اور داخل نهوگا بهشت مین جسکے دلمین ایك سرسون برابر
بهي کبر یعنے بزرگي هوگي * اور فرمایا علیه السلام نے تین قسم کے لوگ

سب کے آگے دوزخ میں جاوینگے * پہلا بادشاہ ظالم * دوسرا نہ دینے والا زکوۃ کا * تیسرا درویش تکبر کرنیوالا * اور تین گروہ سب کے آگے بہشت میں داخل ہونگے * پہلا شہید جسنے اپنی جان اللہ کی راہ میں سچائی سے دی * دوسرا جسنے اخلاص اور محبت سے حق تعالی کی عبادت کی * تیسرا وہ غریب لاچار جو محنت کر کے حق حلال سے جورو لڑکوں کو کھلاتا ہی * پھر اپنے پروردگار کی بندگی میں دل سے حاضر رہتا ہی * اور فرمایا علیہ السلام نے کہ قیامت کے دن بڑائی اور بزرگی کرنیوالوکو چونٹیون کیطرح اُٹھاوینگے یعنے صورت آدمیونکی مگر بدن چونٹیونکا * پایمال ہونگے قدمون کے نیچے اور رسوا و ذلیل ہونگے وسے ہر طرح سے * اور فرمایا علیہ الصلوۃ والسلام نے کہ جو کوئی پہنتا پُرانا پیوند کی کپڑا پہنتا ہی مگر اللہ کی حکم برداری نہین بجالاتا وہ تکبر سے خالی نہین * اور جو کوئی پشمین کپڑے پہنتا ہی اور شال دوشالے اوڑھتا ہی مگر دینداروغریبون فقیرون سے ملکر چلتا ہی وہ حقیقت میں متکبر نہین اور فرمایا علیہ السلام نے جس وقت ایک نے اُنسے نصیحت طلب کی لَا تَغْضَبْ پھر اُسنے سوال کیا فرمایا لَا تَغْضَبْ غرض مکرر فرمایا آپ نے کہ غضب مت کر غصہ مت ہو اس سے معلوم ہوا کہ اکثر بلا اور فساد اِس غضب اور غصے سے پیدا ہوتی ہی * اور آدمیون کو یہی

آفت ملامت کے مقام کو پہنچاتی ہی * اور فرمایا علیہ السلام نے
جب اللہ تعالی کسی پر نظر رحمت کی کرتا ہی تو اوروں سے اسکا
عیب ظاہر کروا تا ہی * اور جب نظر غضب کی ڈالتا ہی تو اس سے
اوروں کے عیب کو ظاہر کروا تا ہی * پس مسلمانوں کو چاہئے کہ
کسی کی عیب جوئی نکرین خیال کرین کہ ہم سب بندے اللہ کے
ایک ماباپ سے پیدا ہوے کسی طرح کی بڑائی نہین رکھتے پھر
دوسرونکا عیب کیون ڈھونڈے مین * لازم ہی کہ سب سے اپنے تئین
چھوٹا بوجھین اور ناچیز سمجھین ملن ساری کرین * اپنے بیگانے سے
للہ محبت کرین * یہہ بڑی دولت اور بڑی عزت کی چیز ہی *
اللہ تعالی کو بہت پسند ہی * ہزارون اس صفت کے سبب سے نجات
پاوینگے اور درجۂ عالی مین پہنچ جاوینگے * کہ بہت نماز پڑھنے
والے اور روزہ رکھنے والے اس مرتبے کی آرزو کرینگے * اسی
پر فرمایا رسول علیہ السلام نے اِنَّ بُدَلَاءَ اُمَّتِی لَمْ یَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ
بِصَلٰوۃٍ وَلَا صِیَامٍ وَلٰکِنْ دَخَلُوْھَا بِسَخَاءِ الْاَنْفُسِ وَسَلَامَۃِ الصُّدُوْرِ
وَالنُّصْحِ لِلْمُسْلِمِیْنَ * بے شبہہ اس امت کے بزرگ لوگ بہت نماز اور
روزے سے بہشت مین داخل نہین ہونگے لیکن داخل ہونگے اخلاق
نیک اور دل کی صفائی اور اچھے کام مسلمانونکو بتلانے سے *
اور فرمایا علیہ السلام نے کہ ہمارے پیچھے ایک لوگ ایسے ہونگے

کہ قرآن پڑھینگے اور قرآن نہ پہنچیگا اُنکے حلق تک # یعنے اُسپر عمل نہین کرینگے صرف زبان سے حرف ادا کرتے مین # وے کہینگے ہم پڑھتے مین قرآن ہم سے کون بڑا پڑھنے والا ہی # اور ہم علم رکھتے مین ہم سے کون زیادہ عالم ہی # سو وے لوگ لکڑیان مین دوزخ کی # اسما بنت عمیس رضي الله عنہا روایت کرتی مین کہ فرمایا رسول الله صلي الله علیہ و آلہ وسلم نے # بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيرَ الْمُتَعَالَ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدَى وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْأَعْلَى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهَى وَلَهَى نَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلَى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَى وَطَغَى وَنَسِيَ الْمُبْتَدَأَ وَالْمُنْتَهَى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدُّنْيَا بِالدِّينِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدِّينَ بِالشُّبُهَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ يَقُودُهُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًى يُضِلُّهُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ يُذِلُّهُ # ترجمہ بد بندہ ہی وہ بندہ جو اچھا جانتا ہی اپنے تئین اور بڑائی کرتا ہی اپنی # اور بھول گیا اُسکو جو سب سے بڑا اور سب سے بزرگ ہی # بد بندہ ہی وہ بندہ جسنے سر اُٹھایا اور ظلم اور فساد کیا # اور بھول گیا اُسکو جو سب پر غالب اور قادر ہی # بد بندہ ہی وہ بندہ جسنے چھوڑ دین کو اور کھیل مین لگا اور بھولا قبرون کو اور خاک مین ملجانے کو # بد بندہ ہی وہ بندہ جسنے سرکشي کی اور حد سے بڑھا اور بھول گیا اپنے پہلے دن اور پچھلے دن کو # بد بندہ

هی وہ بندہ جو فریب دیتا هی دنیا کو دین سے * یعنے عبادت کے کام دکھلا کر دنیا کی عزت چاهتا هی * بد بندہ هی وہ بندہ جو فریب دیتا هی دین کو شبہے کی چیزون سے * یعنے حرام سے اپنے تئین بچاتا هی کہ دینداروں مین پکڑا نجاوے * اور شبہہ کی چیزونکو عمل مین لاتا هی کہ لوگونکے دل مین دین کے کام پر دُبدها ڈالے * بد بندہ هی وہ بندہ جو طمع اور حرص اُسکی دوڑاتی پھرتی هی دروازون پر اُسے * بد بندہ هی وہ بندہ کہ نفس کی خواهش اُسکی گمراہ کرتی هی اُسکو کہ بہکا دے اُسے میل هی راہ سے * بد بندہ هی وہ بندہ جو دنیا کی دولت کمانے پر لالچ کرتا هی اور اپنی زندگی پر بھروسا رکھتا هی * پھر اُسمین ذلیل اور رسوا هوتا جاتا هی * ایک علامت کبر اور بزرگی جتانے کی یہہ بھی هی کہ آدمی جو کام اپنے گھر کے اُسکو کرنے مین اُسے شرم کرے * اور لڑکون بالون کی پرورش اور گھر بار کی خدمت سے کنارہ پکڑے * سوای بھائیو اب تمکو چاهئے کہ هرطرح کے بُرے کامون سے اور بُری خصلتون سے اپنے تئین بچاوُ * جسمین اللہ اور رسول کی رضامندی حاصل هو وہ کام کرو * سب آدمیونکو یعنے مردون اور عورتون کو اپنے بھائی بہن سمجھہ کر جو نیک بات هو جسمین اُنکی عاقبت بخیر هو اور وہ تم جانتے هو فی الفور بتلا دو اصل کام دینداروںکا یہی هی * خواہ

کوئي سُنے یا نہ سُنے مثل ورہبر اچھي بات کہنے مین اَچھے کام سکھانے
مین قصور مت کرو* کیونکہ ہر کوئي اِس بات سے قیامت مین پوچھا
جائیگا* خصوصاً جو عالم اور لایق ہین دین کے احکام سے واقف مین*
پھر اِس بتانے اور سکھانے سے جو لوگ راہ پر آوینگے اور نیکي کرینگے
اُس نیکی کا جتنا ثواب اُنکو ملیگا اُتنا هي بتانیوالے کو* اور کرنیوالے
کے ثواب سے کچھہ کم نہوگا* اسیطرح جس کے کہنے سُنے سے لوگ بُري
راہ اختیار کرینگے کرنے والے جسقدر عذاب مین گرفتار رهوینگے
اُسیقدر وہ بتانے اور سکھانیوالا* اور اُس بدکار کے عذاب سے بھي
کچھہ کم نہوگا* اور یہہ فایدہ بھلائي کا اور بُرائي کا دنیا جبتک قایم
هي جاري رهیگا یونہین حدیث مین آیا هي* سُنا هي کہ بعضے
جاهل دنیا کے کُتّے جو اپنے تئین پیر زادہ یا مولوي یا مُلّا یا قاضي
یا سردار مشہور کرتے مین اور بہت سے جاهلون اَن پڑہ هون
مین اپنے باپ دادا کے نام پر کودتے هین اور اُنمین اپنی بڑائي
جتاتے هین کہ هم فلانے مولوي یا مُلّا یا پیر یا قاضي یا سردار کي
اولاد مین هین تم سب هماري راہ پر چلو همارے بزرگون کي چلن
اختیار کرو* همارے بزرگون کا یهي طریق تھا جو هم تمکو بتاتے مین*
اور کوئي مولوي یا قاضي یا واعظ کسی طرح کي بات یا کوئي مسلہ
بتاوے هرگز اُسکو نمانو* اگر مانوگے تو اپنے باپ دادا کے گروہ

پے الگ ہو جاویگے اور ہمارے بزرگوار تمہارے ہنستی چال سے بیزار ہونگے اور تمہاری شفاعت سے ہاتھ اُٹھا لینگے * سچ ہی کہ ایسے مولوی اور پیرزادے اور قاضی اور ملّا وغیرہ تو اپنی بھلائی اور بزرگی اسی مین سمجھتے ہین کہ اُنکے تابعدار لوگ ہرگز اُنکے کہنے سے باہر نجاوین اور اُنکے خاندان کے طریقے مین اپنے تئین داخل رکھین * جس سے اُنکا روزگار بنا رہے دنیا حاصل ہووے * اور اُنکا مرید معتقد برسی اور ششماہی کے دور کا پیسا روپیہ کھانا کپڑا دیا کرے جو سے فراغت سے عیش و آرام کے ساتھہ گذران کرین * بلکہ بہت سے ایسے دغاباز اور دکیت اور مکّار دین کے ہین کہ اپنے مریدونکو اُنکی خواہش کے موافق اپنے دنیا کے نفع کو لحاظ کر کے حرام اور بدعت کے کامونکی پروانگی دے کر اپنا ذمّہ کرتے ہین * اور اپنی صورت مشایخ اور علما کی بنا کر ہزارون غریب سیدھے مسلمانونکو گمراہ بنا کر ایسی حرام کی کمائی سے بہت سے روپئے حاصل کر کے سود بیچ سے اپنی دولت بڑھاتے ہین بلکہ ملک معاش کے مالک بنتے ہین * اور جو اچّھے ایماندار شخص دین کی پکّی باتین شرع کے موافق اُنسے ظاہر کرین اور اللہ و رسول کی سیدھی راہ پر لانے کو زور مارین تو بے شیاطین انس اپنی بھلائی اُنکی گمراہی اور جہالت مین سمجھکر اُنکو اس بری چال سے نکل کر ہدایت کی راہ مین آنے نہین دیتے *

اور کفر کی رسمون اور بدعت کی چالونسے بچے رہنیکے روادار نہین
ہوتے * جیسا اگلے زمانیمین دنیادار مولوی مشایخ یہی شیوہ اختیار
کر کے بری چالین چلے اور لوگون کو اُدھر لے گئے * اور مزارون
اُنسے گمراہ ہوے * اللہ تعالی نے اُنکے اُس طریق اور رسم کو مردود
اور ناپسند کیا چنانچہ فرمایا ہی * وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنزَلَ
اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ
شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ * ترجمہ اور جب کہا جاوے اُنکو اختیار کرو
اِس حکم کو جو اللہ نے اُتارا کہین ہم چلینگے اُس چال پر جسپر ہمارے
باپ دادا چلے اگرچہ اُنکے باپ دادا نسمجھتے ہون اچھی بات اور
نپائی ہوا چھی راہ * یہہ آیت تو مشرکون کی شان مین وارد ہوئی
تھی مسلمانونکو ایسا کلام زبان سے نکالنا مناسب نہین * پھر اگر کوئی
نکالے تو وہ بھی بیشک اُنمین گنا جایگا کبھی وہ مسلمان نرہیگا * پھر
اُسیطرح بری رسمون کی برائی کو اللہ تعالی نے دوسری جگہہ بیان
فرمایا ہی * أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا *
کیا کفر کی رسمون کی خواہش رکھتے ہین * اور کون ہی اچھا اللہ
سے حکم کرنیمین * یعنے ای مسلمانو جاہلیت اور کفر کے وقت کی
رسمون کو نچاہو اور اُنپر نچلو جو اللہ تعالی نے تمہارے حق مین آپ
حکم کیا وہی بہتر ہی اُسکو اختیار کرو * باپ دادا کی رسم چھوڑ و کیونکہ

ایسي هي بري چالون اور نا رضا مندي کے کامون اور نا پسندیدہ رسمون سے الله تعالی کا کچھہ غضب یہان لوگون پر پرتا هی که جس سے وبا اور قحط اور انواع بیماري کي سختیون مین گرفتار هوتے هین * اور طوفان کي شدت اور دریا کي سیلابی اور کشتیونکي غرقي سے تباهي اتهاتے هین * اور دشمن کے مقابلے مین ذلت اور رسوائي حاصل کرتے هین * پهر آخرت مین تو بہت سي تکلیف اور سخت عذاب مین پرینگے * چنانچه الله تعالی نے سورہ روم مین فرما دیا هی * ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ * ظاهر هوئي خرابي خشکي اور تري مین آدمیونکي کرني سے تا چکھاوے الله تعالی اُنکو تهوري سزا اُنکے عملونکي شاید وے اِس تهوري سزا سے بُرے کامونسے باز آوین * سو اگر تهورا بهي ایمان اور الله ورسول کا ڈرایسے شخصونکے دل مین هو تو اُن باتونکو که ایمان دار لوگ بتاتے هین یا اِس کتاب مین تهوري بہت لکهي گئی هی * کسي قاضي یا مفتي یا مولوي سے جن کو دیندار یکي دولت سے الله تعالی نے بهرہ دیا هی اور لوگو مین اُنکا نام اِسبات مین مشهور هوا هی الله ورسول کو درمیان دیکر پوچهین اور دریافت کرین که تهیک هی یا نهین * اگر تهیک هی تو اپنے اعمال اور کام سے توبه کر کے سچے مسلمان هو جاوین * اور باپ

ڈالدونکي راہ کو چھوڑ کر اور پیرو بزرگ کی سفارش کي طمع
دل سے بھلا کر اپنے ہادي حقیقي محمد رسول اللہ صلعم اور اُنکی
آل اور اصحاب کي پیروي اختیار کریں * اور جو لوگ اُنکے کہنے سے
اِس نعمت کے حاصل کرنے میں اٹک رہے ہیں اُنہیں بھي سمجھا دیں
کہ اللہ و رسول اُنسے راضي ہووین * اور دین کے احکام اور
نیک طریقے اسلام کے تمام ملک میں پھیل پڑین * اور کفر و بدعت
کي رسمیں لوگوں سے چھوٹ جاوین * اور جنکو اللہ تعالي نے اِس زمانے
میں حکومت کا پایہ بخشا ہي خواہ مسلمان ہوں خواہ اور قوم اُنکو
بھي لازم ہي کہ جب ایسا معقل مہ دینداری کا کہ جس سے شرع
کي بات قایم رہے اور کفر اور بدعت کي رسم دور ہو وے اُنکے
محکمے میں بد دینوں اور خود پسندوں کے ظلم سے رجوع ہو * اور
ایسے ظالم لوگ غریب مسلمانوں کو کفر اور بدعت کي رسموں کے
دفع کرنے میں دکھہ دینے پر مستعد ہوں تو شرع شریف کے حکم
کے بموجب کسي دیندار مولوي سے اُسکا فتوی لیکر خوب تحقیق کرکر
حکم دیں کہ لوگ اپنے دین پر قایم رہیں * کسي مُفسد کا فساد کام
نہ آوے اِسمیں اللہ و رسول کے آگے عاقبت میں اُنکي سُرخروئی ہوگي
اور ملک میں امن چین رہیگا * کیونکہ جب ہر شخص اپنے دین کے احکام
سے واقف ہوا اور اُسپر چلا دوسرے مذہب کا میل اُسکے دل سے جاتا رہا

لوں رات اپنے اللہ و رسول ھی کی رضا مندی کی تلاش میں رھیگا * اور جتنے کام برائی اور نا انصافی کے ھیں چوری ڈکیتی مال مردم خوری دغابازی مردم آزاری فسق و فجور بے ایمانی اللہ و رسول اور حاکم کے ڈر سے اُس سے ھرگز نہو سکینگے * اچھی نیک بات کی پیروی کیا کریگا * پھر اللہ چاھے تو تھوڑے دنوں میں اُسکا ظاھر و باطن پاک اور صاف ھو جاویے * اور اپنی استعداد ازلی کے موافق دنیا اور آخرت میں رحمت الٰہی کا سزاوار بنے * یارو اسلام کے احکام ٹھیک ٹھیک سکھانے میں کسی مخالف سے نڈرو اخلاص اور محبت دلی سے خالصاً مخلصاً بدون کسی وجہہ کی طمع کے یہہ طریقہ نصیحت کا مرتے دم تک برابر جاری رکھو * بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری عزت اور آبرو کا نگہبان رھیگا * دشمنوں کے پنجے سے البتہ تمکو بچا دیگا * اور اگر دنیا میں دین کی دولت اور خداوند حقیقی کی رضا مندی حاصل کرنے کے سبب کچھہ ذلت ھوئی تو وہ عین عزت ھی * انبیا اولیا جیسے بندوں کو ایسی تکلیفات ھمیشہ ھوتی آئیں ھیں اُسکا مطلق اندیشہ نہیں * غرض اپنا کام کرتے رھیئے اُس مالک دو جہان کے سوا کسی سے نڈریئے * اور یوں سمجھہ لینا کہ موسی بدین خود و عیسی بدین خود یہہ طریقہ ھم مسلمانوں کے دین کا نہیں * کیونکہ ھمارے پیغمبر اور اُنکی امت کو جو ایماندار ھیں اللہ جلّ شانہ

نے هر ایك آدمي پر نصیحت اور خیرخواهی اور گواهي کا عهد
دیا هی اور یهه اعلی مرتبه انهین بخشا هی که سب کو اچهي باتین
سکها وین اور نیك راه پر لا وین * پهر جو کوئي مومن هو کر اِمن
شیوه سے اپنے تئین باز رکهیگا بالضرور اسکو قیامت کے دن الله علیم
خبیر و بصیر کو جواب دینا پرّیگا * باقي رها اپني ذاتي مقدمات مین
تمکو چاهئے که خلق محمدي کے طریق پر چلو * اگر کوئي تمهارے حق
کو ناحق کرے یا اور کسی طرح کا رنج نقصان پهنچاوے تو صبرّ
اختیار کر و چپکے هو رهو * وهي منتقم حقیقي تمهارے صبر کي جزا
تمکو دیگا اور راضي کریگا * فروتني اور انکساری کي راه سے کسي بات
مین هم ورا اور بزرگي نکرو * لرّکے کو جب دیکهو تو سمجهو که یهه
مجهه سے اچها هی اِس لیئے که اب تك گناه سے بچا هی * اور بوڑهے
کو جب دیکهو تو سمجهو که البته مجهه سے اُسنے الله کي عبادت
زیاده کی هوگي * اور جاهل کو جب دیکهو تو سمجهو که جو اُسنے
کیا هوگا نادانی سے کیا هوگا * اور مین تو جان بوجهه کر بُرے
کام کرتا هون * بهر صورت مین سب سے بد تهہرا * میري کیا سزا
هوگي مین کیونکر نجات پاؤنگا * دکهه کے عذاب سے کسطرح
چهوٹونگا * اپني فکر مین لگے رهو اور دوسرے مسلمانونکو اپني
به نسبت بُرا نکهو * کیونکه خاتمے کا حال کسي کو معلوم نهین کس

سے کیا سلوک ہوگا * کون چھوٹیگا کون پکڑا جائیگا * یا الله یا مالك
الملك تو اپنے فضل اور کرم سے سب بري با تونکو میرے دل سے
دور کر * اور اسلام کي اچھي راہ پر استقامت دے * اور سب
مومنون کو ھدایت کي نعمت سے سرفرازي بخش * اور برے کاموں سے
جسمین تیري رضامندي نہو دور رکھہ * اور اچھے لوگون کے طفیل سے
یہہ رتبہ نصیحت کا مجھہ ناکارے کو بھي عنایت فرما * اور جہالت
اور نفسانیت اور تکبر اور طمع اور بد اخلاقي کي رزالت سے بچا *
آمین یارب العالمین بحرمت النبي و آله الامجاد

* اکیسوان باب خلق نیك اور غصه کھانے کے بیان مین *

فرمایا الله تعالی نے سورۂ قلم مین * اِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ *
ترجمه ای پیغمبر تو پیدا ھوا ھی بڑے خلق پر * اور فرمایا
سورۂ اعراف مین * خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ * ترجمه خو پکڑ معاف
کرنے کي اور کہہ نیك کام کو * اور فرمایا چوتھے سپارے کے
پانچوین رکوع مین * وَالْكَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ
وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ * ترجمه اور پیجاتے ھین غصه اور معاف
کرتے ھین لوگونکو * اور الله دوست رکھتا ھی نیکي کرنیوالون
کو * یعنے برائي کے عوض مین برائي نہین کرتے بلکه اپنے نقصان مین
دوسرے کي راحت ھین ڈھونڈتے ھتے * نواس رضي الله عنه سے

روایت هی که پوچها مین نے پیغبر خدا صلی الله علیه و آله وسلم سے که نیکی کیا هی اور بدي کیا هی * فرمایا آپ نے * اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلْقِ وَالْاِثْمُ مَاحَاکَ فِي صَدْرِکَ یعنے اچهي خصلت بڑي نیکی هی اور بد وہ هی جو کام تیرے دلمین کهتکے * یعنے جس کام مین علما کا قول مختلف پاوے تو مومن اپنے دل سے فتوی طلب کرے * جو مومن کے دلمین ایمان کي روشنی سے معلوم هو اُسکي طرف طبیعت رجوع کرے اور وہ کام عمل مین لاوے اور فرمایا علیه السلام نے اِنَّ مِنْ اَحَبِّکُمْ اِلَيَّ اَحْسَنَکُمْ اَخْلَاقًا * ترجمه تحقیق وہ شخص زیادہ محبوب هی تم مین سے میرے پاس جو زیادہ نیک هی تم مین اچهي خصلتونسے * اور فرمایا علیه السلام نے جسکو دیا گیا حصه نرمي اور مهربانی کا اُسنے پایا حصه دنیا اور آخرت کي بهلائي کا * اور جو شخص محروم هوا اِس حصے سے وہ محروم هوا دونو جهان کي خوبي سے * اور فرمایا علیه السلام نے که سب سے بهاري چیز جو قیامت کے روز ترازو مین رکهي جاویگی خُلق نیک هی * اور الله تعالیٰ دشمن رکهتا هی اُسکو جو حد ادب سے باهر جاوے اور بیهودہ باتین بکے * اور فرمایا که جسکا خُلق نیک هی اُسکو ثواب ملیگا راتون کے جاگنے والون اور روزے رکهنے والونکے برابر * اور فرمایا علیه السلام نے که جو کوئي دو مسلمانون کے درمیان پڑکر صلح کرواد سے * الله تعالیٰ اُسکو نماز

بڑھنے والون اور صلہ دینے والون اور روزے رکھنے والونکو بڑا مرتبہ عنایت فرماوے * اور فرمایا رسول علیہ السلام نے کہ غضب اور غصہ کرنا ایسا خراب کرتا ہی ایمان کو جیسا مصبر شہد کو * پس اِن آیتون اور حدیثون سے معلوم ہوا کہ اچھی خصلتین جیسے معاف کرنا * رحم کرنا * سلوک کرنا * عاجزی کرنی * حیا کرنی * صبر کرنا * عدل کرنا * یہہ سب صفتین نیک ہین * جو کوئی اُنہین اختیار کرے اللہ تعالی اُس سے راضی ہوتا ہی اور اُسکے درجے آخرت مین بڑھاتا ہی * دنیا مین عزت اور حرمت بخشتا ہی * اور اپنے حفظ و آمان مین رکھتا ہی * اور بخل اور کبر اور حرص اور غیبت اور غضب اور جہل اور حسد اور ریا جنکا بیان پہلے سُن چکے بہت بد * جو کوئی اُن بُری باتونکو اختیار کریگا دنیا اور آخرت مین خراب اور پشیمان ہوگا * لیکن اِتنا سمجھا چاہئے کہ بعضی صفت اور خصلت ایسی ہی کہ جب اپنی ذات سے علاقہ رکھے تو اُسکا عمل مین لانا بہتر ہی * اور جب دین کے کام مین ہو تو وہان ایسا عمل نکرے شرع کا حکم مقدم رکھے * جیسا ایک شخص نے اُس کو رنج پہنچایا یا کوئی بُرا کام کیا ایسا کہ وہ رنج اُسکی ذات یا مال سے علاقہ رکھتا ہی تو درگذر کرنا مضایقہ نہین * لیکن جب وہ رنج یا کام ایسا ہو کہ اگر یہہ اُس سے درگذر کرے تو

دین مین بٹا لگتا هی اور شرع مین سستي هوتي هی تو وهان معاف کرنا مناسب نهین * بلکه غصه کریے اور کرنے والےکو سزا دیے * کهتے هین که جس کی بد خو هو ویے تو وه الله کي جناب مین عاجزي اور زاري کریے اور با وضو سو مرتبه اِس آیت کو پڑها کریے * الله چاهے تو اُسکو اِس عیب سے پاک کریے * حَسْبِيَ اللّٰهُ نِعْمَ الْوَكِيلُ نِعْمَ الْمَوْلٰي وَنِعْمَ النَّصِيرُ * اور فرمایا علیه السلام نے که تعجب آتا هی مجکو که جو کوئي غم اور پریشاني مین پڑیے اور پهر اِس آیت کو اپنا ورد نکریے * لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ * اور جو شخص تند بیرون سے لاچار رهو اور اُسکا کوئي مددگار نهو تو یهه آیت همیشه پڑها کریے * انشا الله تعالي اُسپر الله کا کرم اور فضل هو ویے * وَاُفَوِّضُ اَمْرِي اِلَي اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ * نقل هی که کسی نے حسن قیس کے بیٹے سے پوچها که تجهے خوش خلقي کس نے سکهائي * اُسنے کها که مین نے اپنے باپ سے سیکهي * اِسطرح سے که ایک روز مین باپ پاس بیٹها تها اور میرا چهوٹا بهائي بهي جسکو باپ بهت پیار کرتا تها وهان موجود تها * ایک لونڈي گهر سے وهان آئي اُسکے هاتهه مین لوهے کی سیخ گرم تهي * اتفاقاً وه سیخ لونڈي کے هاتهه سے چهوٹے بهائي کے بدن پر گری * ایسا زخم هوا که وه تڑپ تڑپ کے مر گیا * لونڈي گهبرائي که دیکهیے میرے نصیب مین

کیا ہو * باپ نے جب اُس کی طرف دیکھا کانپ اُٹھی گر گر اگئی *
باپ نے کچھہ نکہا صبر و شکر اللہ تعالیٰ کا بجا لا کر لونڈی کو آزاد
کیا * نقل ہی کہ ایک بزرگ بکریاں پالتے تھے ایک دن اُنکے غلام نے
ایک بکری کی ٹانگ توڑ ڈالی بزرگ نے پوچھا یہہ کیا کیا * غلام نے
جواب دیا کہ آپ کو لوگ صابر کہتے ہیں سو آج میں نے آزمانے کو
ایسا کام کیا اور نقصان پہنچایا * دیکھوں کہ تم غصہ کرتے ہو یا
نہیں * بزرگ نے کہا کہ جو ایسے کام میں غصہ کرتا ہی وہ اللہ کا دشمن
ہوتا ہی * غلام نے کہا تو صبر کیجئے چپ ہو رہئے * بزرگ نے اپنے
نقصان پر کچھہ خیال نکیا بلکہ اُس غلام کو آزاد فرمایا * کہتے ہیں کہ
خلق نیک اُسی کو کہئے کہ جب کوئی ظلم کرے نقصان پہنچاوے
آزار دیوے اگر دین کے مقدمے میں نہو صبر کرے شکر بجالاوے
بدلا لینے پر کمر نہ باندھے * حضرت علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ
جو کوئی چاہے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس بڑا درجہ حاصل کرے * تو
ہر کام میں اللہ سے ڈرے اور اپنے تابعدار کا قصور معاف کر دے
غضب غصے میں اُسکو دکھہ نہ پہنچاوے * اور فرمایا علیہ السلام نے
کہ سب سے بدتر وہ شخص ہی کہ اللہ تعالیٰ کی جناب سے بہتری کی
اُمید نہیں رکھتا اور اُسکے غضب سے خوف نہیں کرتا * اور فرمایا
علیہ السلام نے کہ ایمان کے دو حصے ہیں ایک حصے کا نام شکر اور

دوسرے کا نام صبر * اللہ تعالی فرماتا ہی کہ اُس آدمی سے مجکو حیا آتی ہی کہ کیونکر اُسکو نہ بخشون * جو خوشی مین شکر بجالاتا ہی اور مصیبت مین صبر اختیار کرتا ہی * ایک شخص نے حضرت رسول صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی خدمت مین آکر عرض کیا * یا رسول اللہ میرے مال مین بہت نقصان آیا اور مین بڑی مصیبت مین گرفتار ہوا * آپ نے فرمایا کہ جس مومن کا مال نقصان نہین ہوتا اور کبھی کسی دکھہ مین نہین پڑتا وہ خیر نہین دیکھتا * اللہ تعالی جسکو دوست بناتا ہی اُسکی دوستی آزمانے کو مال مین نقصان پہنچاتا ہی * بدن مین آزار دیتا ہی * ہر ایک نوع کی تکلیف مین ڈالتا ہی * جسمین سچا اور جھوتھا پہچانا جاوے * مومن اور منکر معلوم ہووے * تابعداری اور نافرمانی کُھل جاوے * حدیث مین آیا ہی کہ بلا کے وقت صبر کرنے مین عبادت سے زیادہ ثواب ملتا ہی * فرمایا علیہ السلام نے جو کوئی تین وقت مین تین کام کریگا اللہ تعالی اُسکو دنیا اور آخرت مین نیکنام فرماویگا بڑا درجہ بخشیگا * پہلا جو حکم اللہ کا اُسکے حق مین جاری ہوا اُسپر راضی رہے * دوسرا کام جب کسیطرح کے دکھہ اور مصیبت مین پڑے صبر اختیار کرے * تیسرا کام جب کچھہ دولت نعمت اُسکے ہاتھہ آوے شکر بجا لاوے * معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب یمن کے ملک

مین، مرا بیٹا مر گیا * یہہ خبر رسول علیہ السلام کو پہنچی * حضرت نے خط لکھا اُسکا مضمون یہہ تھا * ای معاذ اللہ تعالی کا سلام تم پر ہوجیو * چاہئے کہ اِس مصیبت مین صبر اور شکر بجالاؤ * اپنی جان اور مال اور اولاد کو حق سبحانہ تعالی کا مدیہ سمجھو * تمہاری خوشی کو چند روز تمہارے پاس رکھا ہی پھر اُس پاس جاویگا اُس مین اگر تم صبر کروگے ثواب پاؤگے * جو شکوہ زبان پر لاؤگے کچھہ فایدہ نکریگا اور ثواب سے محروم رہوگے * ہم سب کو خداوند کی رضامندی پر آن مین درکار ہی * اُسیکے اختیار مین ہمارا کل کاروبار ہی * رونے پیٹنے سے مردہ قبر سے نہین پھرتا ہی * اپنی موت یاد کرنے سے دُکھہ درد کم ہوتا ہی * نقل ہی ایک شخص اپنے بیٹے کو ہمیشہ اپنے ساتھہ پیغمبر صاحب کی خدمت مین لیجایا کرتا تھا * حضرت اُسپر نظر کرم کی رکھتے تھے * اتفاقا وہ لڑکا مر گیا باپ کو اُسیکے بڑا غم ہوا * کئی دن گذر گئے حضرت کی جناب مین حاضر نہوا * آپ نے لوگون سے پوچھا فلانا شخص کیون نہین آتا * لوگون نے عرض کیا کہ اُسکا بیٹا مر گیا اُسکے ماتم مین لگا ہی * حضرت کئی اصحابون کو ساتھہ لیکر اُسکے گھر ماتم پرسی کو گئے * فرمایا اِس قدر کیون غم کھاتے ہو بیٹے کی مصیبت مین اِتنا دکھہ اُٹھاتے ہو * چاہئے کہ خوشی کرو آخرت کی بھلائی کو دیکھو * جس وقت اللہ تعالی

قیامت مین حکم کریگا کہ تمھارے لڑکے کو بہشت مین لیجاوین بغیر
تمھارے وہ نجاویگا * پھر حق تعالی اُسکی خاطر تم کو بھی بخشیگا
گناہون سے نجات دیگا * اِسبات کے منتے ہی وہ شخص خوش ہوا
اِس مصیبت پر راضی رہا * حدیث مین آیا ہی کہ جب اللہ تعالی
کسی بندے کو دوست کیا چاہتا ہی اُسپر بلا اور آفت نازل کرتا
ہی * کہ اِسمین اُسکا امتحان لیوے اور گناہون سے پاک کرے *
جسقدر وہ دُکھہ مین صبر اور شکر بجالاویگا اُتنا ہی اللہ تعالی کے
پاس اُسکی رضامندی کا درجہ پاویگا * اچھے نیک بندون پر جب
کوئی آفت پڑتی ہی یہی کہتے ہین * رَضِینَا بِقَضَائِكَ * اُس وقت
فرشتے اِس آواز کو سُنکر خوش ہوتے ہین * اُسکی تعریف اور
توصیف کرتے ہین * پھر جب دوسری دفعہ یہی کہتا ہی حق تعالی
اپنے فضل سے اُسپر نگاہ کرتا ہی * اُسکے جواب مین فرماتا ہی *
لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ * یعنے مین موجود ہون تیری آرزو بر لانے کو جو
تیرا مقصد ہو بیان کر مین پورا کرون * جب صبر کرنیوالونکا
مرتبہ فرشتے دیکھینگے تمنا کرینگے کہ اگر دنیا مین اللہ تعالی ہمارے
بدن کو ٹکڑے ٹکڑے کرتا اور دُکھہ پر دُکھہ دیتا اور ہم اُسپر
صبر کرتے تو آج کے دن اِن صبر کرنیوالونکا سا مرتبہ پاتے * اللہ تعالی
صبر کرنیوالونکی خوشی کو فرماتا ہی * وَبَشِّرِ الصَّابِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَ

أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ * أُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ * ترجمہ خوش خبري سنا ثابت رہنیوالونکو کہ جب اُنکو پہنچے کچھہ مصیبت کہین ہم اللہ کے مال ہین * اور ہمکو اُسي کیطرف پھرجانا * ایسے لوگ اُنہین پر شاباشیان ہین اُنکے رب کي اور مہربانی * اور کتاب مین لکھا ہی کہ جنکو دنیا کی بہت طمع ہوتي ہی اُنکے دل سے خوف اللہ تعالی کا جاتا ہی * ہندوئیکے سانڈ کیطرح اِدھر اُدھر منہہ ڈالتے پھرتے ہین حرام حلال کا مطلق پروا نہین کسي نوع کي رسوائي بلکہ مارپیٹ کا ہرگز اندیشہ نہین * عزت کھوتے ہین پیٹ بھرتے ہین دین کھوتے ہین دنیا سمیٹتے ہین * سو ای بھائیو نیک چلن اختیار کرو * اچھي خصلتونسے آپسمین ملے جلے رہو * دُکھہ سُکھہ مین اپنے بھائیون کے شریک بنو * اور حق سبحانہ تعالی کے عذاب سے ڈرو * دنیا کي محبت چھوڑ کر دین حاصل کرو * اور جب کسي طرح کی مصیبت مین پڑو صبر اور شکر بجا لاؤ * گلہ شکوہ منہہ سے نہ نکالو کیونکہ دُکھہ دینے والا وہي ہی جو سُکھہ دیتا ہی * اُسکے سوا نہ کوئي دُکھہ دیسکے نہ سُکھہ * الہي ہمکو اور سب مومنون کو اچھي نیک خوخصلت عنایت کر اور مصیبت اور تکلیف مین صبر کرنیکي توفیق دے * بفضلہ وکرمہ بحرمت محمد وآلہ الامجاد *

* بائیسوان باب نیک لوگون کے قصون کے بیان مین *

حضرت عمر رضي الله عنه سے لوگون نے کہا که آپ اِسقدر تکلیف
اُتھاتے مین اور دُکھه مین پڑے رہتے هین تھوڑي راحت فرمائیے
جسم کو آرام دیجئے * جواب دیا که اگر دن کو آرام کرون تو رعیت
کي خبرداري اور اُنکے مطالب کا فیصله کون کرے * اور جو رات کو
آرام سے رہون قیامت مین الله تعالی کو کیا مُنہه دکھاؤن اور وہان
کا کام میرا کسطرح بنے * نقل هے که ایك شخص اصحابون سے جب
نماز مین کھڑے ہوتے اِتنا توقف کرتے که پاون اُن کے موج جاتے
یہه تکلیف دیکھه کر جورو اُنکي پیچھے بیٹھه کر رویا کرتي * ایک
دن اُن کي مانے کہا اي بیتا اِسقدر اپنے بدن پر رنج کیون اُتھاتے هو
ذرا رحم کرو آرام سے رهو * اُنهون نے جواب دیا ای ما بندہ آقا کي
خدمت کے واسطے مقرر هے اُسکے حق مین یہي بہتر که هردم اپنے کام مین
رہے * جو اس سے غفلت کریگا بندگي کے دایرہ سے خارج هو جاگا * ای ما مین
حضرت نبي کریم اور اُنکے اصحابون سے بہتر نہین هون * اُنکا حال قیامت کے
ڈر سے ایسا هوتا تھا که کیا بیان کرون * همیشه اِسي فکر مین کاتتے تھے که اُسدن
کس کے نصیب مین کیا هوگا * کون چھوتیگا کون پکڑا جاویگا * ای ما
دِ يانديشه مجھے لگ رها هے که ایسا نهو که قیامت کے دن شرمندگي
اُٹھاؤن ندامت کھینچون اپنے اُوپر ملامت کرون * جسنے اب کاهلي

بنکي وہان پچھتاویگا بہت حسرت اُتھاویگا * ای ما برسے صعت مقام در پیش مین کیونکر دل لیے بہلاؤن عیش وآرام مین کسطرح دل لگاؤن * آخرت مین جب پوچھینگے دنیا سے کیا لایا * اگر خالي ہاتھہ گیا کیا جواب دونگا * پھر ملک الموت کو کیا منہہ دکھاؤنگا * گور مین منکر نکیر کو کیا سناؤنگا * نیکي بدي تولنے کے وقت کیا کہونگا * پل صراط سے کیونکر پار اُترونگا * ایسي باتین کرتے کرتے خوف جو غالب ہوا اُسي وقت جان اپني جان آفرین کو سونپي * جورو اورما افسوس کر کر رہ گئین * نقل ہی کہ ایک بي بي جنکا نام رابعہ عدویہ تہا جب بڑھاپا زمانہ کا ادا کر چکتین تب اپنے جسم کیطرف متوجہہ ہوکر کہتین * ای جسم تیري یہہ آخري رات ہی جو کرنا ہی کر لے کل فجر کو مریگا * پھر پشیماني اُٹھاویگا * یہہ کہکر تمام رات عبادت مین مشغول رہتین * جب فجر ہوتي پھر جسم سے کہتین * ای جسم یہہ تیرا آخري دن ہی جو کمانا ہی کما لے شام کو مریگا افسوس رہ جاویگا * یہہ کہکر تمام روز اللہ تعالی کي عبادت مین مصروف رہتین * غرض رات دن اُنکا اسیطرح سے کتتا تہا حق تعالی کے خوف سے ایک لحظہ آرام نتہا * ایکدم اُسکي یاد سے غافل نہوتین غفلت سے نسوتین * جب غلبہ خواب کا ہوتا اِدہر اُدہر ٹہلتے ٹہلتے اُسکو دورکرتین * کہتین ای رابعہ یہہ مقام ہونے کا

نہین ہی صبر کر دل لگا محنت پر * کور نزدیک ہی ایسا سو رہیگی
کہ خبر نرہیگی * اسیطرح سے پچاس برس کات دئے * زمین مین پیتھہ نہ
لگائی تکیے پر سر نرکھا * ایک جبّہ اور ایک موبند پشمین یہی اُنکا
پہراوا تہا * تمام عمر وہی کپڑا رہا جب وے مرین تو اُسی مین
گاڑی گئین * بعد موت کے کسی نے خواب مین دیکھا کہ بہشت کے
لباس سے سنواری گئی ہین * پوچہا ای رابعہ وہ جبّہ اور موبند
تمہارا کیا ہوا * فرمایا اللہ تعالی نے وہ پسند کیا اُسکے عوض مجھے بہت
کچھہ دیا * پوچہا ای رابعہ کس چیز سے اللہ تعالی بندے کو اپنا
عزیز اور مقرب کرتا ہی * فرمایا اُسکا ذکر اور یاد سب سے زیادہ
کام آتا ہی * نقل ہی کہ سفیان سلیمان کے بیتے نے عہد کیا تہا کہ
جب تک زندہ رہونگا پیتھہ زمین سے نہ لگاؤنگا * اُسی اپنی سچائی
پر چالیس برس کات دئے * جب نیند بہت غلبہ کرتی ایک دم زانو سے
سر لگا کر رہ جاتے * پھر اُتھہ کر اللہ تعالی کی عبادت مین مشغول
ہوتے * جسوقت اُنکی عمر آخر کو پہنچی سخت بیمار رہوے *
کسی نے کہا اب تمکو قوت باقی نہین رہی ذرا لیتو زمین پر پیتھہ لگاؤ *
فرمایا کہ اگر اسی وقت میری موت ہو اور مر جاؤن تو میرا عہد
توتتا پھر بدعہدی کے ساتھہ خالق کو منہہ دکھانا پڑا * آخر دیوار
سے پیتھہ تیک کر اپنی جان جان آفرین کو سپرد کی * جب غسل دلانے

لے لوگون نے دیکھا کہ صفیان کی پیشانی پر ایمان کا نور چمکتا ہی
آفتاب کیطرح دمکتا ہی * کہتے ہین کہ دنیا مین نشان نیک بخت کا
یہہ ہی کہ بندگی اور طاعت کی تکلیف اُسپر آسان اور مخالفت اور
گناہونکی راہ اُسپر بند کرتے ہین * اور جسکو بد بخت کیا ہی اُسکا
نشان یہہ ہی کہ اللہ کی طاعت اور بندگی کیطرف وہ متوجہہ نہین
ہوتا * بُری باتون کیطرف رغبت کرتا ہی * شیطان اور نفس کے کہنے پر
چلتا ہی * آخر کو چلتے چلتے اُسی راہ سے جہنم کے گڑھے مین گرتا
ہی * نقل ہی کہ یحیی پیغمبر علیہ السلام اِتنا رویا کرتے تھے کہ
ُنکے دونون رخسارون مین آنسوؤن سے گڑھے پڑ گئے تھے * اِسقدر
کہ اِسطرف سے دانت نظر آتے تھے * ایک روز اُنکے باپ حضرت زکریا
علیہ السلام نے فرمایا کہ ای جان بابا مین نے حق تعالیٰ کی جناب
مین بہت آرزو کرکے دعا مانگی تھی کہ ایک لڑکا میرے ہووے
جس سے میری آنکھین روشن ہون * تم جو ہوے ہوا یسا رونا تم
نے اختیار کیا کہ دنیا مجھہ پر تاریک ہوگئی * حضرت یحیی نے جواب
دیا ای بابا جبرئیل علیہ السلام نے مجھکو خبر دی ہی کہ بہشت
اور دوزخ کے درمیان ایک کٹھن گھاٹی ہی * کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ
کے خوف سے ہمیشہ ڈرتا رہتا ہی وہی اُس سے پار ہو سکتا ہی *
حضرت زکریا نے فرمایا کہ اگر یون ہی تو رویا کرو جتنا ہو سکے *

اُس دن کے آگے کہ جہان رونا پھر نا یک نکرے * اور فرمایا ھر چیز کا ایک نشان ھی خدا سے ڈرنے کا نشان ھی رونا * اور بہشت کے اشتیاق کا نشان ھی بندگی کے کام مین چالاکی اور صبر کرنا * ابو عبیدہ جراح رضي الله عنه روتے اور کہتے کیا خوب ھوتا جو مین بھیڑ ي بکري ھوتا کہ کوئي ذبح کرلیتا اور کھا جاتا * اب قبر کے عذاب سے اور قیامت کي گرفتاری سے نجات پاتا * ابوذر رضي الله عنه سے روایت کرتے مین کہ فرمایا رسول علیه الصلوة والسلام نے سب سے پہلے قیامت کے دن ترازو کے پلڑے مین اچھي خصلت اور سخاوت رکھي جایگي * جس وقت حق سبحانه تعالی نے ایمان کو پیدا کیا ایمان نے کہا خداوندا مجھکو قوي کر * الله تعالی نے اُسکو خلق نیک اور سخاوت سے زور دیا * جب کفر کو پیدا کیا اُسنے کہا خدایا مجھے قوت دے * الله تعالی نے بد خلقي اور بخل سے اُسکو قوت دي * حضرت علیه السلام نے فرمایا ھی جو مومن ھی وہ پانچ طرح کي سختیو نمین ھمیشه گرفتار رھتا ھی * پہلی سختی یہہ کہ دوسرا مومن اُسپر حسد رکھتا ھی * دوسري یہہ کہ منافقون کي عداوت مین پھنسا رھتا ھی * تیسري یہہ کہ کافرو نسے لڑائي کیا کرتا ھی * چوتھی یہہ کہ شیطان چاھتا ھی کہ اُسکو بہکاوے وہ اُسکي مخالفت سے اپنے تئین بچانے مین مشغول رھتا ھی * پانچوین

یہہ کہ نفس سرکش چاہتا ہی کہ اُسکو آرام مین رکہے اپنی خواہش کے موافق اُس سے کام لیوے اور روہ زبردستی سے اُسکو روک رکھتا ہی * اور اللہ تعالی کی تابعداری کیطرف اُسکو کھینچ لاتا ہی بہکنے نہین دیتا * حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہی کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تین شخص مین جو پہلے بہشت مین داخل ہونگے * ایک شہید جسنے اپنی جان کو اللہ کی راہ مین دی * دوسرے وہ غلام یا لونڈی جو اللہ تعالی کی عبادت مین رہتے ہین اور اپنے خاوند کی تابعداری بھی کیا کرتے ہین * تیسرا وہ فقیر جو پرہیزگاری کے ساتھہ حلال کسب سے لڑکے بالونکا حق ادا کرتا ہی * اور تین شخص مین جو پہلے دوزخ مین داخل ہونگے * ایک حاکم جو اپنے ظلم اور زور سے مسلمانون پر حکومت چلاتا ہی * دوسرا وہ شخص جو اپنے نفس کی پیروی مین اللہ اور رسول کے حکمون کو بھول جاتا ہی * تیسرا وہ جو مالدار ہوکر فقیر اور مسکین کا حق نہین پہنچاتا ہی * نقل ہی کہ جب وقت نماز کا آتا حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام بہت مضطرب ہوتے اور چہرہ مبارک آپ کا زرد ہوجاتا * لوگ پوچھتے کہ اِس وقت کیا حال ہی * فرماتے کہ ایسی بھاری امانت کے ادا کرنے کا وقت پہنچا کہ زمین اور آسمان نے جسکے اُٹھانے سے عاجز بنکر انکار کیا * نقل ہی کہ مالک

دینار رحمة الله علیه ایک دن گورستان کیطرف گذر رہے دیکھا
کہ لوگ کسي شخص کو گاڑتے مین * اُنکو اُسوقت اپني موت یاد
آئي غش کھا کر گر پڑے * لوگون نے اُتھا کر گھر پہنچا دیا جب
هوش مین آئے کپڑے پھاڑ کر کفني پہني * خاک متّي منہہ پر مل کر
دیو انونکي سي صورت بنائي * گلي کوچون مین پھرنے لگے اور
چلاّ چلاّ کر کہنے * لوگو دُرو موت بیشك آیگي تم کو پکڑ کر لیجا یگي *
ایسي کمائي کرو کہ گور مین کام آوے * قیامت مین دوزخ سے
بچاوے * جب قریب مرگ کے پہنچے شاگردون سے وصیت کي کہ
جب مین مرون میري پیشاني پر یہہ لکھہ دیجو * یہہ مالك دینار ہي
جو خاوند سے اپنے بھاگا پھرتا تھا اب پکڑا ہوا آیا * یہہ کہہ کر
زار زار رونے اور کہتے اگر میري ما مجھکو نہ جنتي تو کیا اچھا ہوتا *
گور اور قیامت کے عذاب کي گرفتاري مین نہ پڑتا * جسم مین تو
ایسي طاقت نہین رکھتا * وہان کے دکھہ کیونکر اُتھاؤنگا * یہي
کہتے کہتے شام ہوئي روح نکلنے لگی * آسمان کیطرف سے ایک آواز
آئي * مالک دینار نے نجات پائي * یہہ آواز سنتے ہي کلمۂ شہادت
زبان سے ادا کرکے اِس جہان فاني سے عالمِ باقي کو تشریف لیگئے *

نقل ہے کہ حضرت حبیب عجمي رحمة الله علیه نے چالیس برس تک
آسمان کیطرف نہ دیکھا * سر نیچے کرکے رویا کرتے * ایکدم آرام

بے قرہتے * کبھی اُٹھتے کبھی بیٹھتے بیقراری سے اوقات کاٹتے * اور
یہی کہا کرتے کہ جتنی بلا اور آفت دنیا مین نازل ہوتی ہی یہہ
میرے ہی گناہونکی شامت سے ہی * اور اپنے بدن کو کہتے * ای بدن
رات دن محنت مین لگا رہیو * ای آنکھین تم دیکھا کیجیو * موت چلی
آتی ہی مرنا ہوگا * پلصراط سے گذرنا ہوگا حساب کتاب سمجھانا ہوگا *
اللہ جلّ شانہ کے روبرو جانا ہوگا * گناہونکی سزا اُٹھانی ہوگی *
عذاب کی سختی برداشت کرنی ہوگی * اُس روز اللہ تعالی آپ تجلی
فرماویگا * انصاف عدالت پوری کریگا * کسی کی سعی سفارش نہ
چلیگی * رشوت گھوس کسیکی کچھہ قبول نہوگی * تمام رات یون
کہتے اور رویا کرتے * بعد مرنے کے کسی شخص نے اُنکو خواب مین
دیکھا * پوچھا ای حبیب حق سبحانہ تعالی نے تم سے کیا سلوک کیا *
جواب دیا مین نے تو دنیا مین بہت سی عبادت کی تھی لیکن کوئی
عبارت یہان منظور نہوئی * ایک شب اللہ تعالی کے ڈر سے رویا تھا
اُسکی جناب مین گذر گیا تھا اب وہی یہان میرے کام آیا *
اُسی نے مجھکو جہنم کے عذاب سے چھڑایا * نقل ہی کہ بصرے مین
ایک عورت تھی اُسکا نام شعوانہ * گانے بجانے مین نہایت چالاک
خوبصورتی مین شہرۂ آفاق * خوش الحانی سے سب مین طاق * شادی
بیاہ مین لوگون کے گھر جایا کرتی * بد اطوار جوانونکے دلونکو

لُبھایا کرتی * زروزیور اور لباس وپوشاک سے آراستہ * فسق و فجور کے کسب سے پیراستہ * اپنے کام کی اُستاد ہم صحبتون سے بامراد * ایک دن اپنی جمعیت کے ساتھہ کسی مسجد کے قریب پہنچی * وہان ایک بزرگ صالح نام مسلمانونکو وعظ کر رہے تھے * نیک کارونکی بھلائی بدکارونکی رسوائی سُنا رہے تھے * لوگ اُنکی نصیحت سُنکر اللہ تعالی کے غضب سے ڈر کر توبہ استغفار کرتے تھے * اپنے کئے پر نادم اور پشیمان ہوتے تھے * شعبان نے یہہ بھیڑ بھاڑ دیکھہ کر ایک لونڈی سے کہا کہ دیکھہ تو مسجد مین اِس قدر لوگ کیون جمع ہو رہے ہین * لونڈی گئی خبر لائی کہ ایک بزرگ اصحاب صورت بیٹھے ہین * اور سیکڑون خلقت گرد اُنکے حلقہ باندھے ہوئے اللہ ورسولؑ کے کلام سُن رہی ہی * قیامت کے خوف سے اور وہان کی سختیون اور عذاب کے ڈر سے نالہ اور فریاد کر رہی ہی * اِس بات کے سُنتے ہی شعبان کے کان کھُل گئے ہوش حواس جاتے رہے * ایک ساعت بیخود ہو کر جہان کی تہان سکتے کے عالم مین کھڑی رہ گئی * کلیجا کانپ اُٹھا دل مین دھڑکا پیٹھہ گیا * جب ذرا افاقہ ہوا مسجد مین حاضر ہوئی * بولی ای مسلمانون کے امام کوئی بد نصیب اور گنہگار تمام زمانے کے لوگون سے بدکردار اگر اپنے بُرے افعالون سے توبہ کرے اور بدچالیون سے باز آوے حق تعالیٰ اُسکو معاف کرتا ہی *

دسے بزرگ بولے وہ غفور رحیم ایسا ہی ہے کہ اگر کوئی شخص ہزاروں طرح کے گناہ کرے پھر دل سے رجوع لاوے اور عاجزی سے آسکے دربار میں سر جھکاوے فی الفور نجات پاوے * اور تو تو کیا اگر شعبان جو ایسی بد اطوار مشہور رہی وہ بھی توبہ کرے تو بخشی جاوے * اُس نے عرض کیا کہ ای امام میں وہی شعبان ہوں اب دل سے رجوع لائی * اُس بزرگ نے اُس سے توبہ کروایا * شعبان نے توبہ کرکے جو کچھہ مال اور اسباب اُسکے پاس وہاں موجود تھا بالکل اللہ کی راہ پر اُٹھا کر فقیر ہو گئی گھر میں آکر لونڈی باندیوں کو آزاد کیا لباس درویشانہ اختیار کرکر پاک پروردگار کی عبادت میں مشغول ہوئی * بعد اُسکے چالیس برس جیتی رہی پر کسی نے اُسکو ندیکھا * گوشۂ تنہائی میں رہتی اپنے گناہوں کو یاد کرکے روتی * حق سبحانہ تعالیٰ نے اُسکے حال پر رحم کیا سیکڑوں ہی بیوں پر اُسکو درجہ بخشا * نقل ہے کہ ایک درویش بڑے پارسا نیک کار تھے لیکن نہایت مفلس اور لاچار * اُنکی روزی کا دروازہ تنگ تھا * بی بی اُنکی ہمیشہ گھر کے خرچ اخراجات کے واسطے تقضیہ کرتی * وے بیچارے اِس سبب سے اکثر پریشان خاطر رہتے * اپنی تکلیفات پر صبر کرتے * ایک روز اِس ارادے سے باہر نکلے کہ کسی کی مزدوری کرکر کچھہ لاؤں تو بی بی کے جھگڑے سے رہائی پاؤں * بازار میں

جا کر جہان مزدورا کتھے ہو کر کھرے رہتے تھے اُنمین جا ملے *
لوگ آئے اُن مزدورون کو اپنی اپنی احتیاج کے موافق لے گئے اِن کو
کسی نے نپوچھا * ایک پہر جب اِسی انتظاری مین گذر گیا اور
کوئی اُن کی طرف نا آیا * لاچار ہو کر مید ان کو چلے گئے وہان جا کر
ایک گوشہ مین بیٹھے * اللہ تعالی کی عبادت مین مشغول ہوئے *
جب دن آخر ہوا گھر مین آئے * بی بی نے مزدوری کے پیسے طلب کئے *
جواب دیا کہ جسکے یہان مین نے محنت کی اُسنے وعدہ کیا ہی کہ
آج اور کل کی مزدوری اکٹھا دونگا * لاچار ہو کر مین چلا آیا * کل
دونون دن کے پیسے انشا اللہ تعالی لاؤنگا * بی بی اور لڑکے اور خود
فاقہ کھینچکر رہ گئے * صبح کو اُٹھتے ہی نماز فجر کی ادا کر کے بازار کو
گئے * ایسا اتفاق ہوا کہ اُسدن بھی کسی نے اِن کو نہ بُلایا بہت
دیر تک مزدورون کے مقام مین رہے * جب نا اُمید ہوئے لاچار
ہو کر اُسی مکان مین جہان اگلے دن عبادت کی تھی گئے * اور حق
سبحانہ تعالی کی عبادت مین مصروف ہوئے * شام کو گھر آئے
بی بی نے اُنسے پوچھا کہ پیسے کہان * جواب دیا کہ جس شخص کے گھر
مزدوری کرتا ہون وہ شخص بڑا داتا اور سخی ہی اُسکی خوبیونکو
دیکھہ کر مزدوری مانگی اور پھرا سکے واسطے اُس سے ضد کرنی منا سب
نجانا حیا کو کام فرمایا * ای بی بی آج کے دن بھی مجھے معاف کرو

بتري باتين نه مناؤ * كل تينون دنونكي مزدوري الله چاهے تو مليگي * بي بي دل هي دل بچهتا كر چپكي هو رهي * لڑكے بالون سميت سب بهوكهے سور هے * جب صبح هوئي نماز ادا كركے پهر ويسے بازار كو گئے * اور وهي مين سو چنے لگے اور بهت غم اور غصه كهانے كه اگر آج كچهه نهوا اور مزدوري نه ملي تو شام كو بي بي سے كيا عذر كرونگا * اور كيونكر اُسكے طعن تشنيع سے بچونگا * اُس دن بي بي نے تينون دنونكي مزدوري كے پيسون كے واسطے ايک تهيلي مياں كے حوالے كي تهي * وے بيچارے گئے * هاتهه مين تهيلي لئے مزدورون كے مقام مين منتظر كهڑے رهے كه كوئي بلا وے تو جاؤن * وقت پر لوگ آئے اور ونكو ليگئے * يے وهين كے وهين كهڑے ره گئے * كوئي ان كيطرف متوجهه نهوا * آخر لاچار هوكر دلمين كهنے لگے كه آج تيسرا دن هے كسي نے مجهے مزدوري كو نه بلايا * اب بے فايده كيون يهان اپني اوقات كهوؤن * بهتر يهه هے كه چل كر اُسي مكان مين اپنے معبود حقيقي كي جناب مين سر جهكاؤن * اور راُسي سے اپنا مطلب دلي اور راز نهاني عرض كرون * يهه سوچ سمجهه كر وهان سے اُسي مقام پر آئے اور عبادت مين مشغول هوئے * پهر جب شام هوئي تو دل مين خيال كيا كه آج ايک حيله كيا چاهيئے كه جس سے بي بي كے طعنه سے بچيئے * اُس تهيلي كو بالو سے بهر كر هاتهه مين لے ليا كه جب گهر مين بي بي

کھولیگي یہي کہونگا کہ اُس شخص نے جسکے یہان مین کام کرتا ہون
بڑا دغا کیا جومیري تھیلي کو بالو سے بھردیا * آج تم صبر کرو کل مین
اُس سے سمجھونگا * اور کئي دن کے پیسے کھرے سے کھرے بھر لونگا *
اِس مین آج کا روز تل جایگا کل کو اللہ کریم ہی * یہی منصوبہ کر کے
تھیلي بالو سے بھرلي اور گھر مین آئے * جون ہي گھر مین داخل
ہوئے کیا دیکھتے مین کہ بي بي بہت خوش بیٹھي ہین لڑکے بالے
کھا پي کر آسودہ ہوکر کھیل رہے ہین * پوچھا کہو بي بي کیا ہی
آج تمکو بہت خوش پاتا ہون * کہنے لگین کہ تم سچ کہتے تھے کہ وہ
شخص جسکے یہان مین کام کرتا ہون بڑا سخي اور بامروت ہی * کئي
گھڑي گذر رہي ہوگي کہ اُسنے ایک بوڑھے کے ہاتھہ ایک تھیلي بھیج
دي ہی * بوڑھے نے دروازے پر آکر دستک دي * مین نے پوچھا
کون ہو * کہا کہ تمھارا شوہر جسکے یہان کام کرتا ہی اُسنے اُنکی
مزدوري کے پیسے تھیلي مین بھرکر بھیجے مین اِسکو لیلو * یہہ کہکر تھیلي
میرے حوالے کي اور آپ چلا گیا * مین نے جو تھیلي گھر مین لا کر
کھولي دیکھتي کیا ہون کہ اُس مین چھہ سو اشرفیان بھري مین *
ایک اشرفي خوردہ کر کے کھانے کا اسباب بازار سے لائي * یہہ بات
سنتے ہي وہ مرد بزرگ رو پڑا * اور رمزا روح زبان سے اُس مالک
دوجہان اور خالق کون و مکان کي حمد و ثنا کرنے لگا * بي بي نے پوچھا

سچ کہو یہہ کیا ماجرا ہی * بزرگ نے تمام حقیقت اُن تینون دنونکی بیان کی اور کہا کہ تمہاری خفگی کے خوف سے مین نے آج ایک حیلہ ٹھہرا کر اُس تھیلی کو بالو سے بھرا تھا * اُس خداوند بے ہمتا نے مجھکو سرافراز کیا اپنے خزانۂ غیب سے اِس نالایق کو مالدار بنایا * ایسا خداوند اُسکے سوا اور کون ہی کہ تھوڑی مزدوری مین بہت سا انعام دیوے * بی بی نے اُس تھیلی کو جو کھولا جواہر بیش قیمتی سے بھرا پایا * دو چند خوشی ہوئی * شکرگذاری دل وجان سے ادا کی * نقل ہی کہ بنی اسرائیل مین تین بھائی تھے باپ اُنکا بہت بوڑھا * بڑے بھائی نے دونون بھائیون سے کہا کہ باپ کی خدمت مین مجھے رہنے دو * تم دونون گھر بار سنبھالو * کچھہ کھانے کپڑے کو جو ضرور ہو مجھکو دیا کرو * جب باپ مرجاوے اُسکا ترکہ بھی تمہین دونون بانٹ لیجیو * یہہ بات سنکر دونون خوش ہوئے عیش وعشرت کرنے لگے * وہ باپ کی خدمت مین مشغول ہوا * بعد چند روز کے اُسکا باپ مرگیا * جو مال اسباب تھا دونون بھائیون نے بانٹ لیا * بڑے نے کہا جسطرح باپ کے جیتے ہماری اور ہمارے لڑکے بالونکی خبر لیتے تھے لیا کرو * اُنہون نے نہ سُنا ناخوش ہوکر اُسے جواب دیا * یہہ بیچارہ بڑی حیرانی مین پڑا * رات کو سوتے ہوئے خواب مین دیکھا کہ ایک شخص اُسکو کہتا ہی کہ فلانے

مقام مین سو دینار سونے کے کرتے مین نکال لے * خواب خیال سمجھکر خاطر مین نہ لایا * پھر دو رات پیہم اُسنے یہی خواب دیکھا * تیسرے دن صبح کو اُٹھکر وہ جگہہ کھودی وہان وہ دولت پائی * جورو کے حوالے کیا جو روئے بازار سے ایک مچھلی منگوائی پیٹ چیرا تو جواہر کی تھیلی نکلی * پھر اُسنے خواب دیکھا کسی نے کہا * ای یار یہہ دولت دنیا کی تجھکو ملی آخرت مین اِس سے بہتر اور زیادہ پاویگا * یہہ سب عوض اُسکا ہی جو تو نے باپ کی خدمت مین دُکھہ اُٹھایا * ای بھائی یقین جانو کہ وہ ایسا ہی خداوند ہی کہ کسی کی محنت کو برباد نہین کرتا * اور جو کوئی اُسکی خدمت اور عبادت اخلاص سے بجا لاتا ہی اور سب طرف سے آنکھ توڑکر اُسی کی طرف دل سے رجوع ہوتا ہی پل مارتے وہ صاحب اُسکو ہر طرف سے بے نیاز کر دیتا ہی * دین اور دنیا کی مُرادین اُسکی بر لاتا ہی * پس اب تمکو لازم ہی کہ اپنے جان و مال سے اُسکی تابعداری مین حاضر رہو * سوا اُس کے دوسرون کی طرف دل نہ لگاؤ * اُسی کے قبضۂ قدرت مین سبھی ہین مجبور * فرش سے عرش تک کُل مین مقہور * بھلا جو خود لاچار ہو وہ دوسرے کی لاچاری مین کیا کام آوے * اور جو خود ہی بس ہو وہ اورونکو کیونکر بچاوے * گرا ہوا کہین کرونکو اُٹھاتا ہی * سوتا ہوا کہین سوتونکو جگاتا ہی * سوچ

کرو دمیان لگا و شرک چھوڑو بلدعت سے باز آو * نقل ہی کہ بنی
اسرائیل میں ایک شخص تھا جب وہ مر گیا * بیتون نے باپ کے تر کے
کو آپس مین بانٹ لیا * ایک حویلي رہ گئي اُسمین جھگڑا ہوا * اُس
حویلي سے آواز آئي * اِس مکان کے واسطے بیفایدہ قضیہ کرتے ہو
فاحوشي درمیان مین لاتے ہو * میرا احوال پہلے سُن لو پھر جو جا ہو
سو کیجیو * آگے مین ایک آدمي تھا تین سو برس کي میري عمر ہوئي
بعد مرنے کے تین سو برس قبر مین رہا * پھر ایک شخص نے میري
مٹي سے اینٹین طیار کر کے حویلي بنائي * سو تین سو برس گذر رہے
کہ مین اِسي حویلي کی دیوار مین لگا ہون * اب تک بھی اُسي جان
کندني کي سختي مین پڑا ہون * گور کے عذاب سے مخلصي نہین
ہوئي * یہان کي مصیبت اور بیقراري نہین گئي * اب اِس احوال
کو میرے دیکھو اور گوش دل سے سنو * اگر کچھہ بھي خوف الہي
رکھتے ہو تو اِس جھگڑے سے باز آؤ * وہ کام کرو کہ جس سے دین
کی مشکل آسان ہو گور اور قیامت کي تکلیف سے بچو * یہہ آواز
سُنتے ہي اُنکے ہوش گئے قضیہ بھولے دل اور جان سے اللہ تعالي کي
تابعداري مین لگے * اہل معرفت کہتے ہین کہ عوام کے بُت تین ہین
محبت پیٹ کي خواہشونکي * محبت فرج کي خواہشونکي * محبت
زن و فرزند کي * اور خواص کے بھي بُت تین ہین * مال کي محبت *

جان کی محبت * ظاہر کی آرایش کی محبت * ما توان بت جو مذہب کا مرد ارہی نفس کافر ہی کہ اَلنَّفْسُ ھِيَ الصَّنَمُ الْاَکْبَرُ اسیو اسطے فرمایا ہی کہ جہاد کرنا نفس کافر سے جہاد اکبر ہی * حضرت علی مرتضی علیہ السلام سے یہہ قول مشہور ہی * رَجَعْنَا مِنْ جِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَی جِهَادِ الْاَکْبَرِ * کافر ظاہر کو تلوار مار سکتے ہین نفس کافر کہ چھپا دشمن ہی اُسکا مارنا بہت دشوار جانتے ہین * بے توفیق ایزدی مارا نہین جاتا * اِس کلام سے معلوم ہوا کہ کافر ظاہر بت پرست ہین اور ہم باطن مین * اُنکا بت ظاہر ہی ہمارا چھپا * تو اب ہم بھی لایق مین بتخانے اور زنار کے نہ قابل مین جبہ و دستار کے * مرد وہ ہی کہ اِن بتون کو چھوڑے اور اِس زنار کو اور بتخانے کو توڑے تب مسلمانی کے دعوے مین پورا ہووے اور محبت کی راہ پر اِستقامت پاوے * الہی ہمکو اور سب مومنون کو اپنی فرمان برداری کی توفیق دے اور برے کامون سے بچا کہ نفس اور شیطان کے وسوسے سے نجات پاوین * شرع کی اچھی سیدھی راہ پر چلے جاوین * آمین یا رب العالمین * حرمت سے نبی صاحب اور اُنکی آل اور اصحاب کی اجمعین

* تیئیسوان باب ابو شحمہ کے احوال کے بیان مین *

کہتے مین کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا تھا جسکا نام عبد اللہ

قرن ابو شحمہ نہایت خوب صورت اور نیک سیرت * بڑے خوش آواز اپنے ہم جولیوں میں ممتاز * قرآن شریف کو اِس قرات سے پڑھتے تھے کہ بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحابوں کو جب قران مجید کے سُننے کا شوق ہوتا اُن سے سُنتے نہایت محظوظ رہتے * اتفاقا وے بیمار ہوئے * حضرت عمر رض نے اُنکی شفا کے واسطے شافی حقیقی کی نذر مانی کہ اگر میرا لڑکا اِس دُکھ سے مخلصی پاوے تو ایک مہینے کے روزے اللہ تعالیٰ کے واسطے رکھوں * حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنا فضل کیا اُس بیماری سے شفا دی * حضرت عمر نے نذر ادا کی * جب صحیح اور تندرست ہوئے حضرت پیغمبر خدا کے روضۂ مبارک پر تشریف لیگئے * شہر مین خبر دی کہ جسکو قران شریف کے سُننے کا شوق ہووے آوے * بہت سے آدمی جمع ہوے * ابو شحمہ نے تلاوت شروع کی * ہر طرف سے شاباش و مرحبا کی آواز آئی * اُنکی قرات نے لوگونکے دلمین اثر کیا کہ اللہ تعالیٰ کا خوف دلون پر چھا گیا * آنکھونسے آنسو نکل پڑے اپنے گناہونکے ڈر سے رونے لگے * بعد فراغت کے اصحابونسے رخصت ہو کر گھر کی طرف چلے * راہ مین ایک یہودی سے ملاقات ہوئی * وہ بڑا طبیب مشہور تھا کہنے لگا * ای ابو شحمہ تم ابھی بیماری سے اُٹھے ہو رنگ زرد ہو رہا ہی آج حضرت کے روضہ پر تم نے قرآن شریف پڑھا لوگون کو اپنی

کرات میں خوب رولایا # اگر اسطرح محنت کیا کروگے تو پھر اُلٹے بیمار پڑوگے # تمہارے حق میں ایک علاج میں نے ٹھہرائی ہی اگر منو تو کام آوے # ابو شحمہ نے کہا بیان کرو کیا کہتے ہو # اُسنے کہا کہ میرے گھر چلو ایک دو پیالے شراب کے پیئو # بیماری کی افسردگی جاوے # طبیعت کو سرور حاصل ہووے بدن میں قوت مزاج میں فرحت آوے # پھر یہہ بیماری کبھی ہو د نکرے رنگ روپ بڑھہ جاوے # ابو شحمہ یہہ منکر کہنے لگے # نعوذ باللہ منہا میں حضرت عمر کا بیٹا ہون اللہ تعالی کی نا فرمانی کیو نکر کرون # اگر یہہ حال تیرے بہکانے کا اپنے باپ سے کہدون تو ابھی وقت تجھپر آفت آوے کہ جان بچنی مشکل پڑے # تب اُسنے بہت عاجزی اور انکساری سے کہا اور یون سمجھانے لگا # کہ میں تمہارے بھلے کو کہتا ہون دوستی کی راہ سے یہہ دوا بتلاتا ہون # طبیب ہون جو تمہارے حق میں بہتر ہو اور تمکو نا یک کرے وہی کہتا ہون # اگر نشے کا خیال ہی تو ایک دوا ابھی اُسمین ملادونگا جس مین مطلق نشا نہ ہی نا یک ملے # غرض اسیطرح کی باتونسے پھسلایا اور شیطان نے بھی دل میں وسواس ڈالا کہ اُنکے دلمین رغبت ہوئی اُسکے ساتھہ اُسکے گھر گئے # اُسنے کئی پیالے شراب کے پلائے # جب نشا چڑھا گھر سے باہر کردیا # شیطان آدمی کی صورت پکڑکر گمراہ کرنیکو حاضر

هوا * ابو شحمہ نے کہا ایسی حالت میں گھر جانا مناسب نہیں * چلو جنگل کیطرف سیر کرو * جب نشا اُتر جائے تب جا ئیو * بھی نجار کا ایک باغ مشہور تھی انہیں وہان لیگیا * اُس باغ میں ایک خوبصورت عورت ہوتی تھی ابو شحمہ کو مستی کی حالت میں شہوت کا جوش آیا لپٹ کر بوسہ لیا * عورت کی جو آنکھیں کھلیں مکان خلوت کا اور جوان حسین پا کر چپکی ہو رہی * ابو شحمہ نے اُس سے فعل بد کیا * شیطان نہایت خوش ہوا * بعد اِسکے جب ابو شحمہ کو ہوش آیا نشا جاتا رہا اپنی اِس نالایق حرکت پر بہت سے نادم ہوئے توبہ استغفار کرنے لگے * عورت سے کہا اے عورت شیطان کے وسواس سے یہہ حرکت بد مجھہ سے ہوئی * لیکن تجھہ سے یہہ اُمید رکھتا ہون کہ اِسبات کو کسی سے نکہیے مجھے ذلیل اور رسوا نکریے * بہت منت و معذرت کر کے گھر گئے رات بھر نیند نا ئی نالہ و زاری مین کاٹی * خدا کی جناب میں توبہ اور استغفار کرتے رہے * اپنی اِس حرکت پر خجالت اُٹھاتے رہے * ایسا اتفاق ہوا کہ اُس عورت کو حمل رہ گیا بعد مدت کے لڑکا جنی * اپنے بیگانے کے طعنے تشنے سے ڈری فکرمند ہوئی کہ اب کیا کرون کیونکر چھپاؤن * آخر یہہ سوجھی کہ جسکا نطفہ ہی اُسکے باپ پاس ظاہر کرون * جسوقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں بیٹھے وعظ کر رہے تھے وہ عورت لڑکے کو گود میں لئے ہوئے آئی

اور کہنے لگی * ای خلیفۂ برحق یہہ لڑکا تمہارے بیٹے کا نطفہ ہی * حضرت نے پوچھا حرام سے یا حلال سے * اُسنے کہا حرام سے اور مجھے اِسبات مین کچھہ تقصیر نہین * یہہ کلام سنتے ہی حضرت عمرؓ کے چہرے کا رنگ اُڑ گیا * پوچھا ای عورت تو اِسبات پر قسم کر سکتی ہی اُسنے کہا البتہ سچ بات مین کیا تردد ہی * اُسیدم حضرت عمر اُٹھہ کھڑے ہوئے گھر مین گئے * ابو شحمہ کھانا کھاتے تھے باپ کو غصے مین دیکھہ کر کانپ اُٹھے * کہا ای باپ خیر تو ہی اِس قدر غضبناک چہرہ آپکا کیون بنا ہی * حضرت نے فرمایا جلد کہا لے قیامت کا سفر تجھے درپیش ہی * پوچھا کیا سبب * فرمایا تو فلانی تاریخ جناب رسالت مآبؐ کے روضۂ مبارک مین قرآن شریف کی تلاوت کر کے کد مر گیا تھا سچ بیان کر * اُنھون نے کہا کہ جب مین قرآن شریف کی تلاوت سے فراغت کر چکا گھر کی طرف روانہ ہوا * راہ مین فلانے یہودی سے ملاقات ہوئی بہکا کر اپنے گھر لیگیا * پھسلا کر اُسنے شراب پلائی اُسی بیہوشی کی حالت سے ایک باغ مین پہنچا * وہان ایک عورت سوتی تھی شیطان اور نفس کے ورغلانیے سے فعل بد اُسکے ساتھہ مجھسے صادر ہوا * پھر توبہ اور استغفار کر کے گھر مین آیا * اُسی ندامت اور خجالت مین دن رات روتا ہون * اُس غفور رحیم سے معاف اور مغفرت چاہتا ہون * رات دن آہ و زاری کرتا ہون *

حضرت عمر نے بے تابانہ منکر مرے کے بال پکڑ لئے اور خوکی کی طرح گھسیٹتے ہوئے گھر سے باہر لائے * فرمایا تو نے تابع داری نفس اور شیطان کی اختیار کی * اُس پاک پروردگار کی حکومت اور جبروت کی حقیقت دل سے بھلا دی * اِس مقام میں اللہ تعالی فرماتا ہی کہ جو کوئی زنا بی صورت بے حرام کام کرے تو سو درّے کھاوے * قوله تعالی اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ * ابوشحمہ نے کہا ای باپ میں اللہ تعالی کے حکم کے تابع ہوں جو چاہو سو کرو * مار لوگوں کے سامنے لیجا کر ذلیل اور رسوا نہ بناؤ * فرمایا ای بیٹے سوئے اللہ تعالی سے شرم نکیا قیامت کی رسوائی سے کچھ نہ ڈرا * اب یہاں کی رسوائی سے کیوں ڈرتا ہی * اللہ تعالی یوں فرماتا ہی سزا چاہیئے زانیوں کو مسلمانوں کے سامنے * ابوشحمہ چپ ہو رہے * حضرت عمر اُنکو مسجد کے دروازے پر لائے * شہر میں غل پڑا سب نے اِس ماجرے کو سنا * ہر ایک کو ابوشحمہ کے ساتھ محبت دلی تھی روتے پیٹتے وہاں حاضر ہوئے * حضرت عمر کی خدمت میں بمنت عرض کرنے آئے * ابھی تھوڑے سے دن ہوئے جو حضرت رسالتمآب کی جدائی سے ہمارے دلوں پر ایک صدمہ گذر چکا ہی اُس غم سے نجات نہیں پائی اب یہہ غم تازہ کیونکر برداشت کرینگے * بہتر یہہ ہی کہ ابوشحمہ کے واسطے جو

سزا سے شرعي مقرر موهم سب کو تهوڑا تهوڑا دیجئے اور انکو اس مصیبت سے رہائي بخشئے * حضرت عمر نے جواب دیا که اگر آپ لیکے دوسرے پر سزا یعني مقرر ہوتي تو البته مین مانتا بلکه آپ مین اِس مصیبت کو اختیار کرنا * نئي بات خلاف شرع مین کیونکر کرون الله ورسول کے حکم سے کسطرح سر پهراؤن * هرچند لوگون نے بہت کچهه کہا اور سمجهایا حضرت عمر نے ایك نه سُني کسي کي نمانی * ابو شحمه کا بدن ایسا نازک تها جیسے گلاب کا پهول * افلح نام جلاد کو حکم کیا که کپڑے اِنکے بدن سے اُتار سے ننگا کرے کوڑے مارے * جلاد نے روکر عرض کیا ایسے نازک بدن پر کیونکر کوڑے مارون * فرمایا که الله ورسول کے حکم بجا لانے مین کسي پر رحم کرنا مناسب نہین اپنا هو یا بیگانه * تو حکم بجالا ایسے پر مت رحم کہا * افلح نے لاچار هوکر کوڑے مارنے شروع کئے * ابو شحمه تاب لا سکے گئے کوڑے لگتے هي بیہوش هوکر گر پڑے * لوگون نے یہه حال دیکهه کر ناله اور فریاد مچایا * اُنکي سیرت اور صورت پر بہت غم کیا تها * هاتف غیب نے آواز دي * اَحْسَنْتَ اَحْسَنْتَ یَا عُمَر * یعنے اچها کیا تو نے ای عمر * وهان سے پهر کر گهر مین آکر اپني استقامت پر دوگانه شکر کا ادا کیا * کتنے دن بعد جب ابو شحمه موے حضرت عمر نے خواب مین دیکها که وے بهشت مین داخل هوئے هین *

وهان کے زیب و زینت کے اسباب سے آراسته هوکر پادشاهونکیطرح تخت پر بیٹھے هین * جواهر کا تاج سر پر دهرا هی حورین خدمت کو کهڑي هین * تمام نعمتین بهشت کي اُنکے پاس دهري هین * باپ کو دیکهه کر سلام علیك کیا اور کها که الله تعالی کي رحمت تم پر هو جیو که مجهے قیامت کي رسوائي اور یهان کے عذاب سے آپ نے بچا یا تها * اب میرا یهه مرتبه هو که جناب پیغمبر خدا صلي الله علیه و آله وسلم کي خدمت مین همیشه بآرام تمام رهتا هون * کسیطرح کا غم نهین بڑي خوشي اور نهایت چین سے گذران کرتا هون * اب میري طرف سے ما کي خدمت مین بهت بهت سلام کهه دنیا * او رمیری راحت اور مغفرت کے احوال سے اُنکو آگاه کر دینا * اي بهائیو سمجهو هوشیار رهو جاؤ گنا هونکے کفارے کي فکر ابهي سے کر لو * یهانکي تکلیف برداشت کرو وهان کے عذاب سے بچو * دنیا مین برائي اور بدي کي تدبیر هو سکیگي آخرت مین سواے سزا اور رسوائي کے تم سے کچهه نه بن پڑیگی * یهان کي پچاس برس کي مصیبت وهان کے پهر بهر کي تکلیف سے نسبت نهین رکهتي * یهه نوکسي صورت سے ٹل رجاتي هی وه همیشه قایم رهتي هی بلکه بڑهتي جاتي هی * اي بهائیو حضرت عمر رضي الله عنه کي عدالت کا بیان تم نے سُنا * دل مین سوچو اور یقین جانو که حضرت عمر ایسے عادل تهے که دین کے معاملے

مین کسي کی خاطر مرکز نکرتے تھے * یہان تک کہ اپنے محبوب پیارے بیتے کو سزا دي حد شرعي اُن پر جاري کی * پھر جو کوئی ٔ لاف شرع کچھہ کام کرے لازم ھی اُسکو کہ دنیا ھي مین اپنے تئین اِس گناہ سے پاک کرے جسطرح سے ہوسکے * پہلے دعویدارکو راضي کرے نہوسکے توتوبہ استغفار کرکے جان بچاوے * خواہ حد شرعي اپنے اُوپر جاري کروادے کہ آخرت کي رسوائي اور ذلت سے بچے * اور وھان کي شرمندگي اور عذاب سے نجات پاوے * اور جسکو عدالت کا مرتبہ حاصل ھو چاھئے کہ وہ حکم شرعی کے جاري کرنے مین کسیکي سعي سفارش نمانے اور خاطر نکرے * اپنے بیگا نیکو ایک نظر سے دیکھے * تب حضرت عمر کي نیابت کا درجہ پاوے * یا اللہ ھمکو اور سب موسون کو بد باتون سے دور رکھیو اور نیک کامون کي توفیق دیجیو بفضلہ وکرمہ *

* چوبیسوان باب ماتم اور نوحہ کي بُرائي کے بیان مین *

ابو مالک اشعري رضی اللہ عنہ روایت کرتے ھین کہ فرمایا رسول صلي اللہ علیہ وآلہ وسلم نے * وَالنِّيَاحَةُ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَقَالَ اَلنَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ * ترجمہ اور نوحہ کرنا یعنے بین کرکے رونا مُردے پر کفر کي رسمون سے ھی * اور فرمایا کہ اگر نوحہ کرنیوالي

اپنے مرنے کے پہلے توبہ نکرے اُٹھائی جائیگی قیامت کے دن پہنے
ہوئے ازار قطران کی اور پیراہن خارش کا * یعنے اُسکے بدن مین
کھجلی پیدا ہوگی پھر ملا جائیگا اُسپر قطران وہ ایک قسم کا تیل ہوتا ہی
جس سے چراغ جلاتے ہین * اسواسطے کہ اُس سے سوزش اور جلن
بدن مین زیادہ ہو دیسے * اورجسطرح دنیا مین وہ اپنے منہہ
پیٹتی اورنوچتی تھی اورکپڑے پھاڑتی تھی وہان بھی ویسی ہی
مصیبت مین گرفتار ہوگی کہ اپنے فعل کے مناسب سزا پاوے * ابو سعید
خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین * لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ النَّائِحَۃَ وَالْمُسْتَمِعَۃَ * ترجمہ لعنت کی رسول علیہ
السلام نے بین کرنیوالی اور سننے والی پر * یعنے جو نوحہ کرے
اورجو اُسکو خوشی سے سنے اور اُسپر راضی رہے * اور اکثر یہہ فعل
عورتون سے صادر ہوتا ہی اسواسطے اُنکو فرمایا * اورحدیث مین
آیا ہی کہ جس میت کے گھر مین بین کرنیوالی عورت ہو اُسکے
یہان موتے کے دن کھانا بھیجنا درست نہین * جیسے کھانا دیا گویا
اُسنے بُرے کام مین مدد کی * مگر بغیر بین کے غم کرنا اور آنسو
بہانا جایز ہی * اورحدیث مین آیا ہی کہ ملک الموت مرنے کے
بعد ماتم کرنیوالون یعنے چھاتی منہہ پیٹنے والون اورکپڑے
پھاڑنیوالون اور بال کھولنے اورنوچنے والونسے پوچھینگے * اسقدر

غضب اور غصہ تمہارا اُس کے اوپر تھا * اگر اللہ تعالیٰ کی قضا اور حکم سے ناراض تھے تو کافر ہوئے * اور اگر مجھہ پر خفہ ہو تو بیجا ہی کہ مین تابعدار ہون * مالک کے حکم مے آتا ہون اور اُسکے ملک پر تصرف کرتا ہون * جبتک دنیا قایم ہی یہی حال رہیگا * کسی کا رونا پیٹنا غم کرنا کام نا آویگا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین * کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُیُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَی الْجَاہِلِیَّۃِ * ترجمہ نہین ہی ہم سے یعنے ہمارے طریقے سے خارج ہی جسنے پیٹا رخسار و نکو اور پھاڑا گریبانون کو اور پکارا یعنے نوحہ کیا کفر کے رسم پر * اور بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ جب خبر پہنچی پیغمبر خدا علیہ السلام کو زید بن حارثہ اور جعفر بن ابیطالب اور عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کے جہاد مین شہید ہونے کی * حضرت مسجد مین غمزدہ ہو کر بیٹھے * مین دیکھتی تھی دروازے کی دراڑ سے * ایک شخص آیا اُسنے حضرت سے عرض کی کہ عورتین جعفر کی چلا کر روتی ہین * فرمایا اُسکو حضرت نے کہ منع کر سے * وہ شخص گیا اور پھر آیا کہ وے عورتین کہا نہین مانتین * حضرت نے پھر فرمایا کہ جا اور بازرکھہ اُنکو ایسی بیجا حرکت سے * وہ جا کر پھر آیا اور عرض کیا کہ وے نہین سُنتین اور میری بات کو خیال مین

نہین لاتین * فرمایا حضرت نے کہ جاؤ رد الدیئے اُنکے منہون مین خاک * اِن حدیثون سے یون معلوم ہوا کہ مصیبت پڑنے مین یا کسی کے مرنے مین نوحہ کرنا اور منہہ پیٹنا اور کپڑے پھاڑنے اور بال نوچنے اور جو رسم کفار کیے ہین اُنکو عمل مین لانے مناسب نہین * اِن سب کامون سے آدمی گنہگار ہوتا ہی * اور بزرگون نے لکھا ہی کہ کھانا بھیجنا میت کے گھر خویش اقربا اور ہمسایہ کو پہلے دن مکروہ نہین بلکہ مستحب ہی اگر وہان بین کرنیوالی عورت نہو * پھر دوسرے دن مکروہ ہی * اور وہ کھانا کھانا اہل مصیبت کے سوا دوسرونکو مکروہ ہی * پس مصیبت پڑنے مین مسلمانونکو چاہئے کہ صبر اختیار کرین ہرگز کوئی کلام گلے شکوے کا زبان سے نہ نکالین * وہ مصیبت اور غم کسی کا ہو ماں باپ یا ولی اپنے یا بیگانے کا * اور اِن رسمون مین ہند وستان کی عوام عورتین خصوصاً بہت دلیر اور بے پروا ہوتی ہین * مصیبت کے وقت ایسے کلام منہہ سے نکالتی ہین اور ایسی حرکتین عمل مین لاتی ہین جنسے کافر ہو جاتی ہین * اے بھائیو خبردار رہو ہرگز ایسی باتین منہہ سے نہ نکالو اور ایسے کام نکرو کہ جس سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک مردود بنو * اور ہوا سے اِس بات کے کسی طرح کا فایدہ دین کا یا دنیا کا اِس عمل مین حاصل نہین * بلکہ مُردہ بھی عذاب مین گرفتار ہو جاتا ہی * الٰہی ہمکو

اور سب مسلمانونکو ایسے برے کامونسے جو خلاف شرع ہی دور رکھیو اور مصیبت کے وقت صبر و سکونت عطا فرمائیو* آمین بحرمت محمد مصطفی و آله و اصحابه صلواة الله علیهم اجمعین*

خاتمے مین کئی فصلین ہین اول فصل توبہ کی*

جاننا چاہئے که جسطرح اوربیماری کا علاج مقرر ہی اسیطرح گناہ کی بیماریکا علاج توبہ ہی* جسطرح بدن اوربیماریون سے ناقص ہوتا ہی اسیطرح ایمان گناہونکی بیماری سے ضعیف اور ناقص ہوتا ہی* مومن کو چاہئے که جب یہہ بیماری لگ جاوے فی الفور اسکو توبہ سے کہووے* الله تعالی نے فرمایا ہی چوتہے سپارہ مین* اِنَّمَا التَّوبَةُ عَلَی اللهِ لِلَّذِینَ یَعمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ یَتُوبُونَ مِن قَرِیبٍ* یعنی توبہ کا قبول کرنا الله پر ہی واسطے انکے جو کرتے ہین برے کام نادانی سے پہر پہر آتے ہین تہوڑے دنمین* یعنی الله تعالی اپنے وعدے کے موافق مسلمانونکے برے عمل سے جو نادانی سے کرتے ہین اور پہر معاف چاہتے ہین قبل موت کے تو معاف فرماتا ہی اور اسکے گناہون سے درگذر کرتا ہی* سو مومن کو چاہئے که ہر دم کو اپنے دم واپسین سمجہکر جلد یہہ کام کرے ہرگز دیری نه لگاوے اور غافل نرہے* اور جو مسلمان ہی وہ برا کام نادانی سے کرتا ہی* یعنی نفس اور شیطان کے وسواس سے نه شک اور انکار اور عناد سے* جیسا منافق

اور کفار کرتے ہین * تو خاوند حقیقی بھی اُسکے برے عمل کو جب ہی
وہ شخص رجوع لایا نادم ہوا فوراً اگرچہ ہزارون طرح کی اُسنے برائی
کی ہو معاف فرماتا ہی * کیونکہ اُس دربار مین اخلاص سے گڑگڑانا
اور اپنے برے کامون پر افسوس کہانا اور اُن کامون سے باز آنا خاوند کے
دربار مین بہت پسند ہی * اور شارع نے ہر گناہ سے پاک ہونے کے واسطے
جدا جدا علاج مقرر کیا ہی * مثلاً اگر کوئی جھوٹھہ قسم کہاوے
تو اُسکو چاہئیے کہ کفارہ قسم کا موافق حکم شارع کے بجالاوے * اگر
اُسکے بدلے کوئی ہزار رکعت نماز پڑھے یا مسجد بناوے قسم کا کفارہ ادا
نہو گا * اور گناہ صغیرہ کا ہمیشہ کرنا بھی دل کو سیاہ کرتا ہی کیونکہ
صغیرہ اصرار سے کبیرہ ہوتا ہی * سو جو کوئی ایمان کا نور رکھتا
ہی وہ خوب جانے کہ جو گناہ کرنے یاد یکھنے یا سننے یا خیال کرنے کا
اُس سے صادر ہوتا ہی اُسمین اُسکا مرتبہ ناقص ہوتا ہی * اور
اللہ کے دشمن سے اور اُسکے برے مکان سے نزدیکی کا سبب تبھی
جاتا ہی * اور دشمن اُسکا شیطان ہی اور برا مکان دوزخ * اور
واسطہ دوری کا ہوتا ہی اُسکے دوست سے اور اُسکی رضامندی کے
مکان سے * دوست اُسکا پیغمبر علیہ السلام اور رضامندی کا مکان بہشت
اور جانو کہ توبہ کہتے ہین اُسکو کہ باز آوے آئندہ کے گناہون سے اور
اُس سے جھوٹنے کی تدبیر کرے اور پشیمانی کہینچے گذرے گناہون

پڑے * اور علامت اُسکی همیشه غم اور اندوه مین کاٹنا اور اپنے احوال پر
گریه و زاری کرتے رهنا * ای بهائیو اگر تسبب اس کا بیمار هو
اور ایک کافر طبیب تم سے کہے که یهه بیماری بهت سخت هی اندیشه
هلاک هو نیکا هی تو کسقدر تمهاری جان مین بیقراری اور فکر
لاحق هوگی که خواب و خورش تمکو حرام هو جائیگی * پهر معلوم هی
که اپنا نفس زیاده عزیز هی فرزند سے اور الله و رسول زیاده
سچے هین طبیب کافر سے * اور ماتبت کی خرابی کا ڈر زیاده هی فرزند کی
موت سے * اور الله تعالی کا غضب نا فرمانی کے سبب زیاده هی موت کے قریب
بیماری کے باعث * هو ان باتونکو جو لحاظ کلرسے اور گناهون سے
باز نا وے تو یقین جانو که اُسکے ایمان نے گناه کی بیماری سے نجات
نهین پائی * جتنا گناه هونگے آگ بهڑکیگی اُتنا هی اثر اسکا ایمان کے
جلانے مین زیاده هوگا * پهر جانو که گناه دو قسم هی ایک حق الله تعالی
کا جیسا نماز نه پڑهنی زکوة ادا نکرنی وه معاف هوتا هی اِس طریق
سے جو اوپر بیان کیا گیا * دوسرا حق عباد هی جیسا کسی کا مال چوری سے
لینا یا غصب سے لینا * غصب کہتے هین ظاهر مین لینا بغیر حق کے یا کسی
پر ظلم کرنا دکهه دینا قتل کرنا وغیره اِن گناهو نسے بدون ادا کیئے
اِس مال کے یا بدلا دیئے یا بغیر راضی کیئے مدعی کے مخلصی نهین *
طریق توبه کا کیمیا سعادت مین یون لکها هی * که آدمی آتهه کام

نکرنا چاہئے # چار دل سے علاقہ رکھتا ہی # توبہ کرنا دلکی مضبوطی سے #
آیندہ کو ہرگز اُس کام کا قصد نکرنا # اُسکے باز پرس سے ڈرتے رہنا #
اللہ تعالیٰ کی جناب سے معاف کی امید رکھنی # چار کام جسم سے علاقہ
رکھتا ہی # پہلے وضو کرکے دو رکعت نماز متوجہ ہو کر ادا کرنی # پھر ستر
مرتبہ استغفار کرنی # پھر سو دفعہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ پڑھنی #
اور اپنے مقدور کے موافق کچھہ صدقہ دینا اور ایک روز روزہ
رکھنا # اُسی کتاب مین لکھا ہی کہ گناہون پر ہمت رکھنے اور توبہ
نکرنیکے کئی سبب ہین # پہلا یہہ سبب ہی کہ لوگ آخرت پر ایمان
نہین رکھتے یا اُس مقدمہ مین شک رکھتے ہین # دوسرا سبب شہوت
اُن پر ایسی غالب ہی کہ اُسکو چھوڑ نہین سکتے # اور اُسکی لذت
مین ایسے مصروف ہورہے ہین کہ عاقبت کا ڈر دل سے جاتا رہا # اکثر
آدمی اِسی شہوت کے پھندے مین پڑے ہین # اور شہوت کے معنے
خواہش نفسانی سو وہ کئی طرح پر ہوتی ہی # پیٹ کی فرج کی دولت
کی مکان کی لباس کی # تیسرا سبب آخرت کے معاملے کو وعدہ پر اور دنیا
کی لذت کو نقد ہر دست سمجھتے ہین # اور آدمی کی طبع نقد پر مایل
ہوتی ہی # چوتھا سبب جو مومن ہی قصد توبہ کا رکھتا ہی # مگر
توقف مین پڑا ہی ہر روز یہی کہتا ہی کہ آج یہہ کام کرلون توکل توبہ
ضرور کرونگا # پانچوان سبب سمجھتا ہی واجب نہین کہ گناہ جہنم میں

پہنچا وے شاید معاف ہوجاوے * سو لوگ بعضے ایک سبب کے باعث
بعضے زیادہ سببوں سے توبہ نہیں کرتے عاقبت کوا پنی نہیں سنوارتے *
اب یہاں سے حدیثیں جو اِس باب کی ہیں شروع ہوتی ہیں * فرمایا علیہ
السلام نے * يَاۤ اَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوۤا اِلَى اللّٰهِ فَاِنِّیْ اَتُوبُ اِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ
مَرَّةٍ رواہ مسلم * اے آدمیو توبہ کرو رجوع لاؤ اللہ کیطرف تحقیق
میں توبہ کرتا ہوں اللہ کیطرف ہر روز سو بار * بعضے علمانے کہا ہے
کہ حضرت کا توبہ کرنا اُمت کے غم اور اندوہ سے تھا * کیونکہ اُنکے
اول اور آخر کے حال سے خبردار تھے * اُنکے حق میں استغفار اور
آمرزش گناہونکی چاہتے تھے * بعضے کہتے ہیں کہ حضرت کا مشغول
ہونا اُمت کی صلاحیت کے کاروبار میں جیسا نصیحت اور وعظ اور
تعلیم احکام شرع اور اپنے کھانے پینے اور اپنے متعلقونکے ساتھہ مصروف
رہنے اور اعدا سے دین سے لڑائی کے جنگ و جدال کرنے میں جسقدر
اوقات آپ کی صرف ہوتی تھی تو اُن کاموں کو اُس مقام اعلیٰ سے جو
اللہ تعالیٰ کے ساتھہ تفرد ہوتا تھا اور قلب اُنکا ماسوی اللہ سے خالی
ہوجاتا تھا گناہ سمجھکر استغفار فرماتے تھے * اگرچہ وے کام فرمان
برداری ہی کے تھے مگر وہ جمعیت اور حضور جو اعظم عبادت ہی اِسمیں
کہاں * اور صوفیہ کہتے ہیں کہ یہہ صورت ترقی انوار کی ہی کہ آپ
کے قلب میں ہر ساعت اُس نور کی ترقی ہوتی تھی * اور مرتبہ قربہ

کا بڑھتا جاتا تھا * تو پچھلے مرتبہ پر ایسے حجاب سمجھکر استغفار فرمایا
کرتے تھے * اور اگلے مرتبہ پر شکر بجا لاتے تھے * اسیطرح درجے بڑھتے چلے
جاتے تھے * اور وہاں کے درجے بیشمار ہیں حد سے باہر * عن ابي ذر رض
قال رسول الله صلعم يقول الله تعالى يا عبادي كلكم ضال الا من هديت
فسلوني الهدى اهدكم كلكم فقير الا من اغنيت فسلوني ارزقكم
وكلكم مذنب الا من عافيت فمن علم منكم اني ذو قدرة على مغفرتي
فاستغفروني غفرت له ولا ابالي ولو ان اولكم واخركم وحيكم وميتكم
ورطبكم ويابسكم اجتمعوا على اتقى قلب عبد من عبادي ما زاد ذلك
في ملكي جناح بعوضة ولو ان اولكم واخركم وحيكم وميتكم ورطبكم
ويابسكم اجتمعوا على اشقى قلب عبد من عبادي ما نقص ذلك من
ملكي جناح بعوضة ولو ان اولكم واخركم وحيكم وميتكم ورطبكم
ويابسكم اجتمعوا في صعيد واحد فسال كل انسان منكم ما بلغت
امنيته فاعطيت كل سائل منكم ما نقص ذلك من ملكي الا كما لو ان
احدكم مر بالبحر فغمس فيه ابرة ثم رفعها ذلك باني جواد ماجد
افعل ما اريد انما امري لشيء اذا اردت ان اقول له كن فيكون
رواه الترمذي وابن ماجه * ترجمه فرمایا علیه السلام نے کہ ارشاد
کیا الله تعالی نے * ای میرے بندو تم سب گمراہ ہو مگر جس کو میں
هدایت کروں * سو مانگو مجھسے هدایت هدایت کرونگا تمهاری *

اور تم سب فقیر ہو مگر جسکو میں غني کرون * پس چاہو تم مجھسے
دولت میں تمکو رزق * اور تم سب گنہگار ہو مگر جسکو میں معاف کرون
بچا رکھون * سو جو کوئي جانتا ہی کہ میں قادر ہون گناہون کے
بخشنے پر * پس معاف چاہو تم مجھسے میں بخشدونگا اُسکو * اور اسمین
کچھہ میرا نہین بگڑتا * اور اگر اول تمہارا اور آخر تمہارا اور زندہ
تمہارا اور مردہ تمہارا اور خشک تمہارا اور تر تمہارا جمع ہوجاوین
سب میرے بندونمیں کسی بڑے پرہیزگار بندے کے دل پر یعنے
سب کا دل ویسے اچھے بندے کے دل کے موافق ہوجاوے * یہہ ہونا
کچھہ زیادہ نکرے میرے ملک مین ایک مچھر کے پر کے برابر * اور
اگر اول تمہارا اور آخر تمہارا اور زندہ تمہارا اور مردہ تمہارا
اور خشک تمہارا اور تر تمہارا جمع ہوجاوین یے سب میرے بندون
مین کسي بڑے بد کار بندے کے قلب پر یہہ ہونا کم نکرے مچھر
کے پر کے برابر کچھہ میرے ملک مین سے * اور اگر اول اور آخر
اور زندہ اور مردہ اور خشک اور تر تمہارا کل جمع ہوجاوین ایک
قطعہ زمین پر اور سوال کرے ہر ایک انسان تم میں سے جو اُس کي
آرزو ہی * پس عطا کرون مین ہر ایک شخص کو تمہارے جو وہ
مانگے اور کچھہ کم نہوجاوے اُسکے سبب میرے ملک سے * مگر اتنا
جیسا کہ کوئی تم مین کا جاوے دریا پر اور ڈبا کے سے ایک سوئي

اُسمین پھراُ تھا لیاُ سے * یہہ اِسوا سطے ہی کہ مین سچي ہون اور بزرگ ہون میری سچائی اور بخشش اور بزرگي سے تمام عالم پُر ہی * جو چاہتا ہون مین سو کرتا ہون * حکم میرا یہی ہی کہ جب چاہتا ہون اور کسي چیز کو کہتا ہون ہو پس وہ ہو جاتا ہی * خشک اور تر سے مراد پتھر اور گھاس * یعنے یہہ سب اگر آدمي ہو کر سوال کرین یا جن اور انس کہ انس کي پیدایش اور خلقت پانی سے ہی اور جن کي آگ سے * یا اِس سے مراد جمیع چیزین جو زمین پر موجود مین * عن ابي بکرن الصدیق رض قال قال رسول الله صلعم مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغفرَ وَاِنْ عَادَ فِي اليَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً رواه الترمذي وابوداود * کہا ابو بکر رض نے کہ فرمایا رسول علیه السلام نے ہٹ نہین کیا اُسنے جسنے استغفار کیا الله کے پاس اگرچہ پھر جاوے گناہ کیطرف ایکدن مین ستّر مرتبہ * یعنے جب آدمي نے دل سے رجوع ہو کر اخلاص کے ساتھہ معاف مانگا الله سے تو وہ گناہ پر ہٹ کرنے سے پھرا * اور اگر معاف نہ مانگا تو ہٹ پر قایم رہا * اور ہٹ کرنے سے یعنے اُسپر قایم رہنے سے یا ہمیشہ کرنے سے چھوٹا گناہ بھی بڑا ہو جاتا ہی * اور بہت بڑا ہی دلکو سیاہ کرتا ہی * اور جسکا دل سیاہ ہوا وہ نافرماني کي حد کو پہنچا * فرمایا علیه السلام نے کہ مومن جسوقت گناہ کرتا ہی پیدا ہو جاتا ہی اُسکے دل مین ایک نقطہ سیاہ پس اگر توبہ کیا اُسنے اور معاف مانگا تو مٹ جاتا ہی

اور اگر زیادہ کرے یعنے گناہ تو وہ زیادہ ہوتا ہی یہانتک کہ گھیر لیتا ہی اُسکے دلکو* پس وہ وہی مورچا ہی جسکا ذکر فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نے * كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ * یون نہین بلکہ زنگ لگا ہی اُنکے دلون پر اُن چیزونسے کہ وے کماتے تھے *روایت کی احمد اور ترمذی نے * اور فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہی توبہ اپنے بندے سے غرغرے کے وقت تک * یعنے جب روح حلق مین پہنچے * ظاہر حدیث سے معلوم ہوا کہ مرتے دم تک کفر اور معصیت سے توبہ قبول ہوتا ہی * لیکن بعضے علما کہتے مین کہ توبہ معصیت سے اُسوقت قبول ہی مگر کفر سے مقبول نہین * اور فرمایا علیہ السلام نے کہ کہا شیطان نے کہ قسم ہی مجکو اے پروردگار میرے تیری عزت کی کہ ہمیشہ گمراہ کرونگا مین تیرے بندونکو جب تک اُنکے جسم مین جان ہی * فرمایا اُس تواب رحیم نے اُسکے جواب مین اپنے فضل وکرم سے * قسم ہی مجکو اپنی عزت اور بزرگی کی کہ ہمیشہ معاف کرتا رہونگا مین جب کوئی معاف چاہیگا مجھہ سے روایت کی ترمذی نے * اور فرمایا رسول علیہ السلام نے کہ تھا ایک شخص بنی اسرائیل مین کہ قتل کیا اُسنے ننانوے آدمیونکو * پھر آیا ایک راہب کے پاس پوچھنے کو کہ آیا اُسکا توبہ قبول ہوگا یا نہین * پھر پوچھا * جواب دیا راہب نے کہ نہین * پھر قتل کیا اُسنے اُسکو بھی اور منتظر کھڑا رہا

سے پوچھے * کہا ایک شخص نے کہ فلانے گانون مین ایسا ایک
ہے کہ تیری مشکل آسان کردیوے * پس مرگیا وہ شخص اُس حال
مین کہ بڑھا یا تھا اپنی چھاتی کو اُسکیطرف * جھگڑا پڑا اس مقدمے
مین رحمت کے فرشتون اور عذاب کے فرشتونکے درمیان * یعنے رحمت
کے فرشتے کہتے تھے کہ وہ شخص ناجی ہوا کیونکہ اُسنے قصد کیا
تھا اُس گانون کی طرف * اور عذاب کے فرشتے کہتے تھے کہ وہ مغضوب
ہوا کیونکہ بے توبہ موا * بعدہ حکم کیا اللہ تعالی نے اُس گانون کو
جسکی طرف وہ شخص متوجہہ ہوا تھا کہ نزدیک ہوجا میت سے * اور
حکم کیا اُس گانون کو جسمین اُسنے قتل کیا تھا کہ تو دور ہوجا اُس
سے * پھر فرمایا اُس توّاب رحیم نے فرشتونکو کہ پیمایش کرو دونو
گانونکی مسافت کو مردے کے پاس سے * پایا فرشتون نے اُس گانونکو
جسمین وہ جایا چاہتا تھا ایک بالشت دوسرے گانو سے نزدیک *
پھر بخشدیا اللہ تعالی نے اُسکے سب گناہونکو * اِس حدیث سے کمال
وسعت اُسکی رحمت اور بخشش کی بندون کے حال پر پائی گئی کہ
اُس شخص کو ایسے گناہونکے ساتھہ صرف توبہ کی نیت کے سبب معاف
فرمایا * عن ابی هریرة رض قال قال رسول اللہ صلعم وَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهٖ لَوْلَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَهٗ فَيَسْتَغْفِرُونَ اللّٰهَ
فَيَغْفِرُ لَهُمْ رواہ مسلم * فرمایا رسول علیہ السلام نے قسم ہے اُس

پروردگار کی جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان هی * اگر گناه نکروگے تم بیشک دور کریگا الله تمکو اور لا ویگا دوسری قوم کو جو گناه کرینگے پھر معاف چاهینگے پس معاف کریگا الله اُنکو * اِس حدیث مین اُس غفورٌ رحیمٌ کے عفو اور مغفرت کی وسعت کا اظہار هی که لوگ توبه اور استغفار پر رغبت کرین نه یهه که گناه کرنے پر کمر باندهین اور کیا کرین * کیونکه الله تعالی نے گناهون سے منع فرمایا هی * اور پیغمبرونکو بھیجا هی اِسی لئے که ایسے بُرے کامون سے لوگونکو باز رکھین * اور یهه بھی معلوم هوا که گڑ گڑانے اور عاجزی سے پیش آنے مین صفت توّاب و رؤف و رحیم کی خوب ظاهر هوتی هی * اور یهه وضع بندے کی اُس مالک بے پروا کی جناب مین بهت پسند آتی هی * سوا ی بھائیو توبه کرو قبل اُسکے که طاقت نرهے توبه کرنے کی * اور وه حال کسی کو معلوم نهین * شاید ایکدم مین هو یا زیاده بلا تعیین * پھر جسکا سال اپنی دالست سے باهر هوا اُسپر اعتماد کرنا اور نیک کام سے غافل رهنا مناسب نهین * چنانچه حدیث مین آیا هی * که جلدی کرو نیکی کے کامونمین * اب اندنون بهت لوگ صرف بزرگونکے نام پر اُنکی اولاد یا اُنکے خلیفونسے بیعت کرتے هین یعنے بُرے کامونکی توبه اور اچھے کامون پر قایم رهنے کا عهد باندهتے هین * لیکن ویسے اولاد یا خلیفه سواے

سکھے کہ اُس بیچارے مرید کو اپنا بناوین اور اُس سے معاش کی صورت ٹھہراوین کچھہ ظاہر او باطن کی ملہ داُسپر نہین کرتے* یعنے اُسکو اچھی باتین نہین سکھاتے اور حرام اور بدعت کی باتونسے باز نہین رکھتے* صرف اپنے مطلب کے یار ہین* مرد ست کچھہ لے لیا اور ہمیشہ کی جاگیر ٹھہرایا* اگروہ بیچارا مقدور نہین رکھتا تو محصّل ہو کر بے عزت کر کر بد دعا کرنے کی دہشت دکھا کر قرض وام کرواکر چیزین گھر کی بندھک رکھوا کر اپنا معمول لیتے ہین ہرگز نہین چھوڑتے* سوای یارو دغا بازپیرونسے کنارہ کرو بچتے رہو* جسوقت کوئی شخص ایسا ملے کہ کسی عالی خاندان اور سلسلہ سے نسبت رکھتا ہو اور احکام شرعی تمکو سکھاوے اور حرام اور بدعت کے کامونسے بچاوے* اور دینداری کی راہ بتاوے* اور اللہ و رسول کی اطاعت کے امور سمجھاوے* اگرچہ بڑا عالم اور فاضل نہو فی الفور اُسکے ہاتھہ پر بیعت کرو* یعنے بُرے کامونسے بچنے اور نیک کامون پر قایم رہنے کا قول عہد مضبوط باندھو* اور پچھلی بُری باتونسے جو جہالت سے تم کرتے تھے اُن سب سے توبہ کرو* اللہ تعالی اپنے فضل و کرم سے تمھارے دین دنیا کے کام آسان کریگا* اِس جہان اور اُس جہان مین عزت آبرو بخشیگا* اور تکرار بیعت کا کچھہ مضایقہ نہین چنانچہ فاضل کامل عارف باللہ شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی نے

جو باپ شاہ عبد العزیز قدس اللہ سرہما العزیز کے تھے قول جمیل میں لکھا ہے * وَ اَمَّا مَسْئَلَةُ السَّادِسَةُ فَاعْلَمْ اَنَّ تَكْرَارَ الْبَيْعَةِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَا ثُوْرٌ كَذٰلِكَ عَنِ الصُّوْفِيَّةِ اَمَّا مِنْ شَخْصَيْنِ فَاِنْ كَانَ قَدْ رَاٰى مِنْ خَلَلٍ فِيْمَنْ بَايَعَهُ فَلَا بَاْسَ وَ كَذٰلِكَ بَعْدَ مَوْتِهٖ اَوْ غَيْبَتِهِ الْمُنْقَطِعَةِ * یعنے مکرر بیعت کرنی رسول اللہ علیہ السلام سے ثابت ہے اور اسیطرح مشایخوں سے امورات متعدد پر * یعنے گنا ہونسے توبہ کرنے کی بیعت اچھے بزرگونکے سلسلہ میں داخل ہونے کی بیعت اللہ تعالیٰ کے حکمونکی بجا آوری پر مضبوطی سے قایم ہونے اور عمل کرنے کی بیعت * مگر دو شخصونسے ہو وہ تب ہے کہ جب دیکھے کہ اُسکو اُس اگلی بیعت سے کچھہ فایدہ نہوا یا اگلے پیر کے مرنے کے بعد یا ایسا الگ ہوگیا کہ اُس سے متصل حاصل نہیں ہوسکتا * تو ان صورتونمے البتہ جایز ہے * بلکہ اِس زمانے میں تو لازم ہے کیونکہ اگلے پیر کا صرف نام تھا اور اِس پیر سے کام * تو جس سے اپنا کام بنے اور اللہ و رسول کی متابعت اُسکے سبب سے ہاتھہ آوے وہی پیر ہے اور وہی مرشد * نہ وہ کہ آپ گمراہ ہے شرک اور بدعت کے کام کرتا رہتا ہے اور اَوْرونکو گمراہی سے باز نہیں رکھتا اور اچھی راہ نہیں بتلاتا * اللہ تعالیٰ ایسے پیرونکو ہدایت کرے اور دنیا کی طمع اُنکے دل سے کھووے کہ ہزارون سیدھے مسلمانونکی جان و ایمان بچے * نو رمایا علیہ السلام نے

تحقیق اللہ جلّ شانہ البتہ بلند کریگا درجہ نیک مرد کا جنت میں* پوچھیگا وہ کہ خداوند آکیونکر ملا مجکو یہہ درجہ* فرماویگا اللہ تعالی کہ تیرے فرزند کے استغفار کرنے سے تجکو یہہ درجہ ملا روایت کی احمد نے* یاروپہہ فایدہ ہی نکاح کرنے کا اور فرزند صالح ہونے کا* اور فرمایا علیہ السلام نے کہ مردہ اپنی قبر میں ڈوبنے والے کیطرح فریاد کرتا ہی کہ کوئی اُسکو بچاوے* اور وہ امید رکھتا ہی دعا کی اپنے ماباپ لڑکے بالے دوست آشنا سے* پھر جب کوئی اُسکے واسطے دعا کرتا ہی تو موتی ہی وہ دعا اُسکے حق میں دنیا اور جو چیز دنیا میں ہی اُس سے زیادہ* اور اللہ تعالی داخل کرتا ہی مردونکی قبرونمیں دنیا کے لوگونکی دعا کے سبب پہاڑونکے برابر ثواب* اور یہہ ہدیہ ہی زندونکی طرف سے مردونکے واسطے استغفار مانگنے کے سبب روایت کی ترمذی اور بیہقی نے* فرمایا علیہ السلام نے جب دین اسلام میں آتا ہی کوئی بندہ اور نیک ہوتا ہی اسلام لانا اُسکا* یعنے اپنے یقین اور اخلاص سے بلا شک و نفاق مسلمان ہوتا ہی* چھپاتا ہی اللہ تعالی اُسکے تمام گناہ جنکو جو پہلے کر چکا تھا* اور دیتا ہی اُسے بعد اُسکے ایک نیکی کے بدلے دس نیکیونکا ثواب سات سو تک اُس سے بھی زیادہ* اور ایک بدی کے بدلے ایک بدی اور رہا ہے تو یہہ بھی بدلے* یہہ اُسکا فضل و کرم ہی روایت کی بخاری نے ـ

عن جابر رض قال قال رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم * لَا يُدْخِلُ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُجِيرُهُ مِنَ النَّارِ وَلَا أَنَا إِلَّا بِرَحْمَةِ اللهِ رواه المسلم * فرمايا عليه السلام نے داخل نكريگا كسي كو اُسكا عمل جنت مين اور نه بچاويگا دوزخ سے اور نه مين * يعني نداخل هونگا نه چهوتونگا * مگرالله تعالي كي رحمت سے * اور فرمايا كه كسيكو نجات نديگا اُسكا عمل پوچها لوگون نے اور تم كو يا رسول الله * فرمايا مجكو بهي نهين * مگر يهه كه چهپاوے الله تعالي اپني طرف سے اپني رحمت كے ساتهه * پس تهيك اور درست كرو اپنے عمل * اور نزديكي حاصل كرو اپني طاقت كے موافق * اور محنت اُتهاؤ صبح اور شام كو اور تهوڑي رات رهتے * اور بيچ كي چال اختيار كرو تا پهنچو تم منزل مقصود كو * يعني اُن تينون وقتون كي عبادت مين افراط و تفريط نكرو * روايت كي بخاري اور مسلم نے * اِن دونون حديثون سے معلوم هوا كه كسي كو نچاهئے كه اپني عبادت اور نيك عملون پر غرّه كرے يا بهروسا ركهے * كيونكه اُس دربار كا معامله عقل سے باهر هے * كبهي هزار برس كے عابد كو ايك دم مين مردود كرتے هين * اور كبهي هزار برس كے فاسق كو ايك لحظه مين مقرّب بناتے هين * مگر انسان كو يهي لازم هے كه عاجزي اور انكساري كے ساتهه هر دم اُسكي ياد مين رهے * اور مقدور بهر فرمان برداري كے كام بجا لايا كرے * اور نا فرماني كي باتو نكے

گرنہ جاوے اور شہوات جسمانی اور وساوس شیطانی سے اپنے تئین
بچاوے * کیونکہ ازلی عہد کی وفاداری اور شریعت کے احکام کی
بجا آوری ظاہر اِسی مین پائی جاتی ہی * باقی اختیار دل مختار
چاہے چھوڑ دیوے چاہے پکڑ لیوے چاہے مقبول کر دیوے چاہے مردود بنا دیوے *
اور اسی اندیشہ نے اولیاؤن کے دلون کو ٹکڑے ٹکڑے کیا ہی *
اور اسی کھٹکے نے صدیقون کے کلیجون کو پارہ پارہ کر رکھا ہی *
فرمایا رسول علیہ السلام نے ایک شخص نے عمل خیر کبھی نہین کیا
تھا * کہا اُسنے اپنے گھر والونسے کہ جب وہ مرجاوے جلا دیو اُسکو
پھر آدھی خاک اُسکی دریا مین ڈالیو اور آدھی میدان مین
اُڑا دیو * پس قسم ہی اُس خدا کی اگر مقدر کیا ہی اللہ نے کہ عذاب
کرے اُسپر ایسا عذاب کریگا کہ کسی پر ایسا نہین کیا * پھر جب مر گیا
کیا لوگون نے جیسا اُسنے کہا تھا * پس حکم کیا اُس قادر مطلق نے دریا
کو جمع کیا اُسنے جو اُسمین گرا تھا * اور حکم کیا میدان کو جمع کیا
اُسنے جو اُسمین اُڑا تھا * پھر پوچھا خداوند نے اُس سے زندہ کر کے
کہ ایسی وصیت کیون کی تھی تو نے * عرض کیا اُسنے تیرے ڈر سے
اى میرے خاوند * اور تو خوب جانتا ہی میرے احوال کو * پس
بخشدیا اللہ تعالی نے اُسکو * مطلب اِس حدیث کا یہہ معلوم ہوا کہ
اگر بندہ اپنے تئین بندہ اور اللہ تعالی کو خاوند اور مالک بدل جانے اور

اِس بات کو اخلاص سے کہے اور دُرکر اُسکی جناب مین پناہ لے * اگرچہ نفس اور شیطان کے ورغلانے نے بہت کچھہ بُرے کام کیا ہو وہ خاوند اپنے فضل وکرم سے البتہ معاف کرے * کہا انس رض نے فرمایا علیہ السلام نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ ای فرزند آدم جبتک تو دعا مانگتا رہیگا اور اُمید رکھیگا مجھسے بخشونگا مین تجھہ کو جس عمل کے ساتھہ تو ہوگا * اور اِسکا کچھہ پروا مین نہین رکھتا * یعنے کوئی کہے کہ ایسے گناہگار کو کیون بخشا * ای فرزند آدم اگر پہنچ جاوین تیرے گناہ کنارون تلک آسمان کے پھر معاف مانگے تو مجھسے معاف کرونگا مین تجھکو اور کچھہ پروا نہین رکھتا * ای فرزند آدم اگر آوے تو میرے پاس گناہو نسے بھرا زمین کے برابر پھر آوے تو اُس حال مین کہ میرے ساتھہ کسیکو شریك نہین بنایا * آؤنگا مین تیرے پاس اُتنی ہی مغفرت کے ساتھہ * یعنے اگر شرک نہین کیا تو نے اور طرح کے گناہ ہزارون کئے ہین تو البتہ بخشونگا * بشرطیکہ تو بہ نیت اخلاص ومحبت میری طرف رجوع کریگا * روایت کی ترمذی اور احمد اور دارمی نے * ابی ذر سے کہا شداد بن اوس نے کہ بتلایا رسول علیہ السلام نے سید الاستغفار کہ کہے تو * اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّي لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِي وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْلِي

فَاِنَّہُ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ * اور فرمایا کہ جو کوئی پڑہے اُسکو اعتقاد کی رو سے دن رہتے پھر مرجاوے اُسی دن رات نہوتے تو وہ اہل جنت سے ہوگا * اور جو کوئی پڑہے اسطرح رات کو پھر مرجاوے اُس رات کو صبح نہوتے تو وہ اہل جنت سے ہوگا روایت کی بخاری نے * اور فرمایا علیہ السلام نے جو کوئی ہمیشہ استغفار کیا کرتا ہی اللہ تعالی ہر قسم کی تنگی سے اُسکو نجات دیتا ہی * اور ہر طرح کے غم سے خوشی بخشتا ہی * اور روزی دیتا ہی اُس کو ایسے مقام سے کہ جہان وہم و گمان نہین آتا * روایت کی احمد وابوداود وابن ماجہ نے * فرمایا علی علیہ السلام نے کہ فرمایا رسول صلعم نے * اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفْتَنَ التَّوَّابَ * یعنی اللہ تعالی دوست رکہتا ہی بندے مومن کو جو آزمایا گیا ہی اور بلا مین ڈالا گیا ہی گناہ ہوگئے اور پھر توبہ کر کے رجوع لایا * اِس سبب سے بعضون نے تایب کو فضیلت دی ہی صالح پر کہ اُسنے سب طرح کی لذتون کا مزہ پا کر اپنے تئین الگ کیا برخلاف صالح کے کہ وہ اُن مزون سے واقف ہی نہین * اور فرمایا رسول علیہ السلام نے کہ جب پیدا کیا اللہ تعالی نے خلق کو پھر حکم جاری کیا لکھی کتاب مین جو وہ اُسکے پاس عرش پر ہی * اِنَّ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ * یعنی تحقیق میری رحمت سبقت لے گئی ہی میرے غضب پر * سچ ہی کہ اللہ تعالی کے جود اور کرم اور مہر اور رحمت نے

تمام مخلوقات کو گھیر رکھا ھی چنانچہ فرمایا ھی رَحمَتِي وَسِعَتْ کُلَّ شَيْءٍ * اور فرمایا عَذَابِي اُصِيبُ بِهِ مَنْ اَشَاءُ * رحمت میری سب پر چھا گئی اور عذاب اُسی پر جسے میں چاھون * یہہ شان اُسکی دنیا مین ہوتي اور قیامت مین بہت ظاھر ھوگي * مترجم کہتا ھی کہ ان حدیثوں سے کوئي یہہ نسمجھے کہ اللہ تعالی برے کامون سے راضی ھی * یا بدکارونکو بد نہین جانتا * یا اُنکی برائیونکو بدلا نديگا * یا مغرورون سرکشون کو نہ پکڑيگا * جیسی اُس کی صفت غفور رحیم تواب ہی * ایسي ھي منتقم اور شدید العذاب قہار بھی ھی * پس طریق مسلمانی کا یہی ھی کہ زندگي مین اپني طاقت اور قدرت کے موافق اُسکی فرمانبرداری کے کام کرتا رھے اور ممنوعات سے اپنے تئين بچاوے * اور ڈر کو اپنے حال پر غالب رکھے * اور ھرگز اپني عبادت کا کچھہ بھروسا نکرے * اللہ چاھے تو سب کام اُسکے درست ھوجائینگے * پھر جب موت کے نزدیک پہنچے تو امید اُس کي مغفرت سے زیادہ رکھے اور اُسکے فضل وکرم کا امیدوار رھے * کہ وہان کي سب مشکلین اُسکي رحمت اور عنایت سے آسان ھوجائینگي * یا اللہ یا کریم یا غفور تو مجھہ بندہٴ عاجز ناتوان کو اپنے فضل وکرم سے توبہ کی توفیق دے * کہ پھر کسي برے کامونکي لذت میرے دل سے جاتی رھے * اور دنیا کي کل زیبایش اور خوبی میرے خاطر سے محو ھوجاوے * اور دم واپسین میرا تیري اور

تیرے رسول محبوب کی محبت اور یاد ہمیں جسم سے باہر آوے *
آمین ثم آمین * اور سب مومنوں کی یہہ آرزو بر لا نا نہیں اس نعمت
پر سرور از فرما تو بفضلہ وکرمہ بحرمت محمد وآلہ واصحابہ اجمعین *

* دوسری فصل متفرقات حدیثوں کی *

سعید ابن زید رض سے روایت ہی فرمایا رسول علیہ السلام
نے مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ
سَبْعِ أَرَضِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ * جو کوئی لے بر سے ایک بالشت زمین
کسی کی ظلم سے بیشک طوق ڈالیگا اللہ تعالی قیامت کے دن وہ سات
ٹکرے زمین کے اسکی گردن میں * سمرہ رض سے روایت ہی کہ
فرمایا رسول علیہ السلام نے * مَنْ وَجَدَ مَالَهُ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ
وَيَتْبَعُ الْبَيِّعُ مَنْ بَاعَهُ * ترجمہ جسنے پایا اپنا مال ایک شخص کے
پاس پس وہ اسکا حق ہی * ور دہ ہونے والے خرید ار اسے جنے اسکے
پاس بیچا * یعنے اگر کسی نے کسی کا مال غصب کیا یا چرایا یا گم ہوا اور
دوسرے کو ملا اور اسنے بیچ تو مالک مال جسکے پاس اپنا مال
پاوے لیوے خرید ار دعوا کرے اسپر جس سے مال اسکو ملا رواہ احمد
* عن حسین بن علی علیہما السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم لِلسَّائِلِ حَقٌّ إِنْ جَاءَ عَلَى فَرَسٍ رواہ احمد وابوداود *
سوال کرنیوالے کا حق ہی اگرچہ گھوڑے پر سوار آوے * یعنے اسکی

بخشیگا سار دین * یونہین خبر دی مجکو جبرئیل نے * اس حدیث سے سند ونکے
حق کی بڑی سختی اور تاکید معلوم ہوئی ... ہرگز دابا معاف
نہین چھوڑتا * اور ابو ہریرہ رض کی روایت ... م ہوا کہ جب
کسی قرضدار مردہ کو حضرت کے پاس لاتے تھے تو حضرت پوچھتے
تھے کہ اُسنے ادا اسکے دین کو کچھہ چھوڑا ہی * پھر اگر خبر ہوتی
تھی کہ اُسنے چھوڑا ہی * تو آپ اُسکی نماز پڑھتے تھے اور نہین تو
اور مسلمانونکو فرما دیتے تھے کہ تم پڑھو اُسکی نماز * پھر جب اللہ تعالی نے
ملکون پر اسلام کی وسعت دی تو حضرت نے خطبہ مین فرمایا کہ مین
زیادہ دوست اور لایق ہون مومنون کی ذات سے اُنکے حق مین *
سو جو کوئی مرجاوے اب مسلمانو سے اور رہ جاوے اُسپر دین
تو ادا کرنا اُسکا مجھہ پر لازم ہی * اور جو کچھہ چھوڑ جاوے
ترکہ سو اُسکے وارثون کا حق ہی متفق علیہ * اور فرمایا کہ مسلمانکی
روح ادھر مین رہتی ہی جب تک دین ادا رہتا ہی * یعنے بہشت مین
نہین جاتی یا نیک کارونکے گروہ مین نہین ملتی * اور فرمایا بعد کبیرہ
گناہون کے بڑے گناہون سے ہی کہ آدمی بغیر ادا کئے دین کے
مرجاوے اور کچھہ نچھوڑ جاوے جس سے دین ادا ہو سکے *
اور فرمایا رسول علیہ السلام نے ... تین شخص
ہین کہ قیامت کے دن ... ہونگا * ایک

وہ جسنے قول و قرار کیا میرے نام سے پھر پھر گیا اُس قول سے * دوسرا وہ جسنے بیچا کسی آزاد کو پھر کھایا اُسکا مول * تیسرا جسنے مزدور رکھے محنت کروا کر اُسکی مزدوری نہ دی * روایت کی بخاری نے * ابو ہریرہ رض کہتے ہیں دیکھا ہمنے کہ جب لاتے تھے نیا کوئی پھل حضرت پیغمبر علیہ السلام کے پاس رکھتے تھے آپ اُسکو اپنی آنکھوں اور لبوں پر اللہ تعالیٰ کی نئی نعمت کی تعظیم کو کہ تازہ آیا ہی وہ اُس در بار رضی سے اور فرماتے * اَللّٰهُمَّ كَمَا اَرَيْتَنَا اَوَّلَهُ فَاَرِنَا اٰخِرَهُ یا رحدایا جیسا دکھلا یا پہنچایا تونے اُسکے اول کو لوگو اور پہنچا مجکو اُسکے آخر کو * یعنے ہمیشہ آخر تک اِس نعمت سے بہرہ ور مند کر * پہر بانٹ دیتے لڑکونکو جو وہان موجود ہوتے اُن دونونکی مناسبت کے سبب * اور اُسمین اُنکی خوشی چاہتے * عبداللہ بن یزید الخطمی نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا * اِنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُعَائِهِ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَّنْفَعُنِيْ حُبُّهُ عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ اَللّٰهُمَّ مَا زَوَيْتَ عَنِّيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ رواه الترمذي * فرماتے تھے حضرت اپنی دعا مین * الٰہی روزی کر مجکو اپنی محبت اور محبت اُس شخص کی کہ فایدہ کرے مجکو اُسکی محبت تیرے پاس * الٰہی جو چیز کہ تونے مجھے روزی کی ہی اُس چیز سے کہ مین چاہتا ہون اُسے

کر اکر لوگونکو منهه دکهاتي هين * اورچلتي هين اِس اندازسے که مردونکے دل لُبها * سراُن عورتونکے جوڑا باندهتے هے اونتونکے کوهان کیطرح ته هند رہے هین مُتا ہے هے * داخل نهونگے وے جنت مین وریملیگے اُنکو جنت کی بو * باوجودیکه جنت کي بوا تني اتني دورسے یعنے بهت دورسے پائی جاتی هي * بهائیو اس حدیث سے همارے پیغمبر اخدا الرمان ۔ ایه الرصوان کي پیش گوئی ثابت هوئي * کیونکه ایسے لوگ اس زمانے مین بهت نظر آتے هین که تکبر اور تبختر سے ہاتک ها تهه مین لئے ہڑے سے پهرتے هین اور وضع اپني خلاف اسلام کے بناکر کوچه و بازار مین بیچارے غریبون مفلسون کو مارتے دھڑ تے دکهه دیتے رهتے هین * اورعورتین جهوتهي مسلمان کسبیان تو هین هین گهروالیان بهي خصوصاً شهرون کي رهنے والیان جنهون نے اسلام کي محبت اورچال چهوڑدي اورکفاربیحیاؤنکي وضع اختیار کی * تهیک تهیک یهي لباس اوروضع اُنکي هی که سر نکے جوڑا باندهے سرپی کترے پنهاتي کهولے باریک پوشاک جسمین سر کز ستر نهین چهپتا پهنے بیباک نه خوف الله کا نه رسول کا نه اپنے شوهر کا حیا زن مرید کا کهلے بند اینتهتي اکرتی پهرتي هین * اور دوسرونکو یهي چال ڈھال سکهاتي هین اپنا سا بناتي هین * اور خانم اوربیگم جو اگلے زمانے مے شرفا کو اس لقب کا عیب تها وهي لقب

۱۰ پنا مشہور کرتي هين* خدا وند ا تو ا پنے فضل و کرم سے ا یسے بڑے وقت
مین مسلمان مردون اور بي بيون کو ا یسي بد چال عورتون اور
مردونکي صحبت سے محفوظ رکهه* اور اُنکو توفيق نيك بختي اور نيك
اطواري اور ايمان داري کي عنايت فرما* اور فرمايا عليه السلام
نے جو کوئي ا پنے تئين طبيب بنا وے اور وه مشہور نہين طبابت مين
اور جيسي چاهيے اُسکو مهارت نہين اُسمين* پهر مر جاوے اُسکے علاج
سے کوئي بيمار تو وه ضامن هوگا* يعني واجب هي اُسپر ديت اگرچه
قصاص نہين هي بسبب اذن مريض کے* ابو هريره رض کہتے هين
که مين نے سنا پيغمبر خدا صلعم سے که فرمايا آپ نے جب نازل هوئي
آيهٔ ملاعنه* اَيُّمَا امْرَاَةٍ دَخَلَتْ عَلَي قَوْمٍ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ
اللّٰهِ فِي شَيْءٍ وَلَنْ يُدْخِلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَاَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهُ وَهُوَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ
اِحْتَجَبَ اللّٰهُ مِنْهُ وَفَضَحَهُ عَلَي رُؤُسِ الْخَلَايِقِ فِي الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ
رواه ابو داود والنسائي* جو عورت داخل هوئي ايك قوم مين که
اُسمين سے وه نہين* يعني زنا کيا اُسنے* اس نہين وه عورت کسي چيز
مين الله کي* يعني الله کے دين اور رحمت سے خارج هوئي* اور هرگز داخل
نکريگا الله اُسکو بہشت مين* اور جو مرد منکر هوا اپنے لڑکے سے حالانکه
ديکهتا هي وه اُس کي طرف* يعنے جانتا هي که وه اُسکا جنا هي* نصيب
نکريگا الله تعالي اپني ديدار اُسکو اور فضيحت کريگا اُسے تمام خلايق
کے روبرو اگلے اور پچهلے* يعنے قيامت کو سب کے سامهنے اُس کو ذليل

فرماوینگا رواہ ابو داود * نقل کیا عکرمہ نے ابن عباس سے رضی ہے کہ تحقیق منع فرمایا رسول علیہ السلام نے متبارون کے کھانیسے * یعنی جو لوگ اپنی برائی اور بزرگی کے واسطے اور دوسرون پر فوقیت لیجانے کو ضیافتین کھانا پکاتے ہیں اور دوسرونکو مغلوب کیا چاہتے ہیں * انکا کھانا نکھاوے اور دعوت انکی قبول نکرے * کہا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول علیہ السلام نے کہ فاسق کی دعوت قبول نکرو یعنے اسکے یہان نجاؤ کھانا نکھاؤ * کیونکہ وہ اپنے کھانے مین حرام سے احتیاط نہین کرتا * اور کبھی ایسا ہی کہ وہ ظالم بھی ہی ہوتا * تو باتفاق اسکا کھانا درست نہین * کیونکہ وہ لوگونکا مال ظلم سے لیتا ہی * جیسا حاکم کے دفتر کے عملے اور اسکے نوکر کہ مسلمانونکا مال فریب اور ظلم سے لیتے ہین * اگر مسلمان انکی دعوت قبول کرینگے تو انکی حرمت اور عزت بڑہیگی اور عوام کو کھانے کی دستاویز ہوگی *

***
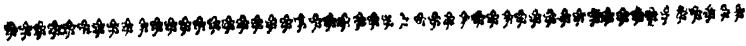
اس کتاب کے پڑھنے والونکو معلوم ہو کہ اکثر حدیثین اس کتاب مین مشکوۃ شریف کی ہین بعضی احیاء العلوم اور ذخیرۃ السلوک کی تصحیح کر کے لکھی گئین * جو مسلمان ان پر عمل کریگا بیشک اللہ ورسول کی رضامندی کی دولت سے دونون جہان مین مالا مال ہوگا * الحمد للہ کہ یہ کتاب تمام ہوئی مدل ... متعلقہ ضلع ہوگلی کے درمیان ... سنہ ۱۲۶۹ ہجری